جزیرۂ محبت از سدرہ
یونس
exponovels

جو تو نہ ملا

از: سدرہ یونس

exponovels

For more visit (exponovels.com)

غروب آفتاب کا وقت ہو رہا تھا اور ہوا میں خنکی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ چھت پر ڈھلے ہوئے کپڑے اتارنے آئی تھی اور کپڑے اُتار کر وہ پلٹنے ہی والی تھی جب اُس کی نظر آسمان پر ڈوبتے ہوئے سورج پر پڑی تھی۔ ڈوبتا ہوا سورج بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔ اُسے بچپن سے ہی ڈوبتے سورج کا نظارہ بہت پسند تھا۔ وہ محویت سے منظر کو تکتے جا رہی تھی۔ وہ کافی دیر یہ منظر دیکھنا چاہتی تھی مگر مامی کی آواز اس میں مخل ہی گئی۔ اگر وہ جلدی نیچے نہ گئی تو مامی نے واویلا مچانا شروع کر دینا تھا سو وہ جلدی سے بھاگتی ہوئی سیڑھیاں اُتری۔

"جی مامی؟" کپڑے ایک سائیڈ پر رکھ کر وہ مامی کے سامنے موجود تھی۔

"مہارانی صاحبہ کتنی آوازیں دیں مگر کوئی جواب نہیں کیا کر رہی تھی چھت پر؟"وہ غصے سے بولیں۔

"وہ میں کپڑے اُتارنے گئی تھی" اس نے جواب دیا۔

"اب اگر کپڑے اُتارنے کا احسان کر ہی چکی ہو تو محترمہ ذرا کیچن کو بھی دیکھو شام کا کھانا کس نے بنانا ہے؟" وہ ٹی وی کا ریموٹ اُٹھاتی ہوئی بولیں۔

" جی میں جا رہی تھی کچن میں۔" کہتے ہی وہ کچن میں آگئی۔

اس نے سلپ پر پڑی سبزیاں اُٹھائیں اور کاٹنے لگی۔ سبزیاں کاٹتے وقت بے اختیار اُسے اپنا گھر یاد آیا۔ اُس نے کبھی کچن میں کام نہیں کیا تھا۔ کبھی ضرورت ہی پیش نہ آئی تھی امی سب کچھ خود ہی کر لیتی تھیں یا پھر رامین آپی۔ ہیلپ کروا دیتی تھیں۔ اور وہ بس پڑھائی کرتی تھی۔ کتنی خوشگوار زندگی تھی اس کی سب کچھ تھا اُس کے پاس ماں باپ، بہن، گھر اور مکمل زندگی۔ مگر اب اُس کے پاس اِن میں سے کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ تنہا جی رہی تھی۔ اپنوں کے ساتھ رہ کر بھی وہ سب اس کے والدین کی جگہ نہیں لے سکتے تھے۔ بے اختیار اُس نے آنکھوں میں نمی کو پیچھے دھکیلا اور کام

exponovels

کرنے لگی۔ جلدی جلدی کچن کا کام کر کے وہ اب کچن صاف کر رہی تھی۔

"کھانا بن گیا نوال؟" تب ھی مامی کیچن میں آئیں۔

"جی مامی بن گیا۔" وہ سلیپ صاف کرتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے اس کے بعد کپڑے بھی پریس کرنے ہیں سب کے جلدی کرو۔" وہ اگلا حکم دے کر چلی گئیں۔اور اس نے بے اختیار ایک گہرا سانس لیا۔ روز اتنا کام کر کے وہ نازک سی لڑکی تھک جاتی تھی پر کیا کرتی کوئی اور چارہ بھی تو نہ تھا۔

" نوال یہ میرے نوٹس تو بنا دو" وہ اپنے کپڑے سیٹ کر رہی تھی جب میرب اس کے پاس آئی۔

"ہاں بنا دوں گی۔" وہ میرب کے گال پر چٹکی بھرتی ہوئی بولی۔ ایک میرب ہی تو تھی جو اسے کچھ سمجھتی تھی ورنہ اگر وہ بھی نہ ہوتی تو نوال خود کو سنبھال نہ پاتی۔

"یار تمہیں پتا ہے آج ہمارے کالج میں فنکشن تھا ناں اور پتہ ہے آج کا چیف گیسٹ کون تھا۔" میرب نے آج کا دن سوچتے ہوئے مزے سے اُسے بتایا۔

"کون؟" وہ بھی اُسی کے انداز میں بولی۔

"امانت علی مائی فیوریٹ! اور پتا ہے جب اس نے گانا گایا تو اُف ساری لڑکیاں ہی فدا ہو گئیں۔" وہ بڑے اشتیاق اور شوق سے اُسے بتا رہی تھی۔ جب نوال محض مُسکرانے پر اکتفا کر رہی تھی ۔

"اچھا میں ذرا جاکر فریش ہو لوں" یہ کہتے ہی وہ باہر نکل گئی۔ کبھی نوال بھی ایسے ہی ہوتی تھی بے فکر اور پُرسکون۔ وہ بس سوچ کر ہی رہ گئی۔

*

" حیدر کیا تم مجھے فاطمہ کے گھر ڈراپ کر سکتے ہو؟" حیدر جو موبائل میں کھیلنے پر مصروف تھا اس کی

جانب متوجہ ہوا۔

ہلکے آسمانی رنگ کے شلوار قمیض میں وہ بہت پیاری اور کیوٹ لگ رہی تھی ہم رنگ ڈوپٹہ گلے میں لے رکھا تھا۔ اور بار حسبِ عادت کُھلے تھے۔ اور اُسے دیکھ کر ایک سرد آہ بھر کر رہ گیا۔ وہ چاہ کر بھی کر بھی اُسے حاصل نہ کر سکا تھا۔

"کہاں کھو گئے؟" وہ حیدر کو متوجہ نہ پا کر بولی۔

"ہاں چلو چھوڑ آتا ہوں" وہ ساتھ ہی اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دروازہ عبور کر کے ابھی باہر نکلے ہی تھے کہ سامنے سے آتی فاطمہ کو دیکھ کر رُک گئے۔ وہ مُسکراتی ہوئی سامنے آئی۔

"السلام علیکم ! کہاں جا رہی ہو؟" وہ اُسے اور حیدر کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"وعلیکم السلام! میں تو تمہارے گھر ہی آ رہی تھی۔ چلو اچھا ہوا تم آ گئی۔" وہ فاطمہ کو لئے اندر چلی آئی۔ حیدر بھی واپس اندر آ گیا۔

"فاطمہ میں تمہیں بہت مِس کر رہی تھی۔" وہ فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"مجھے پتا ہے تبھی تو آ گئی میں۔ اور تمہاری وہ چڑیل مامی کدھر ہیں! " وہ آخر پر مسکراہٹ دبا کر بولی۔

بُری بات فاطمہ! مامی کسی کے گھر گئی ہیں۔ " وہ۔ اسے ڈپٹ کر بولی۔

"نوال تم کیوں اپنی لائف برباد کر رہی ہو کیوں اپنی لائف کے بارے میں نہیں سوچتی۔" وہ آج پھر اُس بارے میں بات کر رہی تھی جس موضوع پر پہلے بھی کئی بار بحث کر چکی تھی۔

"کیا کروں یار اور کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔" وہ اُداسی سے بولی۔

"کیوں نہیں ہے تم ہمت تو کرو۔ اُسے ڈھونڈنے کو کوشش تو کرو۔ اب ایسے ہی تم ساری زندگی اپنے ماموں کے گھر تو نہیں بیٹھی رہ سکتی ناں۔"وہ اُسے سمجھاتے ہوئے بولی۔ اگر اس بات پر نوال مزید

For more visit (exponovels.com)

اُداس ہو گئی۔ اُس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔ یہ دیکھتے ہیں فاطمہ بھی اُداس ہو گی۔

"اچھا تم نے عریشہ کی منگنی کے لیے ڈریس لے لیا؟" اس نے۔ نوال کی اداسی دیکھ کر فوراً بات بدل دی۔

"نہیں ابھی لینے جانا ہے۔" اب بھی اُداس لگ رہی تھی۔

"اچھا چلو مجھے ساتھ لے جانا۔ کہیں ایسا نہ ہو تمہاری چڑیل مامی تمہیں کچھ لے کر ہی نہ دیں۔ " وہ شرارت سے بولی اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

"بہت بدتمیز ہو تم۔" نوال اُسے ڈانٹتے ہوئے بولی اور جواباً وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

*

وہ ملازمہ کے ساتھ میں مل کر گھر کی تمام صفائی کروا چکی تھی اور تھک ہار کر ابھی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ عریشہ نے اُسے آواز دی۔ وہ فوراً سے اسکے کمرے میں گئی۔ وہ ٹاپ پر جینز پہنے ہوئے ہینڈ فری کان سے لگائے مگن بیٹھی تھی۔

"جی عریشہ آپی؟"

"یہ میرا ڈریس پڑا ہے اسے پریس کر دو مجھے حاشر کے ساتھ ڈنر پر جانا ہے۔" وہ مصروف سے انداز میں بولی۔ وہ منع کرنا چاہتی تھی کہ وہ تھکی ہوئی ہے پر معلوم تھا مقابل کو رحم نہیں آئے گا۔ اس لیے چپ کر کے اس کا ڈریس اٹھا لائی اور استری کرنے لگی۔ اُسے پھر سے رونا آنے لگا۔ حیدر جو پاس سے گزر رہا تھا اُسکے آنسو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

"کیا ہوا نوال؟" وہ فکرمندی سے بولا۔

"کچھ نہیں" اُس نے فوراً آنسو صاف کیے۔

exponovels

"بتاؤ مجھے کسی نے کچھ کہا ہے؟" وہ بضد ہوا۔ وہ خاموش رہی۔ اس کے ہاتھ میں عریشہ کا ڈریس دیکھ کر وہ سمجھ گیا۔ اور کمرے سے باہر آتی عریشہ پر غصہ ہو گیا۔

"عریشہ آپی آپ اپنا کام خود نہیں کر سکتیں کیا۔" وہ تھوڑا غصے سے بولا۔

"کیوں کیا ہو گیا؟ " وہ بے نیازی سے بولی۔

"نوال کسی کو کچھ کہتی نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ انسان نہیں ہے۔ وہ بہت تھکی ہوئی ہے پھر بھی آپ نے اسے کام دے دیا۔" وہ جذبات سے بولا۔

"اوہ۔۔۔تو پرانا عاشق پھر سے بیدار ہو رہا ہے تمہارے انداز امی کو پتا چلا تو تمہیں بتائیں گی وہ۔ " وہ طنز سے بولی جبکہ نوال کے اندر کچھ زور سے ٹوٹا تھا۔ حیدر کچھ کہے بنا غصے سے نکل گیا۔ اور وہ آہ بھر کر رہ گئی۔

❊

وہ کمرے میں آ کر بستر پر اوندھے میں گِری تھی۔ اُسے آج پھر بہت رونا آ رہا تھا نہ جانے کس کس بات پر اپنی قسمت پر شاید۔ وہ جو اُسکا اپنا تھا اپنا ہو کر بھی اُسکے وجود سے بے خبر تھا۔ جو اس سے بہت محبت کرتا تھا اور اس کا کبھی اپنا نہیں ہو سکتا تھا۔ آج وہ اپنی قسمت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

❊

احمد صاحب اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے اور بہت ہی منتوں مرادوں سے ہوئے تھے۔ جب جوان ہوئے تو ان کی شادی اپنی پھوپھو زاد لائبہ سے ہوئی۔ شادی کے دوسرے سال ہی اللہ نے انہیں بیٹی جیسی رحمت سے نوازا۔ انھوں نے اس کا نام رامین رکھا۔ رامین اپنے والدین کی بہت ہی لاڈلی بیٹی تھیں۔ جب وہ پانچ سال کی تھی تو لائبہ نے نوال کو جنم دیا۔ نوال بہت ہی کیوٹ سی بچی تھی۔

exponovels

دونوں بہنیں بہت ہی پیاری اور والدین کی لاڈلی تھیں۔ لائبہ کے بھائی اصغر صاحب نے بچپن میں ہی نوال کا رشتہ اپنے بیٹے حیدر کے لیے مانگ لیا تھا جو کہ نوال سے دو سال بڑا تھا۔ سب ہی اس رشتے پر خوش تھے حتیٰ کہ اصغر کی بیوی عظمیٰ بھی۔

اصغر صاحب کے چار بچے تھے دو بیٹے دو بیٹیاں۔ سب سے بڑا ارحم تھا۔ اس کے بعد عریشہ پھر حیدر اور آخر میں میرب جو نوال کی ہم عمر تھی۔

رامین نے بی اے کے کر کے پڑھائی کو خیر آباد کہ دیا تھا جبکہ نوال بی ایس آنرز کرنا چاہتی تھی میٹرک کے بعد اس نے ایف ایس سی کی تھی اورآج کل وہ بی ایس آنرز کے چکر میں اسلام آباد آئی ہوئی تھی وہاں حیدر کے ماموں رہتے تھے اور ان کا کافی آنا جانا رہتا تھا۔ ان ہی دنوں رامین کے لیے بہت اچھے گھر سے رشتہ آیا تھا۔احمد اور لائبہ کو وہ لوگ بہت اچھے لگے تھے پر جب رامین کو علم ہوا تو اس نے ماں کو انکار کر دیا۔ وہ کافی حیران ہوئیں اسے بہت سمجھایا تو وہ چپ کر گئی پر راضی نہ ہوئی۔

رامین کے برعکس نوال بہت ہی معصوم تھی وہ کچھ شرارتی بھی تھی اور سب کو ہی بہت اچھی لگتی۔ اصغر ماموں کے گھر تو سب ہی اسے بہت پیار کرتے تھے بالخصوص حیدر۔ حیدر کو تو وہ کانچ سی گُڑیا بچپن سے ہی بہت پسند تھی۔

اِن دِنوں وہ اسلام آباد میں ہی تھی جب رامین کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی گئی وہ سن کر خوش بھی ہوئی اور حیران بھی۔ اور جلد از جلد گھر واپس جانا چاہتی تھی۔ جب دو دن رہ گئے تو وہ بھی گھر پہنچ گئی۔ اس کی توقع کے برعکس رامین خوش ہونے کی بجائے بہت ہی اُداس اور تلخ سی معلوم ہوئی تھی۔ پر اُس نے نظر انداز کیا اور بھرپور شاپنگ کی۔

"آپی دُولہا بھائی کا نام کیا ہے؟" وہ پیار سے مخاطب ہوئی۔

"مجھے نہیں معلوم" وہ غصے سے بولی۔

نوال وہاں سے اُٹھ کر امی کے پاس آ گئی۔

"امی یہ آپی اتنی چپ چپ کیوں ہیں" اور مجھے تو دُولہا بھائی کا نام تک نہیں پتا۔" وہ ماں سے خفگی سے بولی۔

"ارے بیٹا ایسے ہی۔ شادی کے وقت ہر لڑکی ہی اُداس رہتی ہے۔" وہ پیار سے بولیں۔

"اچھا مجھے دُلہے کہ ساری انفارمیشن دیں اور تصویر بھی دکھائیں۔ "

"بیٹا اس کا نام روحام خلیل ہے اور لڑکا بہت ہی پیارا اور اچھا ہے۔" وہ پیار بھرے لہجے میں بولیں۔

"واؤ نام تو اچھا ہے پر میں نے دیکھے تو ہیں نہیں۔" وہ منہ پُھلا کر بولی۔

"اب شادی والے دن دیکھ لینا۔" امی نے مشورہ دیا۔

"امی میں اپنے بہنوئی سے ملی نہیں اور ڈائریکٹ شادی والے دن ملوں واہ۔" وہ جی بھر کر ناراض ہوئی۔

"کوئی بات نہیں گُڑیا بس تم بہن کے لئے دعا کرو۔"

وہ خاموش ہو گئی۔

*

آج مہندی کی رات تھی سب نے بہت انجوائے کیا۔ نوال کی خوشی کی تو کوئی انتہا ہی نہ تھی۔ رامین آج بھی چپ اور کھوئی ہوئی تھی۔

بارات کا دن آگیا تھا سب کی خوشی دیدنی تھی گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔

exponovels

نوال نے آج یلو اور پنک کلر کا لہنگا پہن رکھا تھا جس میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی کہ حیدر اُسکی تعریف کیے بنا نہ رہ سکا۔

"کیا کوئی حور اپنا راستہ بھٹک آئی ہے؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں حور نہیں برطانیہ ملک کی کوئین آئی ہے۔" جواباً وہ شوخی سے بولی اور برات کے استقبال کے لیے آگے نکل پڑی جبکہ حیدر دل تھام کر رہ گیا۔ اس وقت حیدر انیس سال کا تھا جبکہ نوال محض سترہ سال کی۔ وہ دونوں ہی اپنے رشتے سے واقف تھے اور خوش بھی۔

وہ آج بہت ہی خوش تھی لیکن اُسے معلوم نہ تھا کہ آج کا دن اُسکے لیے کیا لانے والا ہے؟ آج کے دن سے اُسکی زندگی بدلنے والی تھی۔ وہ اس سب سے انجان، بہت انجوائے کر رہی تھی۔ بارات آگئی تھی ڈُلہا کو دیکھنے کے لئے وہ آگے آئی پر اُسکے سر پر سہرہ تھا وہ دیکھ نہ پائی۔ اور استقبال کے بعد اندر آ گئی۔ رامین ابھی تک پارلر سے واپس نہ آئی تھی سب کو دُلہن کا انتظار تھا۔

٭

نوال اور میرب مہمانوں سے خوش گپیوں میں مصروف تھیں جب امی اُسے بُلانے آئیں اور اندر کمرے میں لے آئیں وہ حیران سی ان کے ساتھ آگئی اس وقت کمرے میں صرف امی اور ابو تھے۔

"دیکھو بیٹا آج ہماری لاج رکھ لینا۔ ورنہ ہم کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔" امی نے اس سے روتے ہوئے التجا کی۔ وہ حیران رہ گئی۔

"کیا ہوا امی؟" وہ پریشانی سے بولی۔

"بیٹا ابھی تھوڑی دیر میں تمہارا نکاح ہے پلیز انکار مت کرنا۔ ورنہ ہم کہیں کے نہیں رہیں گے۔" اس کی نازک ساعت پر گویا بمب پھوڑا گیا تھا وہ ہکا بکا رہ گئی۔

"میرا۔۔۔نکا۔۔۔نکاح؟" وہ ہکلا کر بولی۔

"ہاں بیٹا رامین کا کچھ پتا نہیں چلا وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئی ہے اب صرف تم ہی ہماری عزت رکھ سکتی ہو۔"

ابو التجائیہ انداز میں بولے اور اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے وہ تڑپ گئی اور فوراً ابو کے ہاتھ تھام لیئے۔

"میں آپ کو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دوں گی۔" اسنے نم آواز سے کہا۔ وہ اس کے سر پر پیار کر کے باہر نکل گئے۔

پتہ نہیں بڑوں کے بیچ کیا کھچڑی پکی بس اسے یہ معلوم تھا کہ اس کا نکاح ہونے والا ہے نظروں کے سامنے حیدر کا چہرہ آیا اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

*

"روحام خلیل ولد خلیل احمد پانچ لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کیا آپکو اپنے نکاح میں قبول ہے؟

مولوی کی آواز اس کے کانوں میں ٹکرائی۔ اس نے سختی سے آنکھیں میچ رکھی تھیں۔ سر پر چادر تھی اور اندر اس کی آنکھوں کا سمندر بہہ رہا تھا۔ ابو نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا مولوی پھر بولا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے"

"قبول ہے"

"قبول ہے"

exponovels

کتنے پتھر اس کے دل پر آ گرے تھے اور سارے راستے بند ہو گئے تھے۔ مبارک سلامت کا شور اُٹھا بے اختیار اس نے نگاہ دوڑائی اور حیدر کو تلاشنا چاہا۔

کھانا کھلا کر مہمانوں کو رخصتی سے پہلے فارغ کر دیا گیا۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی وہ لوگ دُلہن رخصت کروانا چاہتے تھے تب ہی اسے آوازیں سنائی دیں۔

"روحام بھائی غصے سے چلے گئے ہیں"

"وہ امریکہ چلا گیا ہے اب نہیں آئے گا"

"دُلہن انچاہی تھی"

کتنی آوازیں اس کی سماعتوں سے ٹکرائی اور وہ نڈھال سی گر کر بے ہوش ہو گئی۔

*

جب حیدر کو معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کی ہو چکی ہے تو وہ کتنا ٹوٹ کر بکھرا تھا اور فوراً اس کے پاس آ پہنچا۔

اُسے تھوڑی دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا۔ حیدر کو اپنے سامنے پا کر وہ اور غمگین ہو گئی۔

"یہ تم نے کیا کر دیا نوال؟" وہ غم سے چُور لہجے میں بولا۔

"آئی ایم سوری حیدر" وہ نظریں چرا کر رندی ہوئی آواز میں بولی۔

"تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو؟" اس نے غصے سے نوال کی کلائی پکڑی۔

"یہ سب میرے بس میں نہیں تھا حیدر" اس نے ایک نظر اپنی کلائی پر ڈالی اور ایک جھٹکے سے چھڑائی۔

وہ غم و غصے میں وہاں سے چلا گیا۔

exponovels

*

رامین کا کچھ پتہ نہ چل سکا ۔ روحام کے والدین بھی شرمندہ تھی کہ وہ ان کی بیٹی کو اپنے نام کر کے چھوڑ گیا تھا ۔ نوال نے تو اس کی کوئی تصویر تک نہ دیکھی تھی اور اس کے نام کے سوا کچھ نہ جانتی تھی ۔ خاندان میں رامین کے بھاگنے کی خبر پھیل گئی تھی اور اب تو نوال کی رخصتی بھی اب تو سب کے لیے بہترین موضوع تھا۔ ان سب حالات کو دیکھ کر امی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور وہ دنیا سے چل بسی تھیں۔

نوال کے لیے تو وہ قیامت کی گھڑی تھی ماں کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا بہت عرصہ لگا تھا اسے سنبھلنے میں اس نے پڑھائی کو خیر آباد کہہ دیا تھا ۔ ابواب کمزور رہنے لگے تھے وہ ان کا خیال رکھتی تھی ۔ انہوں نے اپنا گھر بیچ کر کہیں اور لے لیا تھا ماں اس سے کھینچی کھینچی رہتی تھی اس سے پیار کی وجہ جو ختم ہوگئی تھی۔

یوں ہی دو سال کا عرصہ گزر گیا اس دوران اس کا حیدر سے سامنا نہ ہوا وہ دبئی چلا گیا تھا اپنے بڑے بھائی ارحم کے پاس۔ انہیں دنوں ایک رات اس پر پھر قیامت ٹوٹی تھی ابو کار ایکسیڈنٹ میں بچ نہیں سکے تھے اور وہ اس بھری دنیا میں تنہا رہ گئی تھی ۔

- - - - - - - - - - - - - - -

ماموں اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے تھے اب وہ کراچی سے اس شفٹ کر کے راولپنڈی آگئے تھے ۔ ماموں کی جاب ایسی تھی کہ ہفتوں گھر نہیں آتے تھے انہوں نے حیدر کو واپس بلا لیا تھا۔ عظمٰی کو تو اسے بدلہ لینے کا موقع مل گیا تھا وہ اس سے گھر کا سارا کام کرواتی تھیں اور اصغر صاحب کو خبر تک نہ ہوتی کہ ان کی بھانجی سے عظمٰی کیا سلوک کر رہی ہے۔ وہ آگے پڑھنا چاہتی تھی لیکن مامی

exponovels

کے طعنوں کی وجہ سے ہمت ہی نہ کر پائی۔ اتنی چھوٹی سی عمر میں اسے اتنے روگ لگے تھے کہ وہ شمار ہی نہ کر پائی اس نے اپنا دل اللہ کی جانب موڑ لیا اور رب کی رضا میں راضی رہنے لگی۔ فاطمہ سے اس کی راولپنڈی میں ہی دوستی ہوئی تھی وہ ان کے ہمسائے تھے پھر کچھ عرصے بعد دوسرے ایریا میں شفٹ ہوگئے۔ اس کا نکاح ہوئے چار سال ہو گئے تھے لیکن اس کے شوہر نے کبھی پلٹ کر نہ دیکھا کہ اس کی کوئی بیوی بھی ہے۔ وہ روز اللہ سے دعا کرتی کہ کاش وہ اس کی بیوی نہ ہوتی یا پھر اللہ اسے اس کا شوہر دے دے حیدر جب بھی اسے دیکھتا دل کٹ سا جاتا تھا پھر قسمت کے آگے سب بے سود تھا۔

نوال اب مکمل طور پر مامی کے رحم و کرم پر تھی نجانے کب تک یہ اذیت کاٹنے کی۔ وہ رامین پر بہت غصہ ہوتی پر وہ چاہ کر بھی اسے بددعا نہ دے پاتی اور جس کی وجہ سے اس کی زندگی تباہ ہوگئ تھی

"آج ارحم آ رہا ہے جلدی جلدی کھانا کیا کرو" مامی اسے حکم لگا کر چلی گئیں اور وہ صبح کی لگی دوپہر میں فارغ ہوئی۔ کمرے میں آ کر کچھ دیر ریسٹ کی اور پھر نہا کر نماز پڑھی۔ ایک نماز ہے تو تھی جس سے اسے سکون ملتا تھا۔

نماز پڑھ کر وہ پھر کچن میں آگئ تب ہی دروازے پر دستک ہوئی وہ باہر آئی اور دروازہ کھولا۔

"ارحم بھائی آپ؟" وہ مسکرائی اور سلام کیا۔

"وعلیکم السلام!" ارحم اسے دیکھ کر مبہوت ہو گیا۔ جب آخری بار اسے دیکھا تھا تو وہ چھوٹی بچی لگتی تھی اور آج کتنی بڑی اور بے حد خوبصورت لگ رہی تھی وہ حیرانگی سے اُسے دیکھے گیا۔

"ارے میرا بیٹا آ گیا" تب ہی مامی باہر آئیں اور ارحم سے لپٹ گئیں۔

exponovels

نوال کیچن میں آ کر جوس لے جانے لگی اور ارحم کو پیش کیا اس نے مسکراتے ہوئے جوس لیا۔
خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔ سب اپنے کمروں میں چلے گئے مگر نوال ابھی تک کچن صاف کر رہی تھی تب ہی ارحم کیچن میں آیا۔

"تم اس وقت کام کیوں کر رہی ہو؟" وہ حیرانگی سے بولا۔

"ویسے ہی۔ آپ کو کچھ چاہیے تھا ارحم بھائی؟" وہ مُسکرا کر بولی۔

"ہاں کافی چاہیے تھی" وہ وہی سلپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"آپ جائیں میں لے آتی ہوں۔"

"نہیں تم بنا لو میں یہیں کھڑا ہوں۔" ارحم نے کہا۔

نوال نے کندھے اچکا دیے اور کافی بنانے لگی۔

"تم کافی بڑی ہو گئی ماشاءاللہ سے کافی پیاری بھی ہو گئی ہو۔" ارحم نے کھلے دل سے تعریف کی۔

" تھینکس" نوال مصروف سی بولی۔

"یہ سارے کام تم ہی کرتی ہوں یا عریشہ اور میرب بھی؟" وہ برہم سا بولا۔

"وہ دونوں مصروف ہوتی ہیں۔" نوال نے بہانہ بنایا۔ وہ محض ھنکار بھر کر رہ گیا۔

"اور کیا کرتی ہو پورا دن؟" وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"میں گھر ہی" وہ ساتھ ساتھ کام بھی کر رہی تھی اس بات سے انجان کے ارحم گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ لیں آپکی کافی" اس نے کافی ارحم کی طرف بڑھائی جسے تھامتے وقت اس نے جان کر اُسکا ہاتھ بھی تھام لیا نوال نے فوراً سے ہاتھ پیچھے کیا اور پھر سے کام کرنے لگی وہ کافی لیے اپنے کمرے میں آ

exponovels

گیا۔ اور نوال کے متعلق سوچنے لگا۔ وہ کتنی خوبصورت اور معصوم تھی۔ بے اختیار ہی وہ پہلی نظر میں اُسے دل دے بیٹھا تھا۔ حالانکہ وہ سب جانتا تھا کہ وہ کسی کی منکوحہ ہے اور حیدر کی محبت اس سے مخض نہ تھی۔ لیکن اُسے کسی بات سے فرق نہیں پڑتا تھا۔ اب اُسے ہر حال میں نوال کو حاصل کرنا تھا۔

*

"ماما یہ آپ کس کی تصویریں دیکھ رہی ہیں؟" میرب ماں کو مصروف دیکھ کر بولی۔

"تمہارے بھائی کے لیے کوئی لڑکی پسند کر رہی ہو جو کافی امیر گھرانے کی ہو" وہ خوشی سے بولیں۔

"اچھا" میرب کو اس سب سے خاص دلچسپی نہ ہوئی۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی کس کی تصویریں دیکھی جا رہی ہیں؟" تب ھی ارحم آ کر ماں کے پاس بیٹھ گیا۔

"تمہارے لیے لڑکی ڈھونڈ رہی ہوں۔" وہ مسکرا کر بولیں۔

"اوہ اچھا۔" ارحم کیا اوہ کافی لمبی تھی۔

"امی دراصل ابھی میں نے سوچا نہیں ہے۔" وہ نوال کو تصور کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"تو اب سوچ لو ناں۔ میں تمہارے لیے بہت خوبصورت اور امیر گھرانے کی لڑکی لاؤں گی۔" وہ اِترا کر بولیں۔

ارحم کو اس سب میں دلچسپی نہ ہوئی وہ اُٹھ کر باہر لان میں آ گیا تب ہی نظر نوال پر پڑی جو پودوں کو پانی دے رہی تھی۔ بلیک اور وائٹ شرٹ ٹراؤزر پر وائٹ دوپٹہ گلے میں لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ مسکراتا ہوا اس کے پاس چلا آیا۔

"تو پودوں کو پانی دیا جا رہا ہے۔" وہ اس کے پاس آ کر دلچسپی سے بولا نوال نے مُڑ کر ارحم کو دیکھا۔

"جی" اور پھر سے پودوں کو پانی دینے لگی۔

"جب آخری بار تم سے ملاقات ہوئی تھی تو تم کافی نٹ کھٹ اور شرارتی بھی تھی اب کیا ہو گیا۔" وہ اس کے سنجیدہ پن کو دیکھ کر بولا۔

"وقت اور حالات انسان کو سب کچھ بنا دیتے ہیں۔" وہ ہنوز سنجیدگی سے بولی۔

"اچھا یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ آج ڈنر پر چلو گی میرے ساتھ؟" وہ خوشی سے آفر دینے لگا۔ آپ کے نوال نے حیرانگی سے ارحم کی طرف دیکھا۔

"ڈنر پر لیکن کیوں؟"

"نہیں ایسے ہی موڈ اچھا ہو رہا تھا تو سوچا تمہیں لیتا چلوں۔" وہ دلچسپی سے بولا۔ اور نوال کو پہلی بار اس کی نظریں عجیب لگیں۔

"تو آپ عریشہ آپی یا میرب کے ساتھ چلے جائیں۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"نہیں میں تمہارے ساتھ جانا چاہوں گا۔" وہ اسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔ نوال کو عجیب سا احساس ہوا وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی جب حیدر وہاں چلا آیا۔

"نوالا امی تمہیں اندر بلا رہی ہیں۔" یہ کہتے ہی وہ ایک نظر اس پر ڈالتا باہر نکل گیا۔ اور نوال بھی فوراً ہی وہاں سے چل دی۔

*

وہ اس وقت کچن میں ڈیڑھ گھنٹے سے کام کر رہی تھی بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے وہ کام میں مگن تھی۔ آج ماموں نے گھر آنا تھا اس وجہ سے وہ خوش تھی ماموں جب بھی گھر آتے تھے تو خوش

exponovels

ہوتی تھی انہی سوچوں میں مگن وہ سالن میں تم چمچہ ہلا رہی تھی جب اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ارحم بالکل اس کے پیچھے کھڑا تھا وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔

"کیا ہوا ڈر گئی ؟" وہ اس مسکرا کر پوچھنے لگا ۔

"آپ کو کچھ چاہیے ؟"وہ گڑبڑا کر بولی ۔

"ہاں چاہیے تو سہی" وہ لہجے پر زور دے کر بولا وہ اب بھی اس کے کافی قریب کھڑا تھا نوال کو عجیب سا احساس ہونے لگا۔

"الرحم بھائی آپ تھوڑا سا فاصلے پر رہ کر بات نہیں کر سکتے؟" اب وہ تھوڑا مضبوط لہجے میں بولی اس کی بات پر وہ مسکراتا رہا مگر پیچھے نہیں ہوا وہ اس کی حرکت پر حیران ہوئی تو خود یہاں سے ہٹنے لگی جب وہ آگے بڑھی تو ارحم نے اسے بازو سے پکڑ لیا وہ ششدر رہ گئی ۔

"ارحم بھائی میرا ہاتھ چھوڑیں" وہ غصے سے بولی ۔

"نوال ایک کپ کافی ۔۔۔۔" حیدر جو نوال کو کافی کا کہنے آیا تھا دونوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا ۔

اسے دیکھتے ہی ارحم نے نوال کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اسے چائے کا کہہ کر باہر چلا گیا اس کے جاتے ہی حیدر نوال کے پاس آیا

"یہ کیا ہو رہا تھا نوال؟ ارحم بھائی کیا کہہ رہے تھے ؟"وہ اس کا چہرہ دیکھ کر بولا جو گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔

"پتا نہیں وہ کیا کہتے ہیں میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا " وہ پریشان سی بولی حالانکہ اس کے رویے کی سمجھ تو نوال اور حیدر دونوں کو آ گئی تھی۔

"تم ان سے دور رہا کرو ٹھیک ہے" اب حیدر نرمی سے بولا

exponovels

"ہمممم" وہ پھر سے سالن میں چمچا ہلانے لگی۔

"نوال" حیدر نے دکھ سے اسے پکارا ۔

"ہاں " وہ مڑے بنا بولی ۔

"کیا وہ وقت پھر سے واپس نہیں آ سکتا جب تم صرف میری تھی" وہ جذبات سے بولا اور وہ فورا مڑ کر اسے دیکھنے لگی ۔

"پلیز حیدر میری زندگی پہلے ہی بہت مشکلوں میں ہے اسی مزید مشکل مت کرو اور یہ مت بولو میں کسی کی بیوی ہوں کسی کی منکوحہ" الفاظ تھے کہ کیا حیدر کے دل کو چھلنی کر گئے وہ دکھ بھری بے بسی سے اسے دیکھتے پلٹ گیا۔ اسے یوں دکھی دیکھ کر نوال کو بھی تکلیف ہوئی پر وہ کیا کر سکتی تھی ۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - -

"ارے واہ آج تو گھر کا کھانا کھا کر مزا ہی آ گیا" ماموں اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولے اور جیب سے 5000 نکال کر اسے دیے اس نے مامی کی طرف دیکھا جو غصے اسے دیکھ رہی تھی ۔

"رہنے دیں ماموں" اس نے منع کر دیا

"کیوں اپنی بیٹی کو دے رہا ہوں اگر احمد بھی دیتا تو ایسے انکارکرتی تم" ماموں برا مان کر بولے۔

"رکھ لو ناں نوال" اب کے ارحم بولا اسنے ارحم کو دیکھا تک نہیں ماموں کو دیکھ کر مسکرائی اور پیسے رکھ لئے مامی کو بہت تکلیف ہوئی پر وہ چپ کر گئیں۔

"کل عریشہ کے منگنی ہے ساری تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں بس آپ کی کمی تھی آپ بھی آگئے" مامی نے ماموں کو دیکھ کر کہا وہ مسکرا دیے۔ کل عریشہ کی منگنی تھی سب خوش تھے سب نے اپنی شاپنگ کرلی تھی پر نوال نے ابھی تک کچھ نہ لیا تھا اب تو جیسے اس کا دل ہی مر گیا تھا ۔

exponovels

- - - - - - - - - - - - - - - -

وہ بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی جب ارحم نے دروازہ ناک کیا اور اندر آ گیا وہاں ارحم کو دیکھ کر حیران ہو گئی وہ کیسے منہ اٹھا کر اس کے کمرے میں آ گیا تھا یوں تو کبھی حیدر بھی نہ آیا تھا۔

"آپ کوئی کام تھا ارحم بھائی ؟" وہ مضبوط اور سنجیدہ لہجے میں بولی ۔

"کیوں کوئی کام ہو تو کیا تب بھی میں آسکتا ہوں ویسے نہیں ؟" وہ شرارت سے بولا۔

"نہیں " وہ قطعیت سے بولی اور ارحم اس کی صاف گوئی پر حیران رہ گیا۔

"اوہ تو اب ہم غیر ہوگئے ہیں" وہ ناراضگی کی اداکاری کرتے ہوئے بولا نوال جوابًا خاموش رہی اور اٹھ کر کمرے سے جانے لگی ۔

"ارے رکو تو کہاں بھاگ رہی ہو نہیں تمہیں کھانے لگا " وہ اسے روکتا ہوا بولا تو وہ رک گئی۔ "یہ لو یہ تمہارے کپڑے میرب نے دیے ہیں آج شام فنکشن کے لیے" وہ شاپر اسے تھماتا چلا گیا اور نوال نے بے اختیار سکون کا سانس لیا اور جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

اسے ارحم کی نظریں عجیب سی لگتی تھی وہ ارحم کو بڑے بھائیوں کی طرح سمجھتی تھی لیکن شاید وہ ایسا نہیں سوچتا تھا نہ جانے اس کے دل میں کیا چل رہا تھا۔ حلانکہ اسے تو نوال کے بارے میں سب معلوم تھا پھر بھی۔ حیدر بھی تو تھا اس کے سامنے نوال کو کبھی خوف نہ آیا تھا نہ ہی اس نے کبھی نوال کے قریب آنے کی کوشش کی تھی مگر ارحم بہت عجیب تھا

- - - - - - - - - - - - - - - -

exponovels

گولڈن براؤن رنگ کی پاؤں کو چھوتی خوبصورت فراک میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی لائٹ میک اپ میں بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی بال کھلے چھوڑ کر گلے میں دوپٹہ لے رکھا تھا۔اپنی تیاری مکمل کر کے وہ میرب کے کمرے میں آ گئی وہ ابھی تیار ہو رہی تھی ۔

"واؤ کتنی پیاری لگ رہی ہو"میرب نے اس کی دل سے تعریف کی تھی۔

تھینکس وہ جھینپ کر مسکرا دی۔

"یار میرے بال تو سیٹ کر دو "میرب کب سے بالوں میں اسٹائل ٹرائی کر رہی تھی پر کوئی اچھا سٹائل بن نہ پا رہا تھا۔

لاؤ میں بناتی ہوں نوال اس کے بال بنانے لگی۔ وہ دونوں تیار ہو کر نیچے آ گئی فنکشن لان میں تھا جب وہ لان میں پہنچی تو فاطمہ کو دیکھتی اس کے گلے لگ گئی اسے فاطمہ کی بہت یاد آ رہی تھی۔پھر وہ دونوں سائیڈ پر بیٹھ کر کافی دیر باتیں کرتی رہیں۔

"واہ بڑی بے حیا ہو گھر میں فنکشن ہے اور تم یہاں مزے سے بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف ہو۔"مامی ناجانے وہاں کب آئیں اور بنا کسی کا بھی لحاظ کیے اس پر برس پڑیں۔

"نہیں مامی ایسی بات نہیں میں سارے کام کر کے بیٹھی تھی " وہ منمنائی۔

"پتہ ہے مجھے سب بہانے ہیں خیر آج تمہاری وجہ سے میں اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی جاؤ اور جا کر مہمانوں کو دیکھو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو "یہ کہہ کر وہ چلی گئیں جبکہ نوال کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے فاطمہ حیران سی عظمٰی کو دیکھے گئی جو فضول میں اسے اسے اتنی باتیں سنا کر چلی گئی تھی۔

exponovels

"تم فضول میں اس گھٹیا عورت کی باتیں کیوں سنتی ہو ؟" فاطمہ غصے سے بولی مگر وہ چپ رہی۔"
حیرت ہے تم پر پڑھی لکھی ہو کر بھی ان سب کے نیچے لگی ہوئی ہو " اسے مامی پر بہت غصہ آرہا تھا
"کچھ نہیں ہوتا وہ بڑی ہیں" نوال کہہ کر آگے بڑھنے لگی تھی تب سامنے سے آتے رحم سے ٹکرا گئی
مگر گرنے سے قبل ہی ارحم نے اسے تھام لیا اور گہری نظروں سے تکنے لگا وہ کرنٹ کھا کراس سے
دور ہوئی اور آگے بڑھ گئی جبکہ فاطمہ نے اس وقت دونوں کے تاثرات بخوبی نوٹ کیے تھے۔

- - - - - - - - - - - - - - -

منگنی کے اگلے دن ہی ماموں چلے گئے تھے اور نوال کی خوشی بھی کیونکہ ماموں کے سامنے مامی ا سے
کم ڈانٹتی تھیں۔ آج اس نے پورا دن ملازمہ کے ساتھ مل کر گھر کی صفائی کی تھی اور اب جا کر فارغ
ہوئی تھی عصر کا ٹائم تھا اسے اتنی تھکاوٹ تھی کہ لیٹتے ہی بے خبر سو گئی ۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟"ارحم کی بات سن کر تو عظمیٰ بیگم کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔
"کیا کوئی انوکھی بات کر دی میں نے ؟" وہ الٹا حیران ہوا تھا
"کیا وہی آوارہ بچلن لڑکی رہ گئی ہے میرے بیٹے کے لئے؟" وہ غصے سے دھاڑی تھی اور لاؤنج میں
داخل ہوتی نوال کے قدم وہی رک گئے اسے مامی ارحم نے نہیں دیکھا تھا۔
"واٹ ربیش (What rubbish)امی ؟ اس میں ایسی کوئی برائی نہیں اور مجھے بس وہی چاہیے " ارحم
دو ٹوک انداز میں بولا جبکہ نوال کو سمجھ نہ آئی کہ کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے ۔
"ہائے توبہ ۔۔۔۔اب یہی دن دیکھنے کو رہ گیا تھا ایک تو شادی شدہ دوسرا عمر میں بھی کافی چھوٹی ہے
اور میرے حیدر کو بھی پیچھے لگایا ہوا ایک وہ کم تھا جو تم بھی اسکے عاشق بن گئے" مامی طنزیہ بولی تھی

نوال کو اب سمجھنے میں ایک سیکنڈ بھی نہ لگا تھا بے اختیارآنسو آنکھوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے۔مامی اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی پر اس سے مزید نہ سنا گیا وہ الٹے قدموں دوڑتی اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ لاک کیا اور اوندھے منہ بیڈ پر گر گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ آخر یہ سب اس کے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے اور ارحم بھائی انہیں ذرا شرم نہیں آئی اس کے بارے میں ایسا سوچتے ہوئے اور تو وہ اس سے عمر میں پورے دس سال بڑے تھے اور دوسرا انہیں سب معلوم تھا کہ وہ کسی کی بیوی ہے پھر بھی ۔ آج اسے شدت سے امی ابو کی یاد آ رہی تھی اور رامین پر بھی جی بھر کر غصہ آرہا تھا اس سب کی وجہ وہی تو تھی۔ وہ قسمت کے آگے بے بس تھی وہ یہ تک نہیں جانتی تھی اس کا شوہر کہاں رہتا ہے نوال نے تو اس کی شکل تک نہ دیکھی تھی اور اس انجان بندے کی امانت بنے وہ غیروں جیسے اپنوں میں اذیت کاٹ رہی تھی ۔

\- - - - - - - - - - - - - - - - -

تھوڑی دیر پہلے ہی فاطمہ اس سے ملنے آئی تھی فاطمہ کے گلے لگتے ہی وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ وہ کافی دیر سے اسے چپ کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ۔

"نوال میری جان کیوں خود کو ہلکان کرتی ہو ؟"اس نی نوال کو خود سے دور کرتے ہوئے کہا اور اس کی آنسو صاف کیے ۔

"تو میں اور کیا کروں فاطمہ کیا کوئی مجھ سا بھی بے بس ہو گا کیا کوئی لڑکی میرے جیسی بھی ہوگی کہ جسے اپنے شوہر کے نام کے علاوہ اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہو گا "وہ رو رو کر بولی ۔

فاطمہ کو اس پر ترس آنے لگا ۔

exponovels

"پر اب ہوا کیا ہے جو تم اتنا رو رہی ہو؟ " فاطمہ اس کی حالت دیکھ کر پریشان تھی نوال نے اسے ساری بات بتا دیں ارحم کے متعلق اور یہ سن کر فاطمہ کو غصہ آگیا

"وہ خود کو سمجھتا کیا ہے خود کو دیکھا اس میں تمہارا بڑا بھائی لگتا ہے اور یہ بھی بھول گیا کہ تم شادی شدہ ہوں یہ بھول گیا تھا تو یہی سوچ لیں تاکہ تم اس کے بھائی کی سابقہ منگیتر اور محبت بھی ہو حد ہے مجھے تو اس پر پہلے بھی شک ہوا تھا کہ اسے تمہارے آس پاس کیسے بھٹکتا رہتا ہے" فاطمہ کو حددرجہ غصہ آیا۔

"اس سے تو اچھا ہے حیدر جیسے تمہاری عزت کا خیال تو ہے "

"اب مجھے بتاؤ فاطمہ میں کیا کروں "وہ بے بسی سے بولی

"تم اپنے شوہر کو ڈھونڈو اس سے حساب لو اپنا کہ کیوں تمہیں اپنا بنا کر اور وہ تمہیں لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر چلا گیا "

"میں نے تو اس کی شکل تک نہیں دیکھی ہوئی اسے کیسے ڈھونڈوں "وہ مایوسی سے بولی۔

"پھر عدالت میں خلع کے لیے کیس کردوطلاق لو اور کسی اچھے لڑکے سے بلکہ حیدر ہی سے شادی کرلو " فاطمہ نے مفت مشورہ دیا اور طلاق والی بات سن کر نوال نے تڑپ کر اسے دیکھا ۔

"طلاق کبھی نہیں جو رشتہ میرے والدین نے جوڑا میں کبھی اسے ختم نہیں کرسکتی " وہ قطعیت سے بولی

"تو پھر ان سب کے بھی سڑھتی رہو گی؟" وہ غصے سے بولی

"میں ماموں سے بات کروں گی کہ وہ روحام کو ڈھونڈیں"وہ سوچتے ہوئے بولی

"چلو پھر کرو بات " فاطمہ تھوڑی دیر بیٹھ کر چلی گئ۔

exponovels

\- - - - - - - - - - - - - - - - - -

وہ گہری نیند میں تھی جب مامی نے کھینچ کے کمبل اس کے منہ سے اتارا تھا

"پورا کیچن بکھرا پڑا ہے اور مہارانی صاحبہ منہ سرلپیٹ کر آرام فرما رہے ہیں" وہ ہڑبڑا کر اٹھی اٹھتے ہی سر میں شدید درد کی لہر اٹھی مگر وہ نظر انداز کر گئی

"وہ میری طبیعت خراب تھی "وہ دھیمی سی بولی

میرا سکون غارت کر کے خود آرام کر رہی ہو آخر کیا جادو کیا ہے کہ میرے دونوں بیٹے تم پر فدا ہے اپنے شوہر کو بد ظن کرکے بھیج دیا اب میرے بیٹوں کے پیچھے کیوں پڑی ہو"مامی اسے زور سے جھنجھوڑ کر بولی

"نہیں مامی میں نے کچھ نہیں کیا" وہ سہم کر بولی۔

"بکواس بند کرو کچن کا کام کرو اور آئندہ مجھے ارحم یا حیدر کے آس پاس بھی نظر نہ آنا اب دفع ہو یہاں سے " مامی نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا وہ گرنے لگی تھی دروازے کو پکڑ کر خود کو سنبھالا اور روتے ہوئے کچن میں چلی گئی۔

\- - - - - - - - - - - - - - - -

"اب اس لڑکی کا یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے پتا نہیں کل کو کیا رنگ کرے گی اس سے پہلے ارحم میرے ہاتھ سے نکلے اسے یہاں سے نکالنا ہی پڑے گا " مامی کب سے سوچ جا رہی تھی مگر اسے نکالنے کی ٹھوس وجہ ذہہن میں نہیں آرہی تھی اچانک ان کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا اور سوچ کر وہ مسکرانے لگیں۔

\- - - - - - - - - - - - - - - -

جب سے نوال کو دیکھا تھا اس کا چین اور سکون سب غارت ہو گیا تھا امی سے بات کر کے دیکھی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا مگر وہ کسی بھی قیمت پر نوال کو حاصل کر کے رہے گا وہ پرعزم تھا رات کے دو بج گئے تھے مگر نوال کا خیال جا ہی نہیں رہا تھا وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگا پھر کچھ سوچ کر نوال کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ دروازے کو ہاتھ بڑھایا تو وہ کھلا ہوا تھا وہ مسکرا دیا آہستہ سے دروازہ بند کر کے اندر آ گیا۔

نوال اس وقت سو رہی تھی وہ سوتے وقت کوئی معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی وہ بے خود سا ہونے لگا اور اپنے اوپر آپ ہی سر جھٹک کر ہنس دیا۔ وہ دو قدم آگے بڑھا اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا وہ نیند میں کسمسائی اور ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں وہ چیخنے ہی لگی تھی کہ ارحم نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"شش! میں بس تمہیں دیکھنے آیا تھا" اس نے منہ پر انگلی رکھ کر نوال کو خاموش رہنے کا کہا اور آہستہ سے ہاتھ اس کے منہ سے ہٹایا نوال بہت خوفزدہ ہوگئی اور ہراساں سی اسے دیکھنے لگی۔

"آپ یہاں کیوں آئے ہیں جائیں یہاں سے " وہ غصے سے بولی

"اگر نہ جاؤں تو" وہ اس کے لٹ پکڑتے ہوئے بولا وہ پیچھے کی طرف بدکی۔

"آپ جائیں ورنہ میں سب کو بلا لوں گی" وہ کمزور لہجے میں بولی اور وہ اس کی بات پر ہنس دیا جیسے کسی بچے کی بات پر ہنسا جاتا ہے وہ اور زیادہ خوفزدہ ہوگئی۔ ارحم نے اسے نظروں کے حصار میں لیا ہوا تھا اور ہاتھ اس کی جانب بڑھایا وہ بے ساختہ بیڈ کے دوسری جانب سے اتر گئی۔

"پلیز مجھے ہاتھ مت لگایئے گا میں کسی کی امانت ہوں" وہ التجائیہ انداز میں بولی اور وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔

exponovels

"تم صرف میری ہو میں تمہیں کسی اور کا ہرگز نہیں ہونے دوں گا یہ بات تو یاد رکھنا اور تمہارے سارے راستے مجھ تک ہی آتے ہیں " وہ اسے وارن کرتا وہاں سے چلا گیا اس نے بھاگتے ہوئے جلدی سے دروازہ لاک کیا۔ نہ جانے آج کیسے وہ دروازہ لاکڈ کرنا بھول گئ تھی دروازہ بند کرتے ہی وہ اس کی پشت سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گئ اور گھٹنوں پر سر رکھ کر رو دی۔ جو گھر اس کا واحد آخری سہارا تھا وہاں وہ غیر محفوظ ہو کر رہ گئ تھی آج کے اس واقعے سے وہ بہت ڈر گئ تھی۔ ارحم کے بڑھتے التفات دیکھ کر وہ بہت خوفزدہ ہوگئ تھی کافی دیر رونے کے بعد وہ اٹھی وضو کیا اور تہجد کی نماز پڑھنے لگی۔ نماز کے بعد اس نے اللہ سے کئ دعائیں مانگی ارحم سے نجات کی دعا اپنے شوہر کو حاصل کرنے کی دعا اور ناجانے بہت سی دعائیں نماز سے اس کے اندر ایک سکون سے اتر گیا اب وہ بہتر محسوس کر رہی تھی۔

_ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _

"میرا سونے کا سیٹ نہیں مل رہا صبح سے "وہ میرب کے ساتھ نوٹس بنوارہی تھی جب مامی پاس آکر بولی اس وقت صرف وہ تینوں ہی گھر پر تھیں۔

"یہیں کہیں ہو گا "میرب مصروف سی بولی

"یہیں کہیں ہوتا تو مل جاتا مجھے تو لگتا ہے کسی نے چوری کر لیا "وہ نوال کو گھورتے ہوئے بولی اور وہ ڈر کر مامی کو دیکھنے لگی

"ارے چوری کیسے ہوگیا " وہ پریشان ہوئی۔

مامی سب کے کمروں کی تلاشی لینے لگی اور تھوڑی دیر تک سونے کا سیٹ لیے نوال کے کمرے سے برآمد ہوئی نوال کے پاس آتے ہی انہوں نے کھینچ کر اسے کھڑا کیا اور ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔

"یہ سب کیا ہے ؟"وہ غصے سے دھاڑی نوال سہم گئی۔

"کیا ہوا امی آپ نے نوال کو کیوں مارا ؟"میرب غصے سے بولی۔

"اس منہوس ماری نے میرا زیور چوری کرلیا پہلے کیا کام نقصان پہنچایا ہے اس نے جو اب یہ میرے زیور کے پیچھے پڑے گی ہے۔"

"نہیں مامی میں نے چوری نہیں کی" وہ تڑپ کر بولی

"بکواس بند کرو اور نکلو میں میرے گھر سے"مامی اسے دھکا دے کر بولی ۔

"امی یہ آپ کیا کر رہی ہیں ؟"میرب حیران رہ گئی۔

"تم چپ کرو " میرب کو چپ کروا کر وہ نوال کی جانب موڑی جو بلک بلک کر رو رہی تھی اور اپنی بے گناہی دے رہی تھی مامی نے ایک اور تھپڑ اسے مارا اور بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے باہر لے آئیں۔

"نکل جاؤ میرے گھر سے " مامی نے اسے باہر کی جانب دھکیلا ۔

"پلیز مامی مجھے گھر سے مت نکالیں میں کہاں جاؤں گی ؟""" وہ روتے ہوئے بولی۔

"جہنم میں جاؤ "وہ دھاڑیں میرب بھاگ کی دروازے پر آئی۔

"امی آپ ایسا نہیں کر سکتیں "وہ غصے میں بولی۔ عظمٰی نے ایک تھپڑ اسے بھی مارا اور اندر تک دھکیلا۔"تم بکواس بند کرو"وہ حقا بکا رہ گئی ۔

exponovels

"اور تم گئی نہیں ابھی تک دفع ہو جاؤ " وہ نوال کو دھکا دے کر بولیں نوال مامی کے قدموں میں گر گئی اور ان کے پاؤں پکڑ لیے

"مامی شام ہو رہی ہے میں اس وقت کہاں جاؤں گی ؟"وہ تڑپ کر بولی

"میری بلا سے جہاں مرضی جاؤں میرے گھر سے نکلو"انہوں نے پاؤں سے اسے پرے دھکیلا اور دروازہ بند کر دیا۔

وہ دروازہ بجانا شروع ہوگئی کافی دیر بجاتی رہی مگر بے سود مغرب کی اذان شروع ہوگئی کوئی نہ آیا اب یہاں کھڑے رہنا بے سود تھا۔ وہ بے بس نظر اس گھر پر ڈال کر آگے چل پڑی چلتے چلتے وہ فاطمہ کے گھر کے پاس پہنچ گئی اب اندھیرا ہو گیا تھا اس نے دروازہ بجایا کافی دیر بجاتی رہی لیکن کسی نے نہ کھولا۔ ایک دم اس کی نظر کنڈی پر پڑی وہاں تالا لگا ہوا تھا ایک بار پھر اس کی آنکھیں آنسو سے بھرنے لگیں اس نے باہر گارڈ سے پوچھا تو اس نے بتایا ہے ایک ہفتے کے لئے پشاور گئے ہیں۔ یہ اس کی بدقسمتی کا لمحہ تھا اب تو وہ بے بسی سے بنا راستے کا تعین کیے چلنے لگی جب سر پر آسمان نہ اور پاؤں تلے زمین نہ ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہوتا یہ نوال کو اب پتہ چلا تھا۔

رات ہوئی تو ٹھنڈ پڑنے لگی اسے سردی سی محسوس ہوئی اس وقت وہ سادہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھی دوپٹہ اس نے اچھی طرح کندھوں پر ڈھانپ لیا اور مرے قدموں سے چلنے لگی۔آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔وہ چلتے چلتے کہاں پہنچ گئی اسے کچھ معلوم نہ ہوا وہ بس بچپن سے لے کر اب تک ساری زندگی کو سوچنے لگی اور یہ سوچتے سوچتے وہ ایک نہ جانے کس انجان سڑک پر آگئی اسے علم نہ ہو سکا۔ اس کا تسلسل تو تب ٹوٹا جب ایک دم تیز بارش شروع ہوگئی اب وہ صحیح معنوں میں خوفزدہ ہوگئی تھی وہ کہاں جائے کس سے پناہ مانگی بےاختیار اس نے

آسمان کی جانب دیکھا اس بارش میں اس کے آنسو بھی شامل ہوگئے اور آگے کا منظر دھندلا گیا اور وہ سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی بھی نہ دیکھ سکے اور چکرا کر گر گئی۔

وہ جو ابھی میٹنگ سے فارغ ہوکر جلدی جلدی گھر پہنچنا چاہتا تھا سڑک کے بیچ و بیچ کسی کو دیکھ کر زوردار بریک لگائی اور جی بھر کر بھی بیزار ہوا۔ ایک جھٹکے سے بریک لگا کر وہ باہر نکلا باہر بارش تڑاتڑ برس رہی تھی وہ کوئی لڑکی تھی جو اوندھے منہ سڑک پر گری بارش میں بھیگ رہی تھی اس نے اسے آواز دی

"ایکسکیوز می "وہ زور سے بولا کیونکہ بارش کی آواز کافی تیز کی وہ ذرا بھی نہ ہلی اس نے دوبارہ آواز دی مگر بے سود۔

اس نے کندھے سے پکڑ پر لڑکی کا چہرہ اپنی جانب موڑا جونہی اس کی نظر اس لڑکی پر پڑی وہ دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔بلاشبہ بہت خوبصورت تھی چہرے پر بلا کی معصومیت تھی وہ محویت سے اسے تکنے لگا ایک پل وہ یہ بھی بھول گیا کہ وہ اس وقت سنسان سڑک پر کھڑا ہے اور بارش بھی ہو رہی ہے۔

اگلے ہی پل وہ ہوش میں آیا اور لڑکی کو پھر آواز دی لیکن وہ نہ ہلی وہ مزید وقت ضائع کئے بغیر اسے بازووں میں اٹھا کر گاڑی کے پاس آیا اور پچھلا دروازہ کھول کر اسے پچھلی سیٹ پر احتیاط سے لیٹا دیا۔خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے گاڑی سٹارٹ کردی ۔

- - - - - - - - - - - - - - - - -

وہ جب سے گھر آیا تھا تب سے نوال کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ کہیں نہیں تھی تو اس نے میرب سے پوچھا تو میرب نے ساری بات بتا دی وہ سن کر ششدر رہ گیا اور تن فن کرتا ماں کے کمرے میں پہنچا۔

exponovels

"آپ نے نوال کو گھر سے کیوں نکالا۔ " وہ گرج کر بولا۔ ایک پل کو تو عظمی بیگم حیران رہ گیئں پر اگلے ہی پل وہ بھی غصے سے بولیں "چوری کی تھی محترمہ نے تب ہی نکالا تھا "

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی اسے نکالنے کی وہ کہاں گئی ہو گی" وہ غصے سے بولا۔

"میری بلا سے جہنم میں جائے" وہ تڑخ کر بولیں

"میں کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گا" وہ غصے سے کہتا نکل گیا اس برستی بارش وہ میں وہ کہاں گئی ہو گی۔ وہ کچھ دیر اسے ڈھونڈتا رہا اور تھک کر واپس آ گیا تھا۔

جب حیدر کو معلوم ہوا وہ بھی حیران ہوا اور ساری رات اس بارش میں اسے ڈھونڈتا رہا اس بات سے انجان کہ وہ اب مضبوط سائبان میں آ گئی ہے۔

- - - - - - - - - - - - - - - -

وہ دو کمروں پر مشتمل ایک چھوٹا سا خوبصورت اپارٹمنٹ تھا وہ پریشان سے نوال کو اٹھائے یہاں پہنچا تھا اور اسے بیڈ پر لٹا کر روم ہیٹر آن کر دیا اور اس پر کمبل اوڑھا دیا۔ کیونکہ وہ اس وقت ٹھنڈ سے برف ہو رہی تھی شاید وہ کافی دیر بارش میں بھیگتی رہی تھی اب بارش رک چکی تھی اس نے ٹائم دیکھا رات کے بارہ بجے تھے کچھ سوچ کر اس نے فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کیا۔کافی دیر بیل جاتی رہی مگر فون نہیں اٹھایا گیا اس نے دوبارہ فون ملایا اور اب کی بار تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو سکینہ آنٹی آپ اس وقت میرے گھر آ سکتی ہیں۔"اس نے اپنی ملازمہ سے کہا

"جی خیریت ہے آپ جلدی سے آ جائیں "کہہ کر اس نے کال کاٹی اور نوال کو دیکھنے لگا آگے بڑھ کر اس نے ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھا جو سرد تھا اور ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے اس نے اس کے ہاتھ پاوں سہلا کر کچھ گرمائش دی وہ اس انجان لڑکی کے لیے ناجانے کیوں اتنا پریشان ہو رہا تھا ۔

exponovels

ارحم نے ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا وہ بدک کر دو قدم پیچھے ہٹی تھی" مجھے ہاتھ مت لگانا میں کسی کی امانت ہوں" وہ نیند میں روتے ہوئے التجا کر رہی تھی "ابو آپ کہاں ہیں ؟" شاید وہ نیند میں ڈر گئی تھی

وہ ساری رات اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ کر جاگارہا تھا اور اب اچانک اس کے نیند میں بولنے پر پریشانی سے اس کی جانب بڑھا اور مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"کوئی آپکو ہاتھ نہیں لگائے گا میں ہوں آپکے ساتھ" وہ گھمبیر لہجے میں بولا وہ اب نیند میں رو رہی تھی اور پھر سو گئی ۔اس کا ہاتھ تھامتے اسے معلوم ہوا اسے بخار ہے وہ اٹھ کر باہر آگیا۔

"سکینہ آنٹی وہ اٹھنے والی ہے ذرا چل کر اسے دیکھیں" وہ ملازمہ سے بولا

"جی بیٹا "وہ کچن سے باہر نکل آئیں۔ وہ واشروم میں فریش ہونے چلا گیا۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو نرم بستر پر پایا اور حیرانگی سے سامنے دیکھنے لگی وہ کوئی خوبصورت سا کمرہ تھا وہ اٹھ کر بیٹھنے لگی تو ہمت نہ ہوئی اور بمشکل اٹھی اور تکیے سے ٹیک لگا لی تب ھی ایک تقریبا چالیس پچاس کے لگ بھگ خاتون اندر داخل ہوئیں ۔

"اٹھ گئی بیٹا اب کیسی طبیعت ہے ؟"وہ شفقت سے پوچھنے لگی

"میں یہاں کیسے آئی؟"وہ الٹا سوال کرنے لگی ۔

"آپ کو یہاں میں لایا ہوں" تب ہی دروازے سے ایک دراز قد ہینڈسم شخص اندر داخل اور اسے دیکھ کر بولا وہ حیران ہوئی "آپ رات کو میری گاڑی کے سامنے بے ہوش ہوگئی تھی تو میں آپ کو

اپنے گھر لے آیا اب کیسی طبیعت ہے آپ کی ؟"وہ بیڈ کے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھے نرمی سے پوچھنے لگا۔

"

" ٹھیک" یک لفظی جواب آیا

"آنٹی میں ذرا مارکیٹ سے کچھ سامان لینے جا رہا ہوں آپ ان کا خیال رکھیں "یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

وہ کمبل اتار پر نیچے اتری بمشکل ہی قدم زمین پر پڑے سامنے نظر آتے آئینے میں خود کو دیکھ کر حیران رہ گئی وہ اس وقت مردانہ شلوار کرتے میں ملبوس تھی ۔

"یہ کس کے کپڑے ہیں اور میرے کپڑے کہاں گئے ؟" وہ حیرت سے بھرپور پوچھنے لگی ۔

"بیٹا رات کو آپ کے کپڑے کافی بھیگ گئے تھے تو میں نے آپ کے کپڑے بدل دیے ورنہ آپ سخت بیمار ہوجاتی۔" وہ نرمی سے بولیں۔

"ہمم" وہ زیادہ بول نہ پائی اور واشروم کی تلاش میں نظر ارد گرد دوڑائی۔

"واشروم؟ " بس اتنا ہی پوچھا

"اس طرف "کمرے کے ایک سائیڈ پر اشارہ کرکے بتایا گیا۔

"مجھے میرے کپڑے چاہیے"وہ سنجیدگی سے بولی

"بیٹا وہ واشروم میں لٹکائے ہیں میں نے دھو کر ڈرائے کر دیے تھے" وہ محض سر کھلا کر اندر چلی گئی اور تھوڑی دیر میں چینج کر باہر نکل آئی اس نے کمرے سے باہر قدم رکھا چھوٹا سا لاؤنج تھا ایک طرف دوسرا کمرہ تھا اور ایک کچن ۔یہ چھوٹا سا اپارٹمنٹ کافی خوبصورت تھا پر وہ یوں کسی کے گھر

exponovels

نہیں رہ سکتی تھی اب تو اسے کسی مرد پر بھروسا نہیں تھا وہ جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب عورت اس کے پاس آئی۔

"بیٹا آپ اٹھ کر کیوں آگئی ابھی ریسٹ کرو "وہ نرمی سے بولیں۔

"نہیں آنٹی میں یہاں نہیں رک سکتی آپ کا شکریہ میں اب جا رہی ہو "یہ کہتے ہیں وہ جانے لگی

"نہیں بیٹا ابھی آپ ٹھیک نہیں رک جاؤ "وہ فکر سے بولیں۔

"اس کی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہوں " یہ کہتے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئی وہ ایک بڑا سا فلیٹ تھا وہ سیڑھیاں اترنے لگی اور باہر آگئی وہ علاقہ زیادہ گنجان آباد نہیں تھا اس عمارت کے اردگرد اکا دکا مکان تھے اور زیادہ خالی پلاٹ تھے۔وہ چلتی گئی ور آگے جاکر موڑ مڑگئی وہ ایک گلی تھی جس کے اردگرد کچھ گھر تھے اور کچھ عمارتیں زیر تعمیر تھی وہ بنا کچھ سوچے سمجھے چلتی جا رہی تھی شاعد وہ خود کو سزا دے رہی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ مارکیٹ سے کھانے کا کافی سامان لے آیا تھا گھر آکر اسے شاپر کچن کی سلیب پر رکھے اور سکینہ کو کھانا بنانے کا کہا۔

"پہلے ناشتہ بنا لیں پھر اس لڑکی کے لئے سوپ بنا دیجئے گا" وہ سکینہ سے کہنے لگا ۔

"لیکن بیٹا وہ تو چلی گئی "الفاظ تھے کہ کیا وہ حیران رہ گیا۔

"کہاں گئی ؟" وہ عجلت سے بولا

"کہہ رہی تھی میں اب ٹھیک ہو جا رہی ہو اور چلی گئی "وہاب شاپرز کھولنے لگی اور وہ پریشانی سے باہر کی جانب لپکا۔

- - - - - - - - - - - - - - - -

وہ چلتے چلتے کافی آگے آ گئی تھی اب اسے بھوک کا احساس بھی ہونے لگا تھا پر اب اس کے سر پر نہ چھت تھی اور نہ ہی کچھ پیسے کہ وہ کچھ کھا لیتی ۔ وہ بے بس سی چلتی جا رہی تھی جب ایک بائیک اسکے پاس آ کر رکی وہ کوئی آوارہ ٹائپ لڑکا تھا شرٹ کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے اور آنکھوں کی سرخی۔ نوال کو کراہیت سی ہوئی۔

"کہاں جانا ہے پیاری لڑکی آؤ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں " وہ بائیک اسکے قریب لے آیا۔

"مجھے نہیں جانا " وہ کہتے ہی چل پڑی لیکن وہ باز نہ آیا اور پھر اس کے آگے بائیک لے آیا۔

"ارے گھبرا کیوں رہی ہو سویٹ ہارٹ میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا" وہ بائیک اس کے آگے روکے کھڑا تھا نوال ڈر گئی اور بے اختیار ہی اپنا دوپٹہ مزید سر پر سرکایا۔

"مجھے نہیں جانا کہاناں" اب وہ غصے سے بولی ۔

"میں تو لے کر جاؤں گا "وہ ہنستے ہوئے بولا اور ہاتھ اس کی جانب بڑھایا اس سے پہلے وہ لڑکا نوال کا ہاتھ پکڑتا کسی نے زور دار مکا اسکے منہ پر مارا وہ بدک کر پیچھے ہٹا۔اپنے سامنے ایک مضبوط آدمی کو دیکھ کر وہ فوراً بائیک اسٹارٹ کرتا کھسک گیا۔ نوال نے دیکھا تو وہی شخص تھا جس کا وہ ابھی گھر چھوڑ کر آئی تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں باہر کیوں نکلیں؟ "وہ اب اس کی جانب متوجہ ہوا ۔

"میں آپ کے گھر نہیں رہ سکتی مجھے جانا ہے ۔"وہ آنسو پیتے ہوئے بولی ۔

"چلیں ٹھیک ہے میں آپ کو ڈراپ کردوں گا آپ کے گھر پہلے آپ میرے ساتھ چلیں کچھ کھا کر میڈیسن لیں" گھر کا نام سن کر ہی وہ رونے لگی ۔

exponovels

"ارے کیا ہوا آپ کو ؟"میں پریشان ہو گیا ۔

"میرا کوئی گھر نہیں"وہ روتے ہوئے بولی۔

"آپ میرے ساتھ چلیں "وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لے جانے لگا وہ حیران ہوئی اور فوراً اپنا ہاتھ کھینچا اس نے بھی فوراً ہاتھ چھوڑ دیا۔ سوری کہہ کر اس نے فرنٹ سیٹ دروازہ کھولا وہ تھوڑی ہیچکچاتے ہوئے بیٹھ گئی پھر وہ گھوم کر اپنی سیٹ پر آیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔وہ پریشانی سے اپنی انگلیاں مروڑنے لگی وہ اسکی یہ حرکت نوٹ کر رہا تھا۔

"کیا نام ہے آپ کا ؟" اس نے بات شروع کی ۔

"میرا نام نوال ہے"وہ دھیما سا بولی۔

"نائیس نیم" وہ مسکرا دیا

"اور آپ کا کیا نام ہے؟"نوال نے اس سے پوچھا۔

"آر کے " (R.K)وہ بے ساختہ بولا نوال کو اس کا نام عجیب سا لگا اس نے محض سر ہلایا۔

یہاں سے آر کے کا اپارٹمنٹ زیادہ دور نہیں تھا وہ 5 منٹ میں پہنچ گئے موسم پھر ابر آلود ہو رہا تھا آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے وہ لوگ اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے ہی تھے کہ باہر تڑاتڑ بارش شروع ہوگئی ۔

"شکر ہے بارش ھونے سے پہلے ہی آگئے "آر کے نے کہا۔

"آپ اندر جا کر آرام کر لیں" اس نے نوال سے کہا وہ اندر کمرے میں آگئی تھوڑی دیر میں ملازمہ ناشتے کی ٹری لیے اندر آگئی اس نے تھوڑا بہت ناشتہ کیا اور دوا کھا کر لیٹ گئی تبھی دروازے میں ناک کرتا وہ اندر چلا آیا نوال فوراً ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

exponovels

"نوال اب کیسی طبیعت ہے آپ کی ؟"اس نرمی سے پوچھا

"ٹھیک ہوں" نوال نے نقاہت سے کہا۔

"آنٹی انہیں دوائی دے دی تھی؟ " وہ سکینہ خاتون سے مخاطب ہوا ۔

"جس رومی بیٹا دے دی تھی اب میں گھر جا رہی ہوں میرے بیٹے کی بھی طبیعت خراب ہے"انہوں نے پریشانی سے کہا ۔

"ٹھیک ہے آنٹی آپ جائیں " آر کے (رومی) نے انہیں کہا ۔

" کھانا میں نے بنا دیا ہے آپ کھا لینا یہ کہہ کر وہ جانے لگی نوال ان کے جانے سے تھوڑا گھبرا گئی اور بے آرام سے ہوگئی۔ وہ دروازہ بند کر کے اندر آیا تو اس کی شکل دیکھ کر سمجھ گیا کہ وہ گھبرا رہی ہے۔

"آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں میں برا انسان نہیں ہوں آپ چاہے تو روم کا دروازہ اندر سے لاک کرلیں میں باہر صوفے پر بیٹھا ہوں کچھ چاہیے تو مجھے آواز دے دینا "اس نے نوال کی مشکل آسان کردی جیسے ہی وہ باہر نکلا نوال نے دروازہ اچھی طرح لاک کرلیا۔ اور آرام سے آگے بیڈ پر لیٹ گئی اب وہ کبھی بھی کسی پر بھروسہ نہیں کرسکتی تھی۔

- - - - - - - - - - - - - -

زور زور سے دروازہ کھٹکنے کی آواز سے وہ ایک دم بڈر کر اٹھ گئی لیکن دروازہ کہیں دور بج رہا تھا اس کے کمرے کا نہیں ۔ اس نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر لاؤ نج میں آئی لاؤنج میں کوئی نہیں تھا وہ حیران رہ گئی مین دروازہ کھٹک رہا تھا۔ وہ مرے مرے قدم اٹھاتی دروازے تک آئی ۔

"کون ہے ؟"مری مری سی آواز نکلی جو کہ یقینا باہر نہیں گئ ہو گی پھر اس نے دھیرے سے دروازہ کھول دیا بلیو جینز اور بلیک شرٹ میں ملبوس ایک لڑکا دروازے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"السلام علیکم " کہتے ہی وہ سیدھا اندر آ گیا اور نوال پھر سے ڈر گئ۔

"کون ہیں آپ اور اندر کیوں آگئے ہیں؟"اب کے وہ تھوڑی ہمت کر کے وہ بولی۔

"میں کون ہوں آپ کو نہیں پتہ میں آر کے کا بیسٹ فرینڈ ہوں شاید آپ مجھے نہیں جانتی" کہتے ہی وہ مزے سے صوفے پر بیٹھ گیا اور میز پر پڑی ٹوکری میں سے ایک اٹھا کر کھانے لگا نوال حد درجہ حیران ہوئی۔

"ویسے آپ کون ہے پہلے کبھی نہیں دیکھا آپ کو ؟"اس نے نوال سے پوچھا وہ سمجھ نہ پائی کہ کیا کہے تبھی وہ بے ساختہ بول پڑا۔"کہیں آپ رومی کی بیوی تو نہیں کہیں اس نے چھپ کر شادی تو نہیں کرلی" وہ خود ہی بول کر خود بھی حیران ہوا اور نوال تو ہکا بکا رہ گئ۔

"یہ آپ کیا کہہ ۔۔۔۔۔۔۔"نوال کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب دوسرے کمرے سے رومی کو نکلتے دیکھ کر وہ بھاگ کر اس کے پاس گیا

"تم نے شادی کرلی بتایا تک نہیں وہ غصے سے بولا ۔

"کیا بکواس کر رہے ہو ؟"وہ بھی غصے سے بولا۔

"پھر یہ کون ہے ؟"اب وہ نوال کو دیکھتے ہوئے بولا ۔

"یہ لڑکی ہے" رومی آرام سے بولا ۔

"وہ تو مجھے بے دکھ رہا ہے پر تمہاری کیا لگتی ہے ؟"وہ پھر نوال کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔

exponovels

"یہ نوال ہے میری کزن "وہ آرام سے جھوٹ بول گیا اب نوال سے مزید یہاں رکا نہ گیا اور فوراً کمرے میں آگئی اور زور سے دروازہ ٹھاہ کی آواز میں بند کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے غصہ آرہاہے۔

آرکے نے بے ساختہ دروازے کی جانب دیکھا جس کے پیچھے وہ نازک سی گڑیا چھپ گئی تھی وہ دروازے کی جانب دیکھی جا رہا تھا جب عماد نے اسے کندھے سے ہلایا۔ "کیا ہوا بھائی تمہارے گھر آیا ہوں کوئی خاطر داری نہیں "وہ مصنوعی خفگی سے بولا۔

تبھی رومی فریج سے کولڈرنگ کے دو کین نکال لایا ایک اس کی جانب اچھال دیا جیسے عماد نے کیچ کر لیا اور دوسرا خود لے لیا۔

"اب بتاؤ کیا معاملہ ہے کون ہے یہ لڑکی؟"عماد تجسس سے بولا۔

"بتایا تو ہے" وہ لاپروائی سے بولا۔

"میری شکل پر پاگل لکھا ہے؟ "ہے وہ بیزاری سے بولا۔

"ہاں" وہ بھی اسی کے انداز میں بولا۔

"یار اب بتاؤ ناں تمہیں پتا ہے ناں مجھ سے تجسس برداشت نہیں ہوتا"وہ اب منت سے بولا"کیا تم نے اس سے شادی کی ہے ؟"وہ شرارت سے بولا جب کہ وہ جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا ۔

"کیا کب سے شادی شادی لگا رکھا ہے وہ کیا سوچتی ہوگی ؟"آرکے اب سنجیدگی سے بولا ۔

"تو پھر سیدھی طرح بتاؤ نہ وہ کیوٹ سی لڑکی کون ہے ؟"وہ اس کے عکس سے بولا رومی نے اسے غصے سے گھورا

exponovels

بکواس نہیں کرو وہ مجھے رات کو سڑک پر بیہوش ملی تھی پھر اس نے عماد کو ساری بات بتا دی وہ سن کر حیران ہوا۔

"یہ کیا بات ہوئی اس کا کوئی گھر نہیں ؟"وہ حیران ہوا

"وہ سچ کہہ رہی ہیں واقعی وہ تنہا ہے یا پھر وہ کہیں جانا نہیں چاہتی جب انسان کو ٹھوکریں لگے تو وہ یوں ہی مایوس ہو جاتا ہے " وہ کچھ پرانی باتیں سوچ کر بولا۔

"اوہ ہیلو بند کرو اپنا فلسفہ وہ کوئی چور بھی تو ہو سکتی ہے" عماد کسی سراغ رساں کے انداز میں بولا۔رومی نے اسے غصے سے دیکھا۔

"کیا تمھیں وہ معصوم سی لڑکی چور لگتی ہے؟ "وہ ہرٹ ہو کر بولا۔

"نہیں لگتی تو نہیں ہے میں نے بس ویسے ہی ایک بات کی تھی ہاں ویسے معصوم تو کافی لگ رہی ہے تب ہی تم اسکی تعریف کررہے ہو "وہ ذو معنی انداز میں بولا

"فضول باتیں نہ کرو "وہ اسے جھڑک کر بولا ۔

ان دونوں کی ساری گفتگو نوال کو اندر باآسانی سنائی دے رہی تھی اسے عماد زہر لگ رہا تھا کیا وہ اسے شکل سے چور لگ رہی تھی ہو خود تو جیل سے بھاگا ہوا کرمنل لگ رہا ہے۔ وہ حد درجہ تپی ہوئی تھی۔ کافی دیر باتوں کی آوازیں آتی رہیں وہ بیزار سی اپنا دھیان کہیں بٹانے میں لگی ہوئی پھر کافی دیر بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی بےاختیاری اس نے سکون کا سانس لیا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔ ابھی اس کی آنکھ لگی ہی تھی کہ کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اس نے اٹھ کر جوتی پہنی دوپٹہ درست کیا اور دروازہ کھول دیا ۔

"سوری آپ ڈسٹرب تو نہیں ہوئی ؟"کتنا نرم اور گھمبیر انداز تھا ۔

For more visit (exponovels.com)

نہیں وہ مختصر سا بولی

"آ کر کھانا کھا لیں میں نے ٹیبل پر رکھا ہے" یہ کہتے ہیں وہ پلٹ گیا اور وہ باہر نکل آئی ٹیبل پر سلیقے سے کھانا لگا تھا وہ صوفے پر بیٹھ گئی اسے یوں کسی اجنبی کے گھر رہتے ہوئے بہت ہی عجیب لگ رہا تھا لیکن نہ جانے کیوں اس شخص سے اسے ڈر نہ لگا ایک عجیب سے تحفظ کا احساس ہوا مگر اب وہ کسی پر بھروسہ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ کچن سے پانی کا جگ اور گلاس اٹھا لایا اور ٹیبل پر رکھ کر اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

شروع کریں یہ کہہ کر اس نے پلیٹ نوال کی جانب بڑھائی اس نے تھوڑے سے رائس اپنی پلیٹ میں لئے اور کھانے لگی پھر رومی نے اپنے لئے ڈالا کھانا کھا کر وہ برتن سمیٹنے لگی جب آر کے نے اسے روک دیا۔

"رہنے دو میں کر لوں گا "

کوئی بات نہیں میں رکھ آتی ہوں یہ کہہ کر وہ برتن کچن میں رکھ آئی اور ساتھ ہی دھو کر ریک میں بھی لگا دیے وہ کچن میں آیا تو حیران ہوا۔

"آپ رہنے دیتی ہو جاتا کام "

"کوئی بات نہیں میری امی کہتی تھیں کھانے کے بعد برتن دھو کر رکھنا اچھی بات ہے " اور وہ اس کی بات پر مسکرا دیا

"کافی پیو گی؟ "اس نے نوال سے پوچھا خود ہی اس کا سر اثبات میں ہل گیاوہ آگے آیا اور پتیلی اٹھا کر چولہے پر رکھ دی۔

"آپ رہنے دیں میں بنا لونگی"نوال کو اچھا نہ لگا۔

exponovels

"نہیں رہنے دو مجھے اچھا نہیں لگے گا "

"کوئی بات نہیں میں بناتی ہوں مجھے فارغ رہنا پسند نہیں"اس نے کہا۔"بلکہ آپ مجھے کافی کا سامان بتادیں کہاں پڑا ہے" وہ بے اختیار ہی مسکرا دیا اور سامان بتا کر وہ باہر آکر بیٹھ گیا اسے یہ لڑکی بہت ہی اچھی لگی تھی معصوم اور خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ وہ سگھڑ اور سمجھدار بھی تھی اچھی تو وہ اسے پہلی نظر میں ہی لگی تھی اپنی پہلی محبت سے دھوکا کھا کر اس نے جو دل کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا تھا اب وہ لڑکی اس کے قفل کو توڑ کر اس کے دل پر براجمان ہوتی جا رہی تھی چاہ کر بھی خود کو روک نہ پایا۔

"آپ کی کافی" وہ ٹرے میں مگ رکھے اس کے سامنے لائی۔ آر کے نے اپنا مگ تھام لیا جبکہ نوال اپنا مگ لیے اندر کمرے میں آگئی وہ زیادہ کسی سے بات چیت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

- - - - - - - - - - - - - -

رات ہوتے ہی نوال نے دروازہ لاک کر لیا اور بستر پر آکر لیٹ گئی شاید تھکاوٹ تھی یا کمزوری میں جلدی سو گئی۔

آر کے دوسرے کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گیا وہ مسلسل نوال کے بارے میں سوچ جا رہا تھا جانے کیوں وہ لڑکی اس کے تمام حواسوں پر چھاتی جاری بھی اسے سوچتے ہی وہ مسکرا دیا کیا محبت دوبارہ بھی ہوسکتی ہے وہ خود سے سوال کرنے کا مگر کوئی جواب نہ بن پایا۔ آج اس کی آفس میں کی میٹنگ تھی مگر وہ نوال کو گھر اکیلا چھوڑ کر نہیں گیا اور تمام میٹنگ سٹینسل کردیں ورنہ وہ تو اپنے کام کے علاوہ کچھ نہیں کرتا تھا وہ نوال کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتا تھا نوال کے بارے میں سوچ سوچ کے ناجانے کب اسکی آنکھ لگی اسے معلوم نہ ہوا۔

exponovels

دروازے پر کب سے ہلکی ہلکی دستک ہو رہی تھی نوال کی آنکھ کھل گئی تو دوپٹہ درست کیااور دروازہ کھولا۔

"سوری الماری سے اپنے کپڑے نکالنے ہیں"وہ اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا مگر مجبوری تھی۔

"سوری میری وجہ سے آپ کو پروبلم ہورہی ہے "وہ ایک طرف ہوگئی۔

"نہیں کوئی پرابلم نہیں ہے" وہ مسکرا کر بولا اور الماری کی جانب بڑھ گیا نوال باہر آکر صوفے پر بیٹھ گئ اسے بے حد شرمندگی ہوئی وہ کل سے اسکے کمرے میں رہ رہی تھی اسے اپنے مستقل ٹھکانے کے بارے میں سوچنا تھا وہ مزید یہاں نہیں رہ سکتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد آر کے تھری پیس میں ملبوس تیار ہو کر باہر آیا تھا اور کافی ہینڈسم لگ رہا تھا شاید وہ کہیں جا رہا تھا۔

میں آفس جا رہا ہوں اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر وہ بتانے لگا۔

"ہممم" وہ محض اتنا ہی بولی

آپ دروازہ اندر سے لاک کرلینا تھوڑی دیر میں سکینہ آنٹی بھی آجائے گی اور میں شام تک آجاؤں گا وہ اسے تفصیل بتاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا وہ اسکے پیچھے آئی۔

"اللہ حافظ " وہاں سے نظروں کے حصار میں لیتا ہوا بولا۔

اللہ حافظ۔ اس کے جاتے ہی نوال نے دروازہ لاکڈ کر لیا اسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کرے۔ وہ صوفے پر آ کر بیٹھ گئی اور آگے کا سوچنے لگی وہ فاطمہ سے رابطہ کریں گے اور اس کے گھر چلی جائے گی اور تو کوئی ذہن میں نہ آیا کافی دیر سوچنے کے بعد وہ دوسرے کمرے کی طرف آئی وہ ایک چھوٹا سا بیڈروم

exponovels

تھا ایک طرف شیلف میں کئی کتابیں پڑی تھیں وہ بے اختیار مسکرائی کیونکہ اسے کتابیں بہت پسند تھیں زیادہ وہاں ہسٹری کی کتابیں تھیں۔

ویسے نوال کو ناول زیادہ پسند تھے مگر ہسٹری بھی پڑھ لیتی تھی لائف آف صلاح الدین اس نے ٹائٹل پڑھا اور وہ کتاب نکالی۔ کتاب لیے وہ باہر آئی اور کوئی مناسب جگہ ڈھونڈنے لگی۔لاونج کے بائیں طرف اسے دروازہ نظر آیا اس نے آگے آ کر دروازہ کھولا تو حیران رہ گئی وہ خوبصورت سی بالکونی تھی جو پھولوں اور گملوں سے سجائی گئی تھی وہاں دو کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھی وہاں آکر بیٹھ گئی اور مطالعہ کرنے لگی آج وہ کافی سکون محسوس کر رہی تھی۔وہ کافی دیر وہاں بیٹھی مطالعہ کرتی رہی کتاب انٹرسٹنگ تھی وہ آدھی پڑھ چکی تھی تب دروازہ کھٹکنے کی آواز پر چونکی کتاب وہیں رکھ کر وہ دروازے تک آئی۔

کون ہے ؟

میں سکینہ ہوں بیٹی۔ ان کی آواز سن کر نوال نے دروازہ کھول دیا۔

کیسی ہو بیٹا طبیعت ٹھیک ہے اب ؟

جی آنٹی اب ٹھیک ہو ں۔ سکینہ خاتون اندر آگئی نوال نے دروازہ بند کر دیا اور صوفے پر آکر بیٹھ گئی وہ گھر کی صفائی کرنے لگ گئی اور نوال و ہی بیٹھی دیکھتی رہی۔ کام کرکے وہ چائے کے دو کپ بنا لائیں ایک نوال کو دے دیا اور دوسرا خود پینے لگیں۔

بیٹا آپ کہاں سے آئی ہو ماں باپ کہاں ہیں آپ کے؟ وہ نرمی سے اس سے پوچھنے لگی ۔

میں یہی راولپنڈی کی ہوں۔ نوال نے مختصر بتایا

"لیکن بیٹا یہ تو لاہور ہے " وہ سن کر حیران رہ گئی تو کیا آر کے اسے لاہور لے آیا تھا۔

exponovels

جی بیٹا اس دن رومی صاحب کی اسلام آباد میں میٹنگ تھی وہ جب واپس آ رہے تھے تو آپ انہیں راستے میں ملیں ۔ وہ تفصیل سے بتانے لگی جبکہ اب وہ زیادہ حیران نہ ہوئی اور چائے کے گھونٹ پینے لگی ۔

آپ کے گھر میں کون کون ہے؟ وہ اس اشتیاق سے پوچھنے لگی ۔

کوئی نہیں ہے میرے والدین وفات پا چکے ہیں ۔

اووووہ۔ انہوں نے تاسف سے سر جھٹکا۔

تو بیٹا اب آپ کہاں جاؤں گی؟ انہیں اس معصوم اور کم عمر لڑکی سے ہمدردی ہوئی تھی۔

میری ایک دوست ہے اس کے گھر نہیں تو کسی دارلامان میں رہ لوں گی۔

لیکن بیٹا وہ تمہارے لیے محفوظ جگہ نہیں ہے کسی رشتہ دار کے گھر رہ لوں چاچو ماموں کوئی تو ہو گا۔

میرا کوئی نہیں ہے آنٹی میں اکیلی ہوں۔ کتنے آنسو اندر اتارے تھے یہ بات کہتے ہوئے پھر وہ اس کا دل بہلانے کے لیے ادھر ادھر کی چند ایک باتیں کرتی رہیں۔

"ویسے بیٹا جتنے دن چاہو یہاں رہ لو رومی صاحب بہت اچھے انسان ہیں مجھے بھی کبھی ملازمہ نہیں سمجھا میری بھی عزت کرتے ہیں وہ " وہ پیار سے بولیں۔

جی وہ بس اتنا ہی بولی وہ زیادہ دن یہاں نہیں رہ سکتی تھی۔

شام ہو گئی سکینہ خاتون کچھ دیر پہلے ہی چلی گئی تھی اب وہ اکیلی تھی اور لاونج میں صوفے پر بیٹھ گئی اسکے پاس تو اپنا موبائل بھی نہ تھا وہ گھر رہ گیاتھا اس میں فاطمہ کا نمبر تھا اور وہ کیسے اس سے رابطہ کرے تبھی دروازے پر دستک ہوئی ۔

exponovels

کون ہے ؟

میں ہوں۔ رومی کی آواز آئی اس نے فورا دروازہ کھول دیا۔

السلام علیکم! وہ مسکراتا ہوا اندر آیا۔

وعلیکم السلام! اس نے جواب دیا اور دروازہ بند کر دیا۔

کیسی ہو ؟اس نے طبیعت کا پوچھا۔

ٹھیک ہوں۔ وہ سر جھکائے بولی۔

وہ اپنا بریفکیس اٹھائے اندر کمرے میں چلا گیا اور کافی دیر بعد باہر آیا اب وہ بلیو شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں ملبوس تھا۔

کیسا رہا دن؟ وہ پوچھنے لگا

اچھا! وہ کنفیوز سی بولی میں نے آپ سے کچھ بات کرنی تھی وہ نظریں جھکائے بولی تھی اور آرکے کو اس کا انداز بہت پیارا لگا تھا۔

ہاں کہیں ناں ۔وہ فوراً بولا۔

"آپ مجھے میری فرینڈ کے گھر ڈراپ کرسکتے ہیں میں مزید یہاں نہیں رہ سکتی" اس کی بات سنتے ہی وہ ایکدم اداس ہو گیا ۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ کب ؟" وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا ۔

ابھی

اس وقت اب تو رات ہوگئی ہے وہ کہاں رہتی ہے ؟

راولپنڈی۔ اس نے بتایا

exponovels

"ٹھیک ہے میں کل آپ کو چھوڑ آؤں گا ابھی تو رات ہو گئی ہے" حالانکہ وہ دل سے نہیں چاہتا تھا کہ وہ جائے پر وہ اسے روک بھی نہیں سکتا تھا۔

وہ آتے ہوئے کھانا باہر سے آیا تھا اور اس کے اٹھانے سے پہلے ہی نوال کیچن میں لے گئی تھی اور پلیٹس میں ڈال لائی وہ اس کے انداز پر خوش ہوا تھا۔ کاش وہ ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھ پاتا دل نے بھی کتنی عجیب سی خواہش ظاہر کی تھی کھانا ختم کرتیے ہی نوال نے برتن سمیٹے اور دھو کر رکھ دیے اس کے بعد ہی وہ کمرے میں آئی ،دروازہ لاک کر لیا اور آنکھیں موندیں لیٹ گئی۔

exponovels

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو احساس ہوا وہ کافی دیر سوئی ہے گھڑی پر دیکھا جو کہ دس بجا رہی تھی وہ بیڈ سے اٹھی بال سمیٹے اور فریش ہونے چلی گئی اب وہ کپڑے چینج کرنا چاہ رہی تھی اس کے پاس تو کچھ بھی نہ تھا وہ باہر آکر صوفے پر بیٹھ گئی اور ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کر لیا۔وہ غائب دماغی سے چینل سرچ کرنے لگی تبھی باہر کا دروازہ کھلا اور آر کے اندر آیا اور اسے سلام کیا نوال نے سر ہلا کر جواب دیا۔

"میں آج جلدی آفس چلا گیا تھا کچھ ضروری کام تھا اس لئے چھٹی نہیں کر سکتا تھا"وہ تفصیل بتانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد میں ناشتے کی ٹرے اٹھائے لاؤنج میں آیا۔

ناشتہ کر لیں میں نے صبح کر لیا تھا ۔

نوال نے بس ایک بریڈ کا پیس لیا اور چائے پینے لگی۔

"آپ ناشتہ کر لیں پھر آپ کی دوست کی طرف چلیں گے" دل پر پتھر رکھ کر اس نے کہا تھا۔

ٹھیک ہے ناشتہ کر کے وہ برتن لئے کچن میں آگئی ناجانے کیوں اسے اجنبی گھر اپنا اپنا سا لگا تھا تھوڑی دیر میں وہ راولپنڈی کیلیے نکل پڑے تھے۔

آپ کے والدین نہیں ہیں؟ رومی نے بات کا آغاز کیا۔

نہیں میں اکیلی ہو کوئی رشتہ دار نہیں ہے وہ افسردہ سی بولی ۔

اووہ! وہ دکھی ہوا کاش وہ اسے کہہ پاتا کہ وہ ہے ناں پر وہ کہہ نہ پایا۔

نوال نے اسے فاطمہ کے گھر کا اڈریس بتایا چار گھنٹے کی طویل مسافت کے بعد وہاں پہنچے مگر دروازے پر لگاتالہ اس کا منہ چڑھا رہا تھا گارڈ سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ مزید ایک ہفتہ لیٹ ہے۔ تب آرکے نے سکون کا سانس لیا مطلب مزید ایک ہفتہ وہ اس کے ساتھ رہے گی ۔

اس نے اپنا نمبر گارڈ کو دے دیا تاکہ فاطمہ اس نمبر پر نوال سے رابطہ کر سکے وہ دونوں واپس آ کر گاڑی میں بیٹھ گئے اور گاڑی سٹارٹ کردی ۔

گاڑی لاہور کی حدود میں داخل ہوگئی جب نوال نے اسے پکارا۔

"مسٹر آرکے" کتنا خوبصورت انداز تھا وہ جی جان سے متوجہ ہوا۔

جی

"کیا آپ مجھے دارالامان میں چھوڑ سکتے ہیں؟" اس کی بات پر آر کے نے حیران ہوکر نوال کو دیکھا

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے میرے ہوتے ہوئے آپ دارالامان میں رہیں گی؟ " وہ ایک دم بولا وہ حیران سی اس کی شکل دیکھنے لگی۔

exponovels

"میرا مطلب ہے کہ دارالامان کا ماحول ٹھیک نہیں ہوتا آپ کا وہاں رہنا مناسب نہیں"وہ فورا سنبھل کر بولا

لیکن میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں ہے وہ بے بسی بولی۔

آپ میرے گھر رہ سکتی ہیں ۔

" نہیں وہاں رہنا ہو مناسب نہیں آپ اکیلے رہتے ہیں" وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی اور وہ اس کی بات کا مفہوم سمجھ گیا۔

"آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں جب تک آپ کی رہائش کا مستقل بندوبست نہیں ہوجاتا آپ میرے گھر رہیں" وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولا وہ جواباً خاموش رہی کیونکہ آگے کچھ نظر نہیں آرہا تھا ۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ گھر پہنچ گئے نوال کو چابی دے کر اس نے اپارٹمنٹ کے باہر اتارا اور خود ضروری کام کا کہہ کر وہ چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے گاڑی ایک بڑے مال کے آگے روکی تھی اندر آکر وہ لیڈیز شاپ کی جانب بڑھ گیا اور ساتھ سات آٹھ سوٹ خرید لیے اس کے علاوہ کچھ اور ضروری اشیاء خریدیں اور باہر آگیا۔شام ہوگئی تھی کھانا باہر سے ہی خرید کر وہ گھر پہنچا۔ دروازہ لاکڈ نہیں تھا جو دھکیلتے ہی کھل گیا وہ اندر داخل ہوا تو وہ صوفے سے ٹیک لگائے سورہی تھی وہ سوتے ہوئے کتنی پیاری لگ رہی تھی وہ کافی دیر اسے دیکھے گیا۔ پھر سمان ٹیبل پر رکھا ہلکی سی آواز سے نوال نے پوری آنکھیں کھول دیں اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"یہ میں آپ کے لئے کچھ ضروری لایا تھا "شاپرزاس کی طرف بڑھاتاوہ اندر چلا گیا۔

exponovels

نوال نے جب شاپرز کھول کر دیکھے تو حیران رہ گئی وہ بہت خوبصورت کافی سارے کپڑے تھے اور کافی مہنگے لگ رہے تھے وہ مزید شرمندہ ہوگئی رومی فریش ہو کر آیا تو اس طرف دیکھا۔

کیا ہوا پسند نہیں آئے ؟

میں یہ نہیں رکھ سکتی!وہ سنجیدہ سے بولی۔

کیوں؟ برا مان گیا۔

مجھے اچھا نہیں لگ رہا میں دوستوں سے کبھی گفٹ بھی نہیں لیتی یہ تو پھر بہت مہنگے ہیں۔

"یہ گفٹ نہیں بلکہ آپ کی زندگی کی ضروریات ہے کافی دنوں سے آپ انہی کپڑوں میں ہے اسی لئے میں یہ لے آیا" وہ آرام سے بولا "ہاں اگر آپ یہ نہیں رکھیں گی تو مجھے برا لگے گا"

"ٹھیک ہے میں پھر آپ کو اس کی قیمت ادا کردوں گی" وہ ابھی تک شرمندہ تھی اور اب تو وہ اس کی بات سن کر سٹپٹا گیا اور سچ میں برا مان گیا۔

"مجھے امید نہیں تھی آپ ایسا کہیں گی"وہ برا مان کر بولا۔

"سوری آپ کو برا لگا پر -----"

"کوئی پر نہیں اگر آپ انکار کریں گی تو میں سچ میں ناراض ہو جاؤں گا" اب وہ قطیعت سے بولا ۔

"اوکے" اب کوئی چارہ نہ تھا اس نے وہ سب رکھ لیا۔ آرکے مسکرادیا۔

وہ صبح اس کے اٹھنے سے پہلے ہی آفس چلا گیا تھا وہ بیڈ سے اٹھی اور ان شاپرز میں سے ایک گرین کلر کا سوٹ نکال کر واشروم میں گھس گئی۔ گرین شرٹ کے ساتھ بلیک ٹراوزر اور دوپٹے میں وہ

exponovels

فریش لگ رہی تھی تھوڑی ہی دیر میں سکینہ خاتون بھی آ گئی اور اس سے اپنے گھر کی باتیں کرنے لگیں۔

دوپہر تک وہ واپس چلی گئی نوال بالکونی میں آ گئی اور کتاب وہیں سے پڑھنے لگی جہاں سے چھوڑی تھی۔

وہ اس وقت آفس میں بیٹھا تھا جب دروازہ ناک ہوا اور عماد فائلز ہاتھ میں لیے اندر کی جانب آیا۔

یہ فائلز دیکھ لو عماد نے فائلز اس کے سامنے رکھیں اور سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

رکھ دو ٹھہر کے دیکھ لیتا ہوں اس بات پر عماد نے چونک کر اسے دیکھا۔

"رومی یہ بات مجھے نہیں یاد پڑتا تم نے کبھی کہی ہو آر کے کبھی کام سے انکار کرے" وہ بہت حیران ہوا۔

"میں انکار نہیں کر رہا کہہ رہا ہوں ٹھہر کے " وہ نارمل لہجے میں بولا۔

" اوئے ہوئے! ہوا کیا ہے کیا وجہ بنی اس کایا پلٹ کی" وہ شرارت سے پوچھنے لگا۔

تم بس مزاق ہی کیا کرو وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

"بات نہ بدلو کہیں پیار تو نہیں ہوگیا" وہ معنی خیزی سے بولا۔ رومی میں نے چونک کر اسے دیکھا تو کیا شکل سے پتہ چل جاتا ہے کہ انسان کو پیار ہو گیا ہے۔

"کہاں کھو گئے باس بتاؤ نہ کسی سے پیار ہوا ہے ہمارے آر کے کو؟" وہ پیار سے بولا جواباً رومی خاموش رہا اور نوال کے بارے میں سوچنے لگا۔

اب تم بتا رہے ہو یا نہیں! عماد ناراض ہوا۔

exponovels

کیا بتاؤں یار ؟وہ بات بدلتے ہوئے بولا ۔

کون ہے وہ خوش نصیب ؟

کیا تمہیں سچ میں لگ رہا ہے کہ مجھے پیار ہوگیا ہے ؟وہ کنفیوز سا بولا ۔

لگ کیا رہا ہے بلکہ مجھے یقین ہے۔ وہ فورا بولا۔ بلکہ مجھے تو شک ہو رہا ہے کہ کہیں تمہیں اس لڑکی سے تو پیار نہیں ہوگیا جو تمہارے گھر میں رہ رہی ہے ۔

اب تو آر کے پوری طرح چونکا اس کے تاثرات دے کر عماد کھل کر مسکرایا۔

تو میرا شک صحیح ہے اس نے فرضی کالر جھاڑے۔

بڑے ہوشیار ہو اب وہ بھی مسکرا کر بولا ۔

واو ڈیٹس گریٹ! ہمارے رومی کو محبت ہو گئی ہے امیزنگ! وہ اپنے دوست کے لئے خوش ہوا کیونکہ وہ آرکے کے ماضی سے اچھی طرح واقف تھا۔ رومی کے چہرے سے مسکراہٹ جاہی نہ رہی تھی وہ اتنے عرصے بعد اتنا خوش لگ رہا تھا۔

"کیا پلان ہے پھر آگے کا؟ تمہارے بقول فیملی تو اسکی ہے نہیں تو ڈائریکٹ اس سے بات کرو اور شادی کر لو " عماد نے مفت مشورہ دیا اور شادی کا سن کر وہ حیران ہوا۔

اتنی جلدی ؟میرا مطلب ہے اگر وہ نہ مانی تو ؟وہ تھوڑا پریشان ہوا ۔

ایسے کیسے نہیں مانے گی نا مانے تو مجھے بتانا۔وہ آنکھ دباتا ہوا بولا اس کی بات پر وہ ہنس دیا۔

آنٹی انکل نے کا واپس آنا ہے وہ رومی کے والدین کے بارے پوچھنے لگا ۔

وہ زوبیہ کے پاس انگلینڈ گئے ہیں کہہ رہے تھے اگلے ماہ تک آئیں گے وہ اپنی بہن کا بتاتے ہوئے بولا ۔

exponovels

زوبیا آپی تو اب کبھی آئی ہی نہیں ہیں؟ عماد نے کہا۔

ہاں وہ مجھ سے ناراض رہتی ہیں وہ کچھ یاد کرکے بولا۔

ہاں تو یار تم نے بھی کونسا اچھا کیا تھا ویسے تمہیں اس لڑکی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا عماد سنجیدگی سے بولا۔

پلیز یار پھر سے وہ ٹاپک نہیں۔ میں وہ سب یاد نہیں کرنا چاہتا۔ وہ تلخی سے بولا۔

اچھا ٹھیک ہے نہیں کرتا بات وہ رومی کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ پہلے بھی کئی بار وہ اس ٹاپک پر بات کر چکے تھے اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا تھا۔

آج وہ جلدی ہی آفس سے نکل آیا گھڑی پر ٹائم دیکھا شام کے چار بج رہے تھے۔

کہاں جارہے ہو شہزادے؟ عمار اس کی گاڑی کے پاس آتا ہوں بولا۔

گھر۔وہ گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا بولا۔

میں بھی آ رہا ہوں تھوڑا بھابھی سے بھی ملوں گا۔ وہ مسکراتا ہوا بولا رومی اس کی بات پر کھل کر مسکرا دیا۔ کتنی پیاری مسکراہٹ تھی جو آج کل اس کے چہرے پر تھی اور وجہ نوال بھی وہ اپنے دوست کیلیے کافی خوش تھا۔

آجاؤ۔ عماد دوسری سائیڈ سے آکر بیٹھ گیا اور گاڑی سٹارٹ کردی۔

دروازے پر پہنچ کر اس نے دستک دی دروازہ نہیں کھلا کافی دیر وہ دستک دیتا رہا تھا مگرجواب ندارد۔

کہیں وہ چلی تو نہیں گئی؟عمادسوچ کر بولا اور اس کی بات سن کر رومی بہت پریشان ہوا اس نے جیب سے اپنا وولٹ نکالا۔شکر ہے اس میں ڈپلیکیٹ چابی تھی اس نے دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر آگئے۔

exponovels

سب سے پہلے آکر اس نے روم میں چیک کیا نوال نہیں تھی دوسرے روم میں کچن میں حتیٰ کہ واش روم میں بھی وہ حد درجہ پریشان ہو گیا تھا ابھی تو اس نے اسے پایا بھی نہ تھا اور پہلے ہی کھو دیا۔ عماد اس کی پریشانی نوٹ کر رہا تھا۔ کچھ سوچ کر وہ بالکونی والی سائیڈ پر آیا دروازہ کھلا ہوا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر وہ حیران ہوا کہ خود ہی مسکرا دیا۔ وہ گملوں کے ساتھ فرش پر چادر بچھائے اوپر لیٹی گہری دین میں سو رہی تھی کتاب اس کے سینے پر الٹی پڑی تھی وہ اتنی گہری نیند میں تھی کہ اسے رومی اور عماد کی آمد کا پتہ بھی نہ چلا۔ عماد اس کے پیچھے آیا نوال کو ایسے بے خبر سوتی دیکھ کر وہ ہنسنے لگا رومی نے بے اختیار اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

وہ اٹھ جائے گی۔وہ آہستہ آواز میں بولا دونوں آپس لاؤنج میں آگئے۔

ہاہاہا۔۔۔۔ وہ تو بالکل بچی ہے کیسے فرش پر ہی سو گئی عماد ہنستا ہوا بولا۔

تو کوئی انوکھی بات کر دی اس نے ؟وہ عماد کو گھورتے ہوئے بولا۔

ویسے یار اسکی عمر کم ہی لگتی ہے تم سے تقریبا سات یا آٹھ سال چھوٹی ہے۔عماد اس کی عمر کا اندازہ لگاتا ہوا کہنے لگا۔

ہممم۔ وہ کچھ سوچ کر بولا وہ میرے ساتھ سوٹ کرے گی ناں؟وہ فکرمند سا کہنے لگا اور اس کی بات پر عماد ہنس پڑا۔

ارے پریشان نہ ہو یار وہ اور تم دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے میں نے اس دن دیکھا تھا یوں جیسے ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہو۔عمار کی بات پر وہ پورے دل سے مسکرایا۔

چلو یار کچھ کھاتے ہیں۔عماد کو بھوک لگی تھی۔

آؤ پھر مل کر کچھ بناتے ہیں رومی مسکرا کر بولا۔

exponovels

نہیں بھائی مجھ سے نہیں ہو گا وہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولا اور ٹی وی اون کر لیا رومی آٹھ کر چینج کرنے چلا گیا اس کے جاتے ہیں عماد کو شرارت سوجھی اس نے جان ٹی وی کا والیوم تیز کر دیا۔

ایک دنم اتنی تیز آواز سن کر وہ ڈر کر اٹھی اور اپنے آس پاس دیکھا شام ہو رہی تھی وہ دوپٹہ سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی کتاب اٹھائے وہ باہر آئی کہ ٹی وی کون دیکھ رہا ہے اس وقت؟ایک پل کو تو وہ ڈر بھی گی پھر لاونج میں داخل ہوتے ہی حیران رہ گئی۔ آرکے کا وہی دوست لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہا تھا اسے دیکھتے ہی مسکرایا اور سلام کیا نوال نے روڈ لی سا جواب دیا۔

کیسی ہیں آپ مس نوال؟ وہ خوشدلی سے پوچھنے لگا۔

ٹھیک ہوں آپ اندر کیسے آئے ؟وہ پریشانی سے پوچھنے لگی

دروازے سے وہ آرام سے بولا

نوال کچھ کہے بنا کمرے میں آ گئی اور دروازہ لاک کر لیا وہ اندر آ کر بیٹھ گئی تب ہی واشروم کا دروازہ کھلا اور رومی باہر نکلا۔وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور دروازے کو دیکھا جو اس نے ابھی لاکڈ کیا تھا۔رومی نے اسے سلام کیا اور اس نے دروازے کو دیکھا نوال نے سلام کا جواب دیا اور فورا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ اس کے یوں باہر نکلنے پر عماد دبی دبی ہنسی ہنس دیا نوال اسے گھورتی جلدی سے دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

کیا ہوا اسے ؟عماد رومی کو دیکھ کر بولا

پتہ نہیں۔وہ عماد کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

یار بھابھی سے کہہ ناں کھانا کھلائیں۔ اسکی بات پر رومی نے اسے گھور کر دیکھا۔

پلیز ناں۔۔ وہ محنت کر کے بولا تب ہی نوال کمرے سے باہر آئی۔

exponovels

بھا۔۔۔ اووہ نوال کیا آپ ہمارے لئے کچھ بنا سکتی ہیں کھانے کو ؟عماد نوال کو بھابھی کہتے کہتے رکا۔

عماد وہ کیسے بنائے گی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ رومی نے عماد کو گھورا۔

یار اب ایسے کرو گے ؟وہ مصنوعی خفگی سے بولا ۔

میں بنا دیتی ہوں یہ کہتی ہے نوال کچن میں چلی گئی اور اب عماد اسے فخریہ مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا

۔

تم نہیں سدھرو گے ۔رومی مسکراتا ہوا کہنے لگا ۔

کوئی سدھارنے والی ملے تو سہی۔ عماد مسکرا کر بولا پھر وہ دونوں باتیں کرتے رہے تھوڑی دیر بعد

نوال میکرونی بنا لائی ٹرے ان کے سامنے رکھی اور پلٹنے ہی لگی تھی تب عماد بولا

آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھالیں۔ عماد نے آفر پیش کی۔

نہیں آپ لوگ کھائیں یہ کہتے ہیں وہ پلٹ گئی ۔

یار یہ تو کافی سڑیل ہے عماد رومی کے کان میں بولا ۔

سڑیل نہیں وہ سیریس رہتی ہے جلدی کسی سے فری نہیں ہوتی آر کے نے تجزیہ کیا۔

ہممم۔ ویسے یار میکرونی تو بہت مزے کی بنائی ہے وہ چمچ منہ میں رکھتے ہوئے بولا آر کے بھی مسکرا دیا میکرونی کھاکر وہ برتن کیچن میں رکھنے آیا۔نوال وہیں تھی رومی کا ارادہ کافی بنانے کا تھا وہ سامان نکالنے لگا جب نوال اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے آگے آئی۔

میں بنا دیتی ہوں ۔

آپ تھک جائیں گی پہلے بھی آپ نے میکرونی بنائی۔ وہ فکرمندی سے بولا ۔

گھر کا کام کرنے سے کوئی تک نہیں جاتا اس کی بات تو دل سے مسکرایا اور باہر آکر بیٹھ گیا ۔

exponovels

نوال نے تین کپ کافی بنائے اور ٹرے میں لیے باہر آگئی میز پر رکھے وہ مڑنے لگی جب عماد نے پھر سے پکارا۔

نوال لگتا ہے آپ مجھے پسند نہیں کرتی وہ ناراضگی سے بولا تھا اور اس کی بات پر نوال نے ابرو اچکائے۔

میرا مطلب ہے آپ یہاں بیٹھی بھی نہیں دیکھیں میں ایک اچھا انسان ہوں آپ مجھے اپنا بھائی سمجھ سکتی ہیں اس بات پر نوال مسکرا دی۔

ہمم۔وہ بس اتنا ہی بولی

تو پھر بیٹھ جائیں ناں کچھ باتیں کرتے ہیں روحی بالکل خاموش تھا اب نوال کو بیٹھنا ہی پڑا۔عماد کھل کر مسکرایا۔

نوال آپ کہاں رہتی ہیں؟ عماد نے آغاز کیا۔

راولپنڈی۔وہ بس اتنا ہی والی۔

آپ اسٹڈی نہیں کرتی؟ وہ پھر سے بولا نوال نے سر نفی میں ہلایا۔روحی اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر اداسی تھی۔

کیوں؟ کیا کولیفیکیشن ہے آپ کی؟

میں نے بس ایف ایس سی کی ہے پھر پڑھائی چھوڑ دی۔وہ افسردہ سی بولی۔

پھر آگے کیوں نہیں پڑھا؟ وہ تجسس سے بولا۔

exponovels

میرے پیرنٹس کی ڈیتھ ہوگئی تھی یہ کہتے ہیں اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا جسے اس نے تیزی سے صاف کیا۔رومی کو دکھ ہوا۔ عماد نے کافی ختم کرلی رومی ابھی پی رہا تھا جبکہ نوال نے کپ اٹھایا ہی نہیں تھا۔

ایم سوری میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا۔ وہ معزرت کرتا ہوا بولا۔

اٹس اوکے یہ کہہ کر نوال نے اپنا مگ اٹھایا اور بالکونی میں آگئی جبکہ عماد اب جا رہا تھا رومی نے دروازہ لاک کیا اور اپنا مگ لیے نوال کے پیچھے آ گیا۔

کیا ہوا نوال تم افسردہ کیوں ہو؟ وہ نوال سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہو کر پوچھنے لگا۔

کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں۔ وہ بظاہر نارمل بولی۔

اگر میں آپ کو تم کہو تو آپ کو برا تو نہیں لگے گا؟ رومی نے اس سے سوال کیا۔

نہیں۔ وہ مسکرا دیا

اچھا پھر یہ بتاؤ نوال تمہیں کیا کیا پسند ہے؟ وہ اشتیاق سے پوچھنے لگا۔

سکون۔وہ فورا بولی اور اس کی بات پر رومی حیران ہوا۔

اچھا تم عماد کی باتوں کا برا نہ ماننا وہ بس مذاق کرتا ہے ویسے اچھاہے۔ وہ پچھلی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے بولا۔

نہیں میں برا نہیں مانتی آپ کے دوست ہیں وہ اچھے ہی ہوں گے ۔ وہ سامنے آسمان کو دیکھتے ہوئے بولی

مطلب کہ میں اچھا ہوں ۔وہ مسکراتے ہوئے بولا

نوال نے مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا پھر آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔

exponovels

جو کسی اجنبی کی بے لوث مدد کرے وہ شخص اچھا ہی ہو گا۔ وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔

آر کے نے محض سر ہلایا تب ھی مغرب کی اذان شروع ہوگئی نوال ندر چلی گئی وہ تھوڑی دیر وہاں کھڑا رہا پھر وہ بھی اندر آ گیا جب اسکی نظر کمرے میں پڑی تووہ نماز پڑھ رہی تھی وہ بہت حیران ہوا۔حالانکہ یہ کوئی حیرانی کی بات تو نہ تھی اسے یاد آیا اس نے آخری بار نماز کب پڑھی تھی شاید پچھلے ہفتے وہ بھی صرف جمعہ کی۔ اسے شرمندگی سی ہوئی۔ وہ پھر سے نوال کو دیکھنے لگا جواب دعا مانگ رہی تھی وہ نماز پڑھتے وقت کتنی پاکیزہ لگ رہی تھی۔کاش وہ بھی اتنا ہی پاکیزا ہوتا اب وہ نماز تہ کر رہی تھی رومی کو خود کو دیکھتے پاکر وہ تذبذب کا شکار ہوئی ۔

کیا کوئی کام تھا؟وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

ہاں۔

کیا؟

کیا تم مجھے نماز سکھا دو گی؟اس سوال پر نوال نے چونک کر اسے دیکھا۔

آپ کو نماز نہیں آتی کیا؟ وہ کافی حیران ہوئی۔

نہیں۔ ایک دم اسکے منہ سے نکل گیا حالانکہ وہ تو یہ کہنا چاہتا تھا کہ اسے نوال جیسی نماز نہیں پڑھنی نہیں آتی۔

کوئی بات نہیں میں سکھا دوں گی۔وہ اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تھینکس نوال! روز مسکرادیا ابھی سے سکھاؤ گی یا کل سے؟

اگر آپ تھکے ہوئے نہیں ہیں تو ابھی سٹارٹ کرتے ہیں ۔

ٹھیک ہے۔یہ کہہ کر وہ باہر آکر صوفے پر بیٹھ گیا ۔

exponovels

نوال بھی باہر آگئی اس وقت بھی وہ حجاب میں تھی اور بہت پیاری لگ رہی تھی۔

پہلے آپ وضو کرلیں۔نوال نے کہا اور وہ فورا اٹھ کر وضو کر آیا۔

چلیں اب سٹارٹ کرتے ہیں وہ اسے فجر کی نماز سکھانے لگی وہ غائب دماغی سے سر ہلاتا رہا۔حالانکہ اسے نماز آتی تھی وہ بس اس کی شکل دیکھے جا رہا تھا کافی دیر بعد وہ فارغ ہوئی ۔

کل سے میں آپ سے سنوں گی ۔وہ کسی ٹیچر کی طرح بولی۔

اوکے میم!وہ بھی سٹوڈنٹ کی طرح بولا۔

آپ اپنے کمرے میں سو جائیں۔ وہ کچھ سوچ کر بولی

کیوں ؟

آپ کو باربارڈسٹرب ہونا پڑتا ہے میں دوسرے کمرے میں سو جاوٗں گی۔

نہیں میں کہاں ڈسٹرب ہوتا ہوں تم وہیں سو جاوٗ۔

نہیں آپ سو جائیں میں دوسرے کمرے میں ہی سووں گی۔ وہ ضدی سے بولی۔

اوکے۔ وہ اس کے انداز پر مسکرایا۔

جب وہ بیڈ پر آکر لیٹا تو خوشی کے احساس سے گھیر لیا۔وہ اس کمرے میں اس کی خوشبو محسوس کرنے لگا اور مسکراتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

ہاں تو نوال سے بات کی ؟ وہ لیپ ٹاپ پر مصروف تھا جب عماد وہاں آیا۔

نہیں ۔

تو کب کرنی ہے ؟

exponovels

کچھ دن تک۔ وہ مصروف سا بولا۔

یعنی جب وہ چلی جائے گی تب۔ رومی نے سر اٹھا کر دیکھا۔

کیا وہ چلی جائے گی؟ یہ خیال ہی سوہان روح تھا ۔

ہاں کیونکہ وہ ایسی لڑکی نہیں جو اتنے دن کسی اجنبی کے گھر رہے وہ بس مجبوری سے رہ ریی ہے۔ عماد نے تجزیہ پیش کیا وہ واقعی صحیح کہہ کہہ رہا تھا نوال نے تو کوئی بار یہاں سے جانے کی بات کی تھی اگر وہ سچ میں چلی گئی تو۔۔۔۔اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

پھر میں کیا کروں؟ وہ پریشان سا بولا ۔

اس سے آج ہی بات کرو۔ فوراً جواب آیا۔

آج ہی؟ یہ کچھ جلدی نہیں ہو جائے گا؟

جلدی کیوں جو کام کل کرنا ہے تو پھر آج کیوں نہیں؟عماد ٹھیک کہہ رہا تھا۔

میں پھر آپ اس سے بات کروں گا۔وہ پرعزم بولا

یہ ہوئی ناں بات۔وہ مسکرا کر بولا۔

عماد آفس سے نکل کر گھر جا رہا تھا جب اس کی نظر سڑک پر ایک لڑکی پر پڑی۔وہ لڑکی کب سے سڑک کراس کرنے کے چکر میں تھی پر زیادہ ٹریفک ی وجہ سے کر نہیں پا رہی تھی۔

ایسے سڑک کراس نہیں ہوگی !وہ گاڑی سے اتر آیا اور اس کے قریب جاکر بولا ۔

وہ لڑکی اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔ پھر کیسے ہوگی؟ وہ اس انجان ہینڈسم سے شخص کو دیکھ کر بولی۔

exponovels

آئیں میں کراس کرا دیتا ہوں۔ کہتے ہی وہ ٹیفک والی سائیڈ پر خود ہوگیا لڑکی اس کے ساتھ چلنے لگی عماد نے جلدی سے سڑک کراس کرادی۔ وہ شکریہ کہتے آگے بڑھے گی جبکہ وہ کافی دیر تک تو اس کی پشت کو دیکھتا رہا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اس لڑکی کی آنکھیں پہلے بھی کہیں دیکھ رکھی ہیں وہ سر جھکتا آگے بڑھ گیا۔

کھانے سے فارغ ہو کر نوال ور رومی صوفے پر بیٹھ گئے نوال اس سے نماز سن رہی تھی پھر کافی بناکر وہ بالکونی میں آگئی رات ہوگئی ہیں رات کے نو بج رہے تھے سردی بھی پڑھ رہی تھی اس نے وائٹ اینڈ براون پرنٹڈ شرٹ اور ٹراوزر کے ساتھ براون دوپٹہ لے رکھا تھا سلکی بال کمر پر گر رہے تھے ہوا سے اس کے بالوں کی لٹیں اڑھ رہی تھی وہ اپنے مستقبل کو لے کر پریشان تھی۔وہ سوچوں میں گم تھی جب اسے خود پر کسی کی نظروں کا احساس ہوا اس دائیں جانب دیکھا آر کے وہاں کھڑا مسکرا رہا تھا وہ بھی مسکرا دی اور سامنے دیکھنے لگی۔

نوال! وہ محبت سے اس کا نام لیکر مخاطب ہوا اور اس کے پاس آگیا۔

جی۔ وہ سنجیدگی سے بولی۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا

جی کہیں میں سن رہی ہوں۔وہ ذرا کنفیوز ہوئی ۔

پہلے وعدہ کرو تم برا نہیں مانو گی۔ وہ بچوں کی طرح بولا۔

ٹھیک ہے لیکن وعدہ نہیں کرتی۔ وہ حیران سی بولی۔

نوال تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو آئی رئیلی لائک یو۔ جب بارش میں بھیگی ایک معصوم سی لڑکی کو میں نے دیکھا تبھی اس سے محبت کرنے لگ گیا۔وہ جذبات سے بولا اور نوال حیران رہ گئی۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟

میں سچ کہہ رہا ہوں میں نہیں جانتا کب مگر اب اس دل کو تمہاری عادت سی ہو گئی ہے میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں نوال میں تمہیں اپنانا چاہتا ہوں۔یہ کہتے ہیں اس نے محبت سے نوال کے ہاتھ تھام لئے وہ جیسے ایک دم بیدارہوئی اور تیزی سے ہاتھ چھڑائے۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا وہ دوٹوک بولی۔ رومی کا دل ٹوٹا لیکن کیوں؟ کیا مجھے نماز نہیں آتی اس لیے میں نے تم سے جھوٹ بولا تھا مجھے نماز آتی ہے دیکھ لو پلیز مان جاؤ وہ التجاکرنے لگا نوال گڑبڑاگئی۔

یہ بات نہیں ہے میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں کہ پلیز آپ مجھے بس سٹاپ تک ڈراپ کر آئیں۔ کہتے ہیں وہ لاؤنج میں آگئی وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے آیا۔

لیکن کیوں نوال آخر وجہ کیا ہے ؟

میں شادی شدہ ہوں میرا نکاح ہو چکا ہے ۔الفاظ تھے کے کیا یوں لگا جیسے اس کے دل کی زرخیز زمین ایک دم بنجر ہو گئی ہو وہ ہکا بکا رہ گیا۔

کیا تم مجھے انکار کرنے کی وجہ سے جھوٹ بول رہی ہوں ؟رومی کو یقین نہ آیا۔

میں سچ کہہ رہی ہوں

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں نوال۔ اس نے پھر کوشش کی۔

پلیز چپ کرجائیں۔ پلیز میں اب یہاں نہیں رک سکتی۔ وہ دروازے کی طرف بڑھی لیکن رومی فورا اس کے آگے آ گیا۔

exponovels

مت جاؤ نوال میں دوبارہ پھر کبھی یہ بات نہیں کروں گا تم یہیں رہو پلیز۔ وہ التجا کرتا بولا ۔

اب یہاں رہنا میری بیوقوفی ہو گی ۔

نہیں نوال میں ایسا نہیں ہوں اتنا تو سمجھتا ہوں دوبارہ کبھی یہ بات نہیں کروں گا تم پلیز مت جاؤ کیا میں تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہوں وہ دل کی شدت سے بولا اس کے چہرے پر سچ کی رمق صاف نظر آ رہی تھی ۔

ٹھیک ہے میں رکی جاتی ہوں لیکن کل یا پرسوں تک میں چلی جاؤں گی وہ دو ٹوک بولی رومی نے بے اختیار گہری سانس لی۔

آپ مجھے جاب دلوا دیں میں اپنی رہائش کا بندوبست کر لوں گی۔ یہ کہتے ہی وہ اس کی کچھ سنے بنا ہی کمرے میں گئی اور دروازہ لاک کر لیا۔

اتنا وہ کبھی زندگی میں ہرٹ نہیں ہوا تھا جتنا آج ہوا تھا کیا وہ واقعی میرڈ تھی اسے دیکھ کر لگتا تو نہیں تھا اور اس نے پہلے کیوں نہیں بتایا یہ سوچ ہی جان لیوا تھی کہ وہ کسی کی بہت پہلے ہی ہو چکی ہے۔

کتنا خوش قسمت ہو گا وہ تو اس کا شوہر ہو گا۔

وہ تو قسمت کے آگے بے بس تھا ایک بار پہلے بھی اس کے ساتھ کچھ ایسا ہوا تھا مگر آج تو پہلے والے واقعے سے زیادہ ٹوٹ کر بکھرا تھا وہ سو نہیں سکا ساری رات آنکھوں میں کٹ گئی۔

❤❤❤❤

سوئی تو خیر سے نوال بھی نہیں تھی کمرے میں آتے اس نے رونا شروع کر دیا کافی دیر روتی رہی آخر اس میں ایسا کیا تھا جو ہر کسی کو اچھی لگتی تھی اس نے دکھ سے آئینے کی جانب دیکھا اور نفرت سے

چہرہ موڑ لیا۔شاید اس کی معصومیت اور سچائی کی جو ہر ایک کو اس کی طرف یہ کھینچ لاتی تھی اسے یاد تھا ایک بار کچھ لوگ عریشہ کو دیکھنے آئے تو اسے پسند کر گئے تھے اس کے بعد مامی نے کتنے دن اس کا جینا حرام کر دیا تھا اور عریشہ نے بھی کتنی باتیں سنائی تھی ۔

اگر وہ اتنی اچھی تھی تو اس کا شوہر اسے کیوں چھوڑ گیا تھا آج پھر سے وہی ہوا تھا آر کےاس سے محبت کرنے لگا تھا یہ بات بہت تکلیف دہ تھی ۔کاش اس کا شوہر اسے مل جاتا ایسی محبت وہ اس سے کرتا مگر کچھ خواہشات پوری نہیں ہوتی نوال نے سوچا مگر شاید وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ قسمت اور وقت سے پہلے انتظار کرنا پڑتا ہے ۔

❤❤❤❤

وہ ساری رات جاگتی رہی تھی بس روتی رہی اور کروٹیں بدلتی رہی فجر ٹائم اٹھ کر اس نے ہمت کی اور نماز پڑھنے لگی۔

رومی بھی باہر صوفے پر بیٹھا رہا وہ نوال کو حاصل کرنا چاہتا تھا پر وہ کس سے مانگے؟ اللہ!!! تب ہی اذانیں ہورہی تھی ہاں اللہ سے میں نوال کو اللہ سے مانگوں گا ۔ تبھی وہ اٹھا اٹھ کر وضو کیا نماز ادا کی۔ اتنی دیر اس نے کبھی نماز میں نہ لگائی تھی جتنی دیر وہ سجدے کرتا رہا تھا اور اس کی دعا بس ایک ہی تھی بلکہ شاید ایک ہی لفظ جو کہ تھا نوال۔

کافی دیر دعا مانگنے کے بعد اسے ایک راحت سی محسوس ہوئی تھی جیسے بچہ اپنی ماں کو سط بتا کر پرسکون ہوتا ہے اب وہ بہتر محسوس کرتا ہوا لیٹ گیا تھوڑی دیر میں اس کی آنکھ لگ گئی تھی دوبارہ اسکی آنکھ تب کھلی جب کوئی برتن گرنے کی آواز آئی۔ وہ اٹھ بیٹھا اس وقت صبح کے سات بج رہے تھے اس نے کچن میں جھانکا تو نوال کچھ بنا رہی تھی وہ وہیں سے واپس ہو گیا ۔

exponovels

تھوڑی دیر میں وہ تیار ہو کر باہر لاؤنج میں آیا اب نوال کچن میں نہیں تھی مگر ٹیبل پر چائے بریڈاینڈانڈہ تھا وہ ناشتا دیکھ کر مسکرا دیا اور اداس بھی ہوا کیونکہ وہ ہمیشہ یہاں نہیں رہے گی آج کل میں چلی جائے گی ۔وہ بہت اداس تھا اور دکھی بھی لیکن پھر بھی اس نے دلجمعی سے ناشتہ کیا کیونکہ اسے بنانے والی نوال تھی ناشتہ کرکے وہ آفس کیلیے نکل گیا۔

واٹ؟رومی کی بات سن کر تو عماد صدمے میں آ گیا تھا۔ کیا سچ میں وہ میرڈ ہے ؟اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا ۔

تو تمہیں کیا لگتا ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں؟ رومی تلخی سے بولا دکھ ہی ایسا تھا ۔

یار لگتی تو نہیں ہے کہیں اس نے جھوٹ نہ بولا ہو؟ عماد کو وہم ہوا ۔

نہیں وہ سچ کہہ رہی ہے ۔ آرکی نے آنکھیں بند کرلیں اور اس کے نازک سراپے کو ذہن میں دہرایا ۔

اف یار مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے تمہارے لیے دوسری بار پھر تمہیں تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔وہ واقعی رومی کے لیے بہت افسردہ تھا جواباً وہ خاموش رہا۔

میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔ کافی دیر بعدوہ بولا رومی جب بھی اداس ہوتا تو یونہی اکیلا بیٹھا کرتا عماد جانتا تھا اس لئے اٹھ کر باہر آگیا ۔

اس نے گھڑی پہ ٹائم دیکھا جہاں بارہ بج کر پندرہ منٹ ہوگئے تھے ۔

exponovels

اووہ شٹ! امی نے کہا صائم کو اسکول سے پکڑ لو ۔ عماد کو ایک دم رات کی بات یاد آئی جب امی نے اس کو کہا تھا کہ ڈائیور چھٹی پر ہے اور ابراہیم (صائم کا باپ اور عماد کا بھائی) کوئٹہ گیا تو صائم کو پک کر لینا۔

وہ جلدی سے اٹھا اور بھاگتا ہوا گاڑی تک پہنچا دس منٹ بعد وہ صائم کے سکول کے باہر کھڑا تھا کافی دیر جب وہ باہر نہ آیا تو وہ خود اندر چلا گیا جہاں بچوں کی کافی زیادہ قطاریں تھیں اور ہر قطار کو ایک ٹیچر سنبھالے ہوئے تھی اسے دور سے ہی صائم نظر آگیا۔وہ جب صائم کی جانب بڑھنے لگا تو کسی سے ٹکرا گیا۔ ٹکرانے والے کو اس نے فوراً سنبھال لیا لیکن جیسے ہی نظر سامنے اس کے چہرے پر پڑی تو وہ حیران ہوا ۔

وہ فورا سے سنبھل کر سیدھی ہوئی ایم سوری اس نے جلدی سے کہا ۔

ارے آپ؟عماد نے اس لڑکی کو دیکھ کر کہا یہ اسی دن سڑک والی لڑکی تھی۔

آپ سے دوبارہ ملاقات بھی ہو سکتی ہے میں نے سوچا نہیں تھا اور مسکرا کر بولا جبکہ اس لڑکی نے محض مسکرا کر ہلایا صائم بھاگتا ہوا اس تک آیا ۔

چاچو۔ کہتے ہی وہ عماد سے لپٹ گیا ۔

یہ میرا بھتیجا ہے ۔عماد نے اسے بتایا۔

چاچو تو یہ میری ٹیچر ہیں۔ صائم خوشی سے بولا ۔

اووہ !آپ صائم کی ٹیچر ہیں۔ عماد کو جان کر کافی خوشی ہوئی تھی ۔

جی میں اس کی ٹیچر ہوں۔ جواباًوہ سنجیدگی سے بولی۔

کیا نام ہے آپ کا؟

exponovels

میرا نام رامین ہے۔وہ بولی۔

نائس نیم لائک یو بائی دا وے nice name like you. By the way میرا نام عماد ہے عماد حسن۔

وہ ہنوز مسکراہٹ سے بولا۔

ہمم۔ اچھا نام ہے ۔وہ اب بھی سنجیدگی سے بولی ۔

کیسا پڑھتا ہے یہ؟ اس نے صائم کی جانب دیکھتے ہوئے کہا شاید وہ مزید بات کرنا چاہتا تھا ۔

اچھا ہے پڑھائی میں لیکن سلو ہے تھوڑا دیر سے کام کرتا ہے۔ رامین نے اس کے بارے میں بتایا۔

اچھا تو کیا آپ اسے ٹیوشن پڑھا سکتی ہیں؟ اچانک اس کے منہ سے نکلا تھا وہ حیران ہوئی ۔

ٹھیک ہے میں ذرا اپنی ٹائمنگ دیکھ کر بتاؤں گی۔ یہ کہہ کر وہ جانے لگی جب وہ فورا بولا۔

پھر اپنا نمبر دے دیں تاکہ میں اس بارے پوچھ سکوں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی رامین کو نمبر دینا پڑا وہ چلی گئی لیکن عماد کا ایک دم موڈ فریش ہوگیا نہ جانے کیوں اسے یہ لڑکی اچھی لگی پھر وہ صائم کو لئے گھر کی طرف چل پڑا۔

وہ ساری رات نہیں سوئی تھی اب بھی جاگ رہی تھی سونے کا ارادہ کرکے ابھی وہ لیٹ ہی تھی کہ دروازہ کھٹکا اس نے کھولا تو سکینہ خاتون تھیں۔وہ مسکرا کر اندر داخل ہوئیں تھوڑی دیر میں سارا کام کرلیا پھر اس کے پاس صوفے پر بیٹھ گئیں۔

کیا ہوا نوال بیٹا آپ پریشان لگ رہی ہو ؟وہ نرمی سے مخاطب ہوئی ۔

کچھ نہیں آنٹی بس میرے سر میں درد ہے اور امی ابو کی یاد بھی آرہی ہے۔ وہ افسردہ سی بولی۔

میں سر دبادیتی ہوں۔ وہ اس کے پاس آکر بولیں۔

exponovels

نہیں آنٹی ضرورت نہیں ۔

کیوں ضرورت نہیں انہوں نے زبردستی اس کا سر گود میں رکھ لیا اور دبانا شروع کر دیا وہ شرمندہ ہوگئی وہ منع کر رہی تھی پر وہ دباتی رہیں۔

مجھے بھی اپنی ماں کی طرح سمجھو میں تو اپنی بیٹی کو بہت یاد کرتی ہوں بالکل آپ کے جیسی نازک تھی۔ وہ دکھ سے بولیں۔

اب وہ کہاں ہیں آنٹی؟ نوال نے پوچھا ۔

بیٹا شادی کے دوسرے سال ہی مرگئی چھوٹا سا ایک بیٹا ہے جو کہ اس کہ اسکی نند سنبھالتی ہے وہ غمگین تھی نوال کو دکھ ہوا ۔

آپ اس کے لئے دعا کیا کریں وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

جی۔ وہ بھی خاموش ہوگئیں۔

آنٹی کیا آپ مجھے کہیں جاب لگواسکتی ہیں؟ جہاں پر رہائش کا بندوبست بھی ہوسکے؟ نوال کو ایک خیال سا آیا وہ سوچنے لگیں۔

ہاں ایک سکول ہے لیکن رہائش مشکل ہوگی وہ سوچ کر بولی۔

اچھا کہاں؟ وہ پُرامید سے پوچھنے لگی ۔

ایک اسکول ہے وہاں پہلے میں کام کرتی تھی ۔

اچھا تو پھر مجھے وہاں لے چلیں۔ وہ جلد سے جلد کوئی کام کرنا چاہتی تھی۔

ٹھیک ہے پیر کو چلیں گے۔

وہ ایک دم بجھ گئی۔ لیکن کیوں آج کیوں نہیں ؟وہ حیران ہوئی۔

exponovels

بیٹا آج جمعہ ہے ہفتہ اتوار سکول بند ہوتا ہے۔

اووہ اچھا۔ وہ ہو گئی۔

نو بج گئے تھے عماد آج لیٹ ہو گیا تھا وہ جانے ہی لگا تھا جب رومی کے آفس کی لائٹ آن دیکھی اور وہاں چلا آیا۔

یار اب تک گھر نہیں گئے ؟وہ حیران ہوا سامنے ایش ٹرے دیکھا جو سگریٹ سے بھرا ہوا تھا اب بھی وہ سگریٹ پی رہا تھا۔

ہاں بس دل نہیں تھا۔وہ ٹھہر ٹھہر کر بولا عماد نے آگے آکر سگریٹ اس کے ہاتھ سے لے لیں اور ڈسٹ بن میں پھینکی۔

یہ کیا اتنی سگریٹ کیوں پی رہے ہو؟ وہ اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا۔

دل کر رہا تھا وہ میں بے نیاز سا بولا۔

چلو اٹھو گھر جاؤ۔وہ پریشانی سے بولا وہ بھی ساتھ اٹھ گیا دونوں اکٹھے نیچے آئے۔

خیال رکھنا اپنا اور سیدھا گھر جانا۔عماد اسے ہدایت کرتا چلا گیا آج پھر آسمان پر کافی بادل تھے وہ گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔مگر وہ گھر نہیں گیا بلکہ کینال روڈ پر نہر والی جانب آگیا وہاں ہوا زیادہ ٹھنڈی تھی گاڑی سے نکلتے ہوئے وہ سائیڈ پر فٹ پاتھ پر بیٹھا ایک اور سیگریٹ نکال کر پینے لگا زیادہ ٹینشن میں وہ سگریٹ پیتا تھا۔ اس نے کبھی زندگی میں کسی کو اتنا نہیں چاہا تھا جیسے نوال کو کچھ ہی دنوں میں چاہنے لگا تھا زوبیا نے ٹھیک کہا تھا وہ کسی لڑکی کا دل توڑ کو دوبارہ کبھی خوش نہیں رہ سکے گا۔ تب ہی بارش شروع ہوگئی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا اور بھیگتا رہا کیا نوال اس کی نہیں

ہوسکتی تھی اگر وہ اس کی تھی نہیں تو کیوں نوال کی محبت اس کے دل میں جاگی تھی۔ وہ دچیخناچاہتا تھا چلانا چاہتا تھا وہ اس کی نہیں ہوسکتی ؟ پھر وہ اس کی زندگی میں کیوں آئی؟ شاید رومی کو کسی کی بددعا لگی تھی اس نے بھی تو ایک معصوم لڑکی کا دل توڑا تھا پھر بھلا کوئی کیسے اس کا ہو سکتا ہے ؟

گیارہ بج چکے تھے مگر آر کے ابھی تک نہیں آیا تھا بارش بھی تیز تھی نوال پریشان ہونے لگی ۔ بجلی بھی چمک رہی تھی نوال کو اس موسم سے ویسے ہی بہت ڈر لگتا تھا کافی دیر سے پریشان تھی اس سب کی ذمہ دار وہ خود تھی۔ آخر وہ یہاں کیا کر رہی ہے؟کیوں کسی اجنبی کے گھر ٹھہری ہوئی ہے؟ ناجانے قسمت میں کیا لکھا ہے؟کیا اس کی قسمت میں اس کے شوہر کا ساتھ لکھا بھی ہے یا نہیں ؟ وہ سوچوں میں مگن تھی جب دروازے پر دستک ہوئی اس نے بنا کر دیں پوچھے فوراً دروازہ کھولا سامنے دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔ آرکے پورا بارش میں بھیگا کھڑا تھا آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں وہ نڈھال سا اندر آیا اور جوتے اتارے بنا بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹ گیا۔وہ پریشانی سے اس کے پیچھے آئی ۔

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں؟ وہ پریشانی سے بولی ۔

ہاں۔ وہ بھیگی آواز میں بولا شاید بارش میں بھیگنے کی وجہ سے اسے زکام ہو گیا تھا ۔

آپ پلیز کپڑے بدل لیں ورنہ بخار ہو جائے گا وہ التجا کرکے بولی ۔

ضرورت نہیں۔وہ بے حسی سے بولا۔

پلیز آپ بیمار ہو جائینگے چینج کر لیں۔ اس نے دوبارہ منت کی رومی نے ایک نظر اسے دیکھا اور اٹھ کر واشروم میں چلا گیا ۔وہ کمرے سے باہر آئی وہ پریشان ہوگئی تھی جلدی سے کچن میں آئی ذہن میں

exponovels

کچھ نہیں آرہا تھا جلدی سے فریج کا دروازہ کھول کر اس نے دودھ نکالااور گرم کیا گلاس میں ڈال کر وہ کمرے میں آئی ۔وہ کپڑے چینج کیے بیڈ پر لیٹا کراہ رہا تھا شاید اس کی طبیعت زیادہ خراب تھی ۔
یہ۔ ۔یہ دودھ پی لیں۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولی کوئی جواب نہ آیا ۔

ہ

آر کے یہ دودھ ۔۔۔ وہ دوبارہ بولی شاید وہ سو چکا تھا وہ مایوسی سے پلٹنے لگی جب رومی نے اس کا ہاتھ تھام لیا ۔

مجھے چھوڑ کر مت جانا میں تمہاری بغیر کیسے رہوں گا نوال؟وہ آنکھیں بند کیے شدت سے کہہ رہا تھا وہ حیران سی پلٹی اور اپنا بازو چھڑانا چاہا لیکن گرفت مضبوط تھی اور وہ نازک سی گڑیااپنا ہاتھ بھی چھڑا نہ پارہی تھی ۔

میرا ہاتھ چھوڑیں۔ وہ اہنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی چہرا اٹھا کر رومی کی جانب دیکھا شاید وہ نیند میں تھا دیکھ کر ایسے ہی لگتا تھا۔نوال میں بھرپور کوشش کی آواز بھی دی مگر جواب ندارد۔ وہ بے بسی سے اپنے ہاتھ کو دیکھے گئ اب وہ کیا کرے؟تبھی زور سے بادل گرجے اور بجلی چمکی وہ ڈر گئ ایک بار اس نے پھر ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر شاید وہ گہری نیند میں بھی اس کا ہاتھ چھوڑنے کا سوچ نہیں سو سکتا تھا۔ اب مجبوراً وہی بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھ گئ اور اپنی بے بسی پر آنسو بہانے لگی کتنی دیر بیٹھی رہی مگر اس کا ہاتھوں رومی کے ہاتھ میں ہی رہا ۔وہ اس وقت خود کو بے بس اور اپنے شوہر کا گناہ گار سمجھ رہی تھی مگر مجبور تھی اب تواس کے بازو میں درد ہونے لگا تھا ۔اوپر سے ٹھنڈ بھی تھی وہ نیچے قالین پر اکڑوں بیٹھی تھی ٹھنڈ بھی لگ رہی تھی نیند بھی آنے لگی وہ کل رات سے

exponovels

جاگ رہی تھی ۔اب نیند پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ اونگنے لگی اور بیٹھی بیٹھی سو گئی ۔

دور کہیں فجر کی اذانیں ہورہی تھی جب اس کی آنکھ کھلی جسم میں درد ہو رہا تھا شاید ٹھنڈ کی وجہ سے ۔اس کی حس بیدار ہوئی تھی تو اپنے ہاتھ میں کسی کا نازک ہاتھ محسوس ہوا وہ فورا اٹھ بیٹھا اور دیکھ کر حیران رہ گیا۔نوال نیچے قالین پر اکڑوں بیٹھی تھی اور اس کی کلائی رومی کے ہاتھ میں تھی اس نے فورا اس کی کلائی چھوڑ دی۔ اس کی کلائی سرخ پڑ چکی تھی اس پر رومی کی انگلیوں کے واضح نشان ثبت ہوچکے تھے اسے بے اختیار اس لڑکی پر ترس اور خود پر غصہ آیا کیسے وہ ساری رات یونہی بیٹھی رہی ہوگی ۔

نوال۔ اس نے بہت محبت سے اس کا نام پکارا۔

نوال۔وہ نہ اٹھی دوبارہ بولا تو وہ آنکھ ملتی سیدھی ہوئی اور ایک جھٹکے سے کھڑی ہوگئی ۔بازو میں درد سا ہوا اس نے کلائی کو سہلایا جب دیکھا تھا اس پر نشان تھے آنکھوں میں پھر سے پانی بھرنے لگا ۔ ایم سوری میں نے جان پر نہیں کیا ۔وہ شرمندہ سا بولا وہ بنا کچھ کہےوہاں سے چلی آئی اور دوسرے کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گئی تھوڑی دیر میں اسے نیند آگئی ۔

دوبارہ اس کی آنکھ گیارہ بجے کھلی وہ بال سمیٹتی بیڈ سے اتری اور واش روم میں گھس گئی فریش ہو کر باہر نکلی تو نظر اپنی کلائی پر پڑی جس پر ابھی بھی اس کی انگلیوں کے نشان تھے ۔وہ باہر لاؤنج میں

exponovels

آکر بیٹھ گئی سکینہ خاتون کیچن کی صفائی کر رہی تھی وہ حیران ہوئی وہ آج آئیں اور وہ بے خبر سوتی رہی۔

السلام علیکم۔ کچن میں جا کر اس نے سلام کیا

وعلیکم السلام !بیٹا کیسی ہو ؟وہ سلیب صاف کرتی ہوئی بولی۔

ٹھیک ہوں آپ کب آئیں ؟

تھوڑی دیر پہلے آئی نلھوں رومی صاحب کو تو بخار ہے بیچارے۔ زبردستی انہیں دوا دے کر سلایا ہے۔

وہ پریشانی سے بولی اور نہ جانے کیوں یہ سن کر نوال کے دل کو کچھ ہوا۔

مجھے ذرا جلدی جانا ہے اگر کوئی مسئلہ ہوا تو آپ مجھے کال کر لینا ۔یہ کہتی ہوئی وہ چلی گئی اور نوال لاؤنج میں بیٹھ گئی کیا وہ اس کی وجہ سے اس حال میں تھا ؟

مجھے یہاں نہیں رکنا چاہیے جلد سے جلد یہاں سے چلے جانا چاہیے۔ وہ سوچنے لگی وہ اس وقت کہاں جا سکتی تھی ؟کافی دیر سوچنے کے بعد بھی کوئی ذہن میں نہ آیا تو کیا اس پوری دنیامیں اس کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں تھا ؟پر وہ مزید یہاں نہیں رہ سکتی تھی ۔اس کی سوچوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب دروازے پر دستک ہوئی دروازہ کھولا تو عماد سامنے کھڑا تھا اسلام کرتا ہواوہ اندر داخل ہوا ۔

رومی کہاں ہیں آج وہ آیا نہیں آفیس ؟وہ نوال سے سوال کرنے لگا ۔

وہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں۔وہ ٹھہر کر بولی ۔

اووہ!اب کہاں ہے وہ ؟کہتے ہی وہ اس کے کمرے میں چلا گیا نوال باہر ہی بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر باہر آگیا ۔

exponovels

نوال کیا آپ تھوڑا ناشتہ بنا سکتی ہیں؟ وہ نوال سے پوچھنے لگا نوال کا سر خود بخود ہی اثبات میں ہل گیا اور وہ کچن میں آگئی ۔

اس نے بریڈ گرم کی ساتھ میں انڈا بنایا چائے بنائی ناشتہ ٹرے میں رکھے وہ باہر لے آئی اب رومی بھی باہر ہی صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ۔چہرہ نقاہت زیادہ اور آنکھیں ہنوز سرخ تھی اس نے نوال کو ایک نظر دیکھا اور واپس سامنے دیکھنے لگا نوال نے ٹرے میز پر رکھی وہ پلٹنے ہی لگی جب عماد نے اسے پکارا۔

نوال یہی بیٹھ جائیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی ۔

رومی ناشتہ کرو۔ اس نے سلائیس اس کی جانب بڑھایا ۔اس نے کیوں کر کے تھام لیا۔

نوال آپ بھی ناشتا کریں۔ مگر اس نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا ۔

رومی نے تھوڑا بہت ناشتہ کر لیا عماد بھی ساتھ ساتھ کھاتا رہا پھرچائے کا کپ اٹھا لیا ۔

نوال آپ سے کچھ بات کرسکتاہوں؟ عماد نے بات کا آغاز کیا ۔

جی ۔

کیا آپ میرڈ ہیں؟ اس نے پوچھا بے اختیارہی نظر رومی پر پڑی جو پوری طرح چائے میں مصروف تھا۔

ہاں ۔اس نے جواب دیا ۔

آپ جھوٹ بول رہی ہیں میں جانتا ہوں ۔وہ پُر اعتمادی سے بولا پلیز میری بھابھی بن جائیں رومی آپ سے بہت پیار کرتا ہے وہ التجائیہ انداز میں بولا۔

exponovels

عماد بکواس بند کرو۔ رومی اسے گھور کر بولا جبکہ نوال رنگ رہ گئی۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

پلیز نوال میری بھابھی بن جاؤ رومی تم سے بہت پیار کرتا ہے میں تمہیں بھابھی والی عزت دوں گا حالانکہ تم مجھ سے کافی چھوٹی ہو پھر بھی تمہیں بڑا سمجھوں گا وہ منت پر اتر آیا۔

عماد اب اگر وہ بکواس کی نہ تو پھر دیکھنا۔ وہ عماد کو ڈپٹ کر بولا جبکہ نوال اب غصے میں آ گئی۔

آپ کے لیے یہ سب مذاق ہے میرا سچ میں نکاح ہوا ہے میں کسی کی بیوی ہوں آخر آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔ آخر پر وہ آنسو صاف کرتے وہاں سے چلی گئی اور بالکونی میں آکر کھڑی ہو گئی۔

اس سب بکواس کی کیا ضرورت تھی؟ عماد میں نے منع کیا تھا ناں۔ وہ غصے سے بولا ۔

یا ضرورت تھی میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔وہ پریشانی سے بولا ۔

میں ٹھیک ہوں کیا ہوا ہے مجھے؟ وہ ہرٹ ہوا تھا۔

دیکھو خود کو ایک دن میں کیا حال ہوگیا ہے تمہارا ؟اچھا میں جاکر نوال سے معافی مانگ لیتا ہوں۔ عماد بالکونی میں آ گیا ۔

نوال ایم سوری! وہ اس کی جانب آ کر بولا نوال نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا عماد کی نظر اس کی بھیگی آنکھوں پر پڑی تو حیران ہوا یہ آنکھیں کس سے ملتی ہیں؟ وہ یاد کرنے لگا۔

اٹس اوکے۔ یہ کہتے ہی وہ اس کی سائیڈ سے ہوتی کمرے میں چلی گئی رومی بے بسی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

exponovels

آج پھر وہ صائم کو لینے اسکول میں موجود تھا شاید وجہ وہ لڑکی تھی آج وہ ذرا جلدی آ گیا تھا تبھی صائم اپنی پیاری سی ٹیچر کے ساتھ باہر آتا دکھائی دیا عماد اس کی جانب چل دیا۔

اسلام علیکم! اس نے دھیرے سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام ! وہ سر جھکائے بولی ۔میں ذرا جلدی میں ہوں سوری !یہ کہتے ہی وہ چلی گئی اور عماد مایوس ہوکر صائم کو لیتا چل پڑا۔

کافی دیر آنسو بہانے کے بعد اس نے چہرہ صاف کیا پھر کچھ سوچ کر اس نے میرب کا نمبر یاد کیا اور بھول جانے کے خوف سے ایک صفحہ پر لکھ لیا۔ اُسے ایک بار میرب سے بات کرنی چاہیے شاہد واپسی کی کوئی اُمید ہو۔ لیکن وہاں تو ارحم بھی تھا جس سے وہ غیر محفوظ تھی ماموں بھی مہینے بعد گھر آئے تھے وہ بھی بس ایک دو دن کے لیے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر لاؤنج میں آ گئی اور فون کا ریسیور اُٹھا کر میرب کا نمبر ملانے لگی رومی شاید اپنے کمرے میں تھا۔ نمبر ڈائل ہو گیا اور بیل جاتی رہی تیسری بیل پر فون اُٹھا لیا گیا۔

"ہیلو" میرب کی آواز گونجی۔

"ہیلو میرب میں نوال" وہ میرب کی آواز سن کر خوش ہوئی۔

"کیسی ہو تم کہاں ہو؟" میرب بھی بے چین ہوئی۔

"میں لاہور میں ہوں۔" وہ ہکلا کر بولی۔

"لاہور میں وہاں کیسے پہنچ گی تم" میرب بولی اور پاس سے گزرتا ارحم چونکتا ہوا اور میرب سے موبائل لے کر لاؤڈ اسپیکر اون کر دیا اور انگلی سے اسے خاموش رہنے کو کہا۔

exponovels

"اُس رات جب مامی نے مجھے نکالا تھا تو راستے میں میں بے ہوش ہو گئی تھی پھر جس گاڑی سے میں ٹکراتے ٹکراتے بچی اس نے میری ہیلپ کی۔" وہ میرب کو اس رات کا بتانے لگی۔

"اچھا کس کے گھر ہو اب؟" میرب نے پوچھا ارحم خاموشی سے سنتا رہا۔

"کوئی آر کے ہیں جس کے گھر ہوں" وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی۔

"ایڈریس" ارحم اشارے سے بولا۔

"آں اچھا نوال مجھے ایڈریس سینڈ کرو میں تم سے ملنے آؤں گی۔" میرب نے کہا۔

نوال نے کچھ سوچ کر ایڈریس لکھوا دیا۔ اور کال کاٹ دی۔

"لاؤ میرب مجھے ایڈرس دو۔" کال کٹتے ہی ارحم نے اس سے ایڈریس لے لیا۔ وہ اب نوال کو لینے جائے گا گا۔ میرب بھی خوش تھی چلو نوال واپس آجائے گی۔

*

شام کا وقت ہو گیا تھا ٹھنڈ میں بھی اضافہ ہو گیا۔ نوال کے سر میں کافی درد تھا میرب آئے گی تو وہ اُس سے مدد لے گی اب مامی اُسے رکھیں یا نہ رکھیں وہ یہاں نہیں رہے گی۔

رومی اس وقت لاؤنج میں بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا اور گاہے بگاہے نظر نوال کے کمرے کے بند دروازے پر بھی ڈال لیتا تھا۔ وہ پاس ہو کر بھی کتنی دور تھی کاش وہ رومی کی دسترس میں ہوتی۔ وہ اُس سے کتنی محبت کرتا تھا اس کی ساری اُداسی خود میں سمو کر اُسے جہاں بھر کی خوشیاں دیتا۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا بے بسی سی بے بس تھی۔

تب ہی نوال دروازہ کھول کر باہر آئی نظر سامنے بیٹھے آر کے پر پڑی جو اپنے کام میں مصروف تھا۔ نظر اُٹھا کر اسے دیکھا پھر کام میں لگ گیا۔

exponovels

"آپ کی طبیعت کیسی ہے؟" نوال مروتاً پوچھا۔

"ٹھیک ہوں" وہ نظریں لیپ ٹاپ پر گاڑھیں بولا۔

"نوال کیا ایک کپ کافی بنا دوں گی؟" وہ پلٹنے ہی لگی جب وہ بولا۔

"شیور" کہتے ہیں وہ کچن میں گھس گئی اور آر کے نے بھی آنکھیں موند لیں۔

*

وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا نظریں موبائل پر تھیں جہاں وہ کوئی مووی دیکھ رہا تھا تب ہی کسی کا خیال ذہن میں آیا۔ اس نے مووی بیک کی اور کانٹیکس کھولے اور آر (r) کی لسٹ میں رامین کا نمبر نکال کر ڈائل کیا۔

کافی دیر بل جاتی رہی مگر فون ریسیو نہ کیا گیا اس نے دوبارہ ڈائل کیا آپ کی بات فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو" مصروف سا لہجہ تھا۔

"ہائے السلام علیکم!" وہ خوشدلی سے بولا۔

"وعلیکم السلام کون؟" وہ حیرانگی سے بولی۔

"لگتا ہے آپ ہمیں بھول گئی ہیں؟" وہ ناراضگی سے بولا رامین حیران ہوئی۔

"سوری رانگ نمبر" کہتے ہی وہ فون کاٹنے لگی جب وہ جلدی سے بولا۔ "ارے میں رامین میں ہوں عماد۔ صائم کا چاچو"

"اوہ اچھا آپ؟ کیسے ہیں؟" وہ رسماً بولی۔

"ٹھیک ہوں بس۔" وہ الفاظ کھینچ کر بولا۔

"جی آپ کو کوئی کام تھا؟" وہ مصروف لہجے میں بولی۔

exponovels

"کیا کام کے علاوہ ہم بات نہیں کر سکتے" وہ ذرا شوخی سے بولا۔

"نہیں" فوراً جواب آیا۔

"میرا مطلب تھا کام ہے آپ سے کیا کل ہم مل سکتے ہیں۔" وہ فوراً بولا۔

"جی ٹھیک ہے آپ کل صائم کو لینے ذرا جلدی آجائیے گا پھر بات ہو جائے گی۔"

"نہیں سکول میں صحیح بات نہیں ہو پائے گی ایسا کرتے ہیں کہیں بیٹھ کر کافی پی لیں گے بات بھی ہو جائے گی۔" وہ مشورہ دیتے ہوئے بولا۔ وہ تھوڑا بدتہذیب کا شکار ہوئی۔

"لیکن"

"لیکن ویکن کچھ نہیں ڈن! میں نے صائم کے متعلق ہی بات کرنی ہے۔"

"اوکے ٹھیک ہے جگہ ٹیکسٹ کر دیں میں آ جاؤں گی اللہ حافظ۔" کہتے ہی اُس نے فون رکھا۔

عماد اب خوشی سے اُسے جگہ اور ٹائم ٹیکسٹ کرنے لگا۔

*

آپ کی کافی ۔وہ کب سے آنکھیں موندے لیٹا تھا نوال کی آواز سے آنکھیں کھول بیٹھا۔

تھینکس۔

ویلکم!وہ آج کافی اداس لگ رہی تھی۔

نوال آئم سوری۔ وہ شرمندہ سا بولا۔

کس لیے؟ وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی ۔

رات کو جب تمہارا ہاتھ ۔۔۔۔۔ اس نے بات ادھوری چھوڑ دی ۔

اِٹس اوکے ۔

exponovels

بیٹھ جاؤ یہیں۔ انداز التجائیہ تھا نوال خاموشی سے وہیں بیٹھ گئی ۔

تو کیا کرتا ہے تمہارا شوہر ؟وہ اذیت سے بولا ۔

پتہ نہیں۔ وہ کھوئی کھوئی سی بولی ۔

تو تم اس کے ساتھ نہیں رہتی کہاں ہے وہ ؟وہ اب ذرا حیرانگی سے بولا ۔

وہ یہاں نہیں ہوتے ۔اس نے اپنے شوہر کے بارے میں کچھ خاص نہیں بتایا وہ نہیں چاہتی تھی کہ آرکے اب اس سے کوئی امید لگائے ۔

اچھا پھر کہاں ہوتا ہے ؟وہ تجسس سے بولا

یو۔ کے U.K

ہمممم۔

میں جلد ہی ان کے پاس چلی جاؤں گی۔ وہ دو بدو بولی ۔

یہ الفاظ ہی آرکے کے لیے جان لیوا تھے وہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔

اچھا نوال آج کے لیے سوری جو عماد نے کہا پلیز ہم دونوں کو معاف کر دینا۔وہ شرمندگی سے بولا نوال محض سر ہلا کر اٹھ گئی۔

ہفتے کی پورے دن عماد آفس میں رومی کے ساتھ مصروف رہا اور صائم کو لینے نہ جا سکا رامین کو بھی آج ملنے کا منع کر دیا اور کل کا ٹائم دے دیا۔ رومی نے خود کو زیادہ کام میں مصروف رکھا۔

"تم نے آگے کیا سوچا ہے؟" عماد نے ایک نظر رومی کو دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں" وہ کھویا ہوا لگتا تھا۔

exponovels

"یار اب تمہیں شادی کر لینی چاہیے۔" وہ بِنا سوچے سمجھے بولا۔اس بات سے انجان کے یہ بات اُسے کتنی تکلیف دے گی۔

"مجھے نہیں کرنی شادی اور دوبارہ ہم اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے۔" وہ تلخی سے بولا۔

"کیا ہو گیا ہے یار۔" عماد حیران ہوا۔

"کچھ نہیں۔ میرا خیال ہے ہم کام کر رہے ہیں تو وہی کریں۔" وہ آج زیادہ ہی تلخ ہو رہا تھا۔

"اوکے باس" عماد چپ کر گیا۔

*

سکینہ خاتون آج نہیں آئیں تھیں نوال کو ان کی کمی محسوس ہونے لگی وہ شاید ان سے اٹیچڈ ہوئی جاتی رہی تھی۔

نوا اٹھی کتاب لے کر بیٹھ گئی آج اُس کا دل کتاب میں بھی نہ لگا۔ تب ہی اُٹھ کر وہ فون کے پاس آئی اور میرے رب کا نمبر ملا لیا۔

"ہیلو میرب" کال ملتے ہی اُس نے کہا۔

"بے حیا، بدتمیز، بے شرم کوئی شرم رہ گئی ہے۔ کیوں میری اولاد کے پیچھے پڑ گئی ہو۔" مامی کی آواز سن کر وہ بوکھلا گئی۔

"مامی وہ میں۔۔۔میرب۔۔۔" وہ ادھورا سا بولی۔

"خبر دار اگر دوبارہ میرے گھر کے کسی فرد سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔" کہتے ہیں غصے سے فون رکھا۔

exponovels

"نوال کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آ گئے۔ مامی تو اس کی بات تک نہ سن رہی تھیں اُسے دوبارہ گھر کیسے رکھیں گیں۔ وہ یہی سوچ کر پھر سے پریشان ہونے لگی گی۔

*

رومی آج پھر لیٹ آیا تھا اور صبح نوال کے اٹھنے سے پہلے ہے آفس چلا گیا تھا۔ نوال نے زیادہ دھیان نہیں دیا۔

جس نوال کی آنکھ کُھلی تو آٹھ بج رہے تھے اتوار کا دن تھا آج پھر اُسکی فجر رہ گئی تھی وہ اُداس ہو گئی اُسنے اُٹھ کر چینج کیا آج اُسنے بلیک کلر کی سمپل شرٹ پہنی جس کی گلے پر سلور موتی تھے سادہ سا ٹراوزر اور گلے میں ڈوپٹہ تھا۔ خوبصورت بال کمر پر گرے تھے۔ وہ حد درجہ بور ہو رہی تھی اور پریشان بھی جیسے کچھ کرنے کو تھا ہی نہیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اس دنیا میں بالکل فالتو ہے جس کی کسی کو ضرورت ہی نہ ہو۔

آج اُس نے دوبارہ وہی کتاب نکالی کافی دیر پڑھتی رہی اور اینڈ کر کے ہی دم لیا۔ کاش اس زندگی کا بھی ایسے ہی کوئی اینڈ ہوتا۔ وہ ایک آہ بھر کر رہ گئی۔ کچھ ہی دیر میں سکینہ خاتون بھی آ گیں انہیں سامنے پا کر وہ کافی حد تک اپنی تنہائی بھول گئی۔ وہ کام کرکے فارغ ہو گی تو وہ دونوں اندر کمرے میں بیٹھ گئیں نا جانے کیوں نوال کو وہ اچھی لگتی تھیں سادہ سی خاتون جیسے کوئی غم بانٹنے والا ہو۔

"بیٹا میں دو دن سے دیکھ رہی ہوں تم کافی اُداس ہو کوئی بات ہے تو مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔" وہ نوال کی اُداسی دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں۔

"آنٹی آپ میرے لیے دُعا کریں گی ناں۔ " وہ اُداس تھی۔

"ہاں بیٹا ضرور"

For more visit (exponovels.com)

"پھر دُعا کریں مجھے میرا شوہر مل جائے۔" وہ نم آواز سے بولی اور سکینہ خاتون حیران ہوئیں۔

"تمہارا شوہر تم شادی شدہ ہو؟" وہ حد درجہ حیران ہوئیں۔

"جی آنٹی میرا چار سال پہلے نکاح ہوا تھا۔" وہ پرانی باتیں یاد کرتے ہوئے بولی۔

رومی ابھی ابھی گھر داخل ہوا تھا دروازہ کھلا تھا تو وہ بنا دستک دیے آ گیا اور نوال کی بات سُن کر ٹھر سا گیا۔ "چار سال پہلے" وہ حیران ہوا۔

"جی آنٹی تب میں چھوٹی تھی۔ دراصل وہ میری بڑی بہن رامین کا منگیتر تھا لیکن شاید اُسکی قسمت میں رامین نہیں تھی۔" اس کے بعد جو ساری بات اُس نے بتائی رومی چکرا کر رہ گیا۔ اور اپنے کمرے میں آ کر بستر پر ڈھے سا گیا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیا کرے یوں جیسے وہ بھی چار سال پیچھے چلا گیا تھا۔

*

چار سال پہلے:

وہ ایم بی اے کر کے فری ہوا ہی تھا کہ پاپا نے آفس جوائن کرنے کا کہا سو وہ باقاعدگی سے آفس جانا شروع ہو گیا عماد اُس کا یونیورسٹی دنوں سے دوست تھا دونوں نے اکٹھے ایم بی اے کیا تھا۔ خلیل احمد کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ زوبیہ بڑی بیٹی تھی جس کی 22 سال کی عمر میں شادی اپنی پھوپھو کے بیٹے سے ہو گئی اور وہ انگلینڈ چلی گئی۔ اس کے بعد دو جڑواں بیٹے تھے روحام اور زارون۔ زارون نے اپنی تعلیم انگلینڈ میں حاصل کی اور وہیں شادی کر کے رہائش پذیر ہو گیا۔ روحام عرف رومی پاکستان ہی رہا۔ وہ اپنے دوستوں میں آر کے کے نام سے جانا جاتا تھا اُس کا یہ نام اتنا مشہور تھا کہ یونیورسٹی کی ساری لڑکیاں آر کے آر کے کرتی اس کے آس پاس منڈلاتی رہتی تھیں رومی اسے سب

exponovels

گھر میں کہتے تھے روحام خلیل وہ صرف اپنے ڈاکومنٹس میں لکھتا تھا بہت کم لوگ اسے روحام کہہ کر پکارتے تھے۔

اِن دنوں وہ چوبیس سال کا تھا جب ماما نے اس کے لیے رشتے دیکھنے شروع کر دیئے تب ثریہ بیگم (روحام کی ماں) کو رامین بہت پسند آئی اپنے بیٹے کے لئے انہیں یہ لڑکی دل و جان سے بھا گئی تھی انہوں نے فوراً شادی کا سوچا۔

"روحام بیٹا میں اب تمہاری شادی کرنا چاہتی ہوں" وہ آفس سے آ۔رہا تھا جب ثریہ بیگم نے اپنی خواہش ظاہر کی۔ وہ مسکرا دیا۔

"ماما ابھی جلدی کیا ہے کچھ ٹائم تو دیں۔" وہ والدین کا فرمانبردار تھا کوئی بات ٹالتا نہیں تھا۔ اپنی شاندار پرسنلٹی پر بھی اس نے کبھی غرور نہیں کیا تھا۔

"یہ جلدی ہے؟ 24 سال کے ہو گئے بھئی کافی ہے تمہارے پاپا کی شادی تو بائیس سال کی عمر میں ہو گئی تھی۔"

"اچھا ماں ٹھیک ہے جو آپ کی مرضی۔" وہ بھی خوش ہو گیا۔

"اللہ تمہیں خوش رکھے میرے بچے! کیسی لڑکی چاہیے تمہیں؟"

"جو آپ کو اچھی لگے۔" اسے ماں کی پسند پر بھروسہ تھا وہ تو روحام پر نہال ہی ہو گئیں ورنہ آجکل کی اولادیں کہاں ایسی ہوتی ہیں۔ انہوں نے رومی کا ماتھا چُوما اور ڈھیروں دُعائیں دیں۔

"یہ لو بیٹا اس کور میں ایک لڑکی کی تصویر ہے بہت خوبصورت پیاری بچی ہے رامین نام ہے مجھے تو بہت پسند ہے تم بھی دیکھ لو۔" انہوں نے انیولپ (envelope) رومی کی جانب بڑھایا۔

exponovels

اس نے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔

کمرے میں آکر وہ فریش ہوا بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تب ہی اسے وہ تصویر یاد آئی اس نے وہ انیولپ اٹھایا اور تصویر باہر نکالی وہ واقعی بہت خوبصورت لڑکی تھی گلابی رنگ کے شلوار کمیز میں ہم رنگ دوپٹہ گلے میں لیے وہ لڑکی سیدھا اس کے دل میں اُتری۔ اُسے ماں کی پسند پر بہت خوشی ہوئی۔ وہ کافی دیر اس تصویر کو دیکھتا رہا۔ پھر یہ اس کا معمول بن گیا وہ روز رامین کی تصویر دیکھتا شاید وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا۔

پھر ایک دن وہ ماما پاپا کے ساتھ اُس کے گھر اُسے دیکھنے گیا کافی دیر وہ لوگ بیٹھے رہے تب ہی ریڈ اینڈ وائٹ ڈریس میں دوپٹہ سر پر جمائے وہ ہاتھ میں ٹرے لیے لاؤنج میں داخل ہوئی تو وہ اُسے دیکھ کر مُسکرا دیا وہ لڑکی اُسے بہت اچھی لگی تھی۔

٭

وہ اِن دنوں بہت خوش تھا اس کی شادی طے ہو گئی تھی رامین اُسے بہت پسند تھی کبھی اُس سے بات چیت نا ہوئی تھی اُس نے سوچا کہ شادی کے بعد اُس سے ساری باتیں بھی ہو جائیں گی۔

دن گزرتے گئے تب ہی اُس کی بارات کا دن بھی آ گیا زارون اور اس کی بیوی چار روز پہلے ہی آئے تھے جبکہ زوبیہ کی فلائٹ تھی اس لئے وہ آج ہی برات والے دن پہنچی تھی۔ ابھی بارات پہنچی ہی تھی جب زوبیہ کی طبیعت خراب ہو گئی اور وہ جلدی واپس آ گئی۔

سب کچھ نارمل تھا پھر اچانک سب کچھ بدل گیا جب پاپا نے آکر اس ایک نروی بات کہی کہ اُس کی شادی رامین کی بجائے اُس کی چھوٹی بہن سے ہو رہی ہے اور اسے ان کی لاج رکھنی پڑے گی ایک دم تو وہ سکتے میں آ گیا پھر وہ سکتہ غصے میں بدلہ لیکن وہ اپنے والدین کے آگے کبھی غصہ نہیں اس

exponovels

لیے نکاح تو اس نے کر لیا مگر نکاح ہوتے ہیں وہ ایک منٹ بھی نہ رُکا اور غصے سے وہاں سے نکل گیا۔

جب وہ گھر پہنچا تو زوبیہ حیران اور دنگ رہ گئی کہ وہ بارات لئے دُلہن کے بغیر کیسے آ گیا؟ وہ بنا کسی سے کچھ کہے اپنے کمرے میں بند ہوگیا۔اس نے اپنی امریکہ کی فلائٹ بک کروائی اور سب کے بولنے کے باوجود بھی چلا گیا نا جانے کیوں ایسا اتنا غصہ آیا کہ وہ کسی کی سُنے سمجھے بغیر نکل گیا۔

*

وہ نیویارک آ گیا وہاں آ کر اس میں بینک میں جاب اسٹارٹ کر دی اس کے یوں چلے آنے سے اس کے والدین اس سے بہت ناراض ہوئے۔زوبیہ تو بہت زیادہ ناراض تھی کہ کیسے وہ ایک لڑکی کی زندگی برباد کر سکتا ہے یا تو نکاح ہی نہ کرتا اگر کیا بھی تھا تو اُسے نبھاتا بڑی بہن کی سزا چھوٹی بہن کو کیوں دے رہا ہے پر اُس وقت وہ کسی کی بات نہ سمجھا۔یہاں آ کر اس نے خود کو کافی مصروف کر لیا۔

دو سال سکون سے گزر گئے پھر جب اُسے ڈھائی سال ہو گئے تو پاپا بیمار رہنے لگے اس کے والدین کو اس کی ضرورت تھی سو وہ نیو یارک کو خیر آباد کہتا ڈیڑھ سال پہلے پاکستان واپس آ گیا وہاں آ کر اس نے کراچی والا گھر سیل کر دیا اور لاہور میں نیا گھر لیا۔

اس کے والدین نے کئی بار اسے سمجھایا۔ اس کے والدین نے اس لڑکی کو تلاش کیا مگر وہ بھی کہیں نہیں ملی پھر انہوں نے روحام کو اس بارے میں کہنا چھوڑ دیا۔ پاپا نے نکاح کی ایک کاپی اسے دے دی تھی جسے اسنے دیکھنا بھی گوارا نہ کیا اور اپنے ڈاکومنٹس میں رکھ لیا۔ پھر اِنھی دنوں اس نے اپنی

exponovels

ایک نیو کمپنی کھولی آر کے (RK) کے نام سے جس میں %70 شیرز روحام کے تھے جبکہ %30 عماد کے۔

ڈاکٹر نے خلیل صاحب کو زیادہ سیر وسیاحت کا کہا تھا سو وہ اکثر ثوبیہ اور زارون کے پاس جاتے رہتے تو وہ اُداس ہو جاتا تب بھی اس نے یہ اپارٹمنٹ خرید لیا وہ زیادہ یہیں رہتا تھا کیوں کہ اتنے بڑے گھر میں اس کا دل نہ لگتا سکینہ خاتون ان کی گھریلو ملازمہ تھی۔ اب وہ مکمل طور پر رامین کو بھول چکا تھا بلکہ اس سے نفرت کرتا تھا پھر اچانک اس دن نوال کو دیکھا تو اسے محبت ہو گئی اسکے میرڈ ہونے پر وہ کتنا ہرٹ ہوا تھا۔

لیکن آج جب سب حقیقت کھلی تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی تھی جسے وہ بے پناہ محبت کرتا ہے اُسے حاصل کرنے کی کوئی زحمت اسے اٹھانا نہ پڑی تھی وہ خدا نے پہلے ہی اُسے عطا کر دی تھی وہ اس کی بیوی تھی جس پر روحام کا حق تھا اور وہ کتنی اچھی تھی راحام کو نہ جانتے ہوئے بھی اسکی امانت بنے وہ ہر ایک کو دھتکارتی رہی۔ جب اسے ارحم والی بات کا پتہ چلا تو اسے بہت غصہ آیا اس کا تو وہ منہ توڑ دے گا اس کی ہمت کیسے ہوئی نوال کے قریب آنے کی۔ مگر اس وقت نوال کو پانے کی خوشی ہی اتنی تھی کے وہ سب فراموش کر گیا۔

*

پھر بھی نہ جانے کیوں دل میں ایک وہم سا تھا وہ فوراً بیڈ سے اُٹھا الماری کال لاکر کھولا ارو اپنے ڈاکومنٹس نکالے اس میں موجود نکاح نامہ جوں کا توں رکھا تھا اس نے فوراً لفافہ کھولا اور نکاح نامہ سامنے کر کے پڑھنے لگا۔ جونہی نظر نوال کے نام پر پڑی وہ دم بخود رہ گیا اس کے ذہن میں یہ یقین کی دھرتی کو چھوا اور ایک دم سے اس کے اندر ڈھیر ساری توانائی آ گئی۔ اس نے جلدی سے وہ

exponovels

سارے ڈاکومنٹس واپس رکھ دیے۔ کیا نوال کو فوراً بتا دیا جائے یا پھر اسے سرپرائز دیا جائے وہ سوچنے لگا۔

*

سکینہ خاتون کو گئے کافی دیر ہوگئی تھی وہ آج پھر سے پرانی باتیں یاد کر کے روئی تھی نماز پڑھ کر اس نے اپنے شوہر کے مل جانے کی دُعا کی اس بات سے انجان کہ اس وقت وہ اپنے شوہر کے گھر ہی ہے۔

کافی دنوں سے وہ بہت بے چین تھی لیکن نماز پڑھ کر ایک سکون سا آ جاتا تھا۔

نماز پڑھ کر وہ کچن میں آ گئی اور سوچا کہ کیوں نہ وہ آج کھانا خود بنائے یہ سوچ کر اس نے بریانی کا سامان نکالا اور بنانا شروع کر دی اس بات سے انجان روحام گھر آ گیا تھا۔

*

جی تو آپ کو مجھ سے کیا بات کرنی تھی؟ رامین نے کافی کا مگ لبوں سے لگاتے ہیں پوچھا وہ دونوں اس وقت کافی شاپ میں تھے ۔

آپ کی کیا کوالیفیکیشن ہے؟ وہ نظریں کافی پر گاڑھتا ہوا بولا ۔

کیا یہ پوچھنا تھا آپ نے ؟وہ حیران ہوئی ۔

نہیں بس جنرل نالج ۔وہ نارمل انداز میں بولا۔

بی اے۔ وہ مختصر سا بولی۔

ہمممم۔ تو آپ صائم کو ہوم ٹیوشن دے سکتی ہیں؟

جی میں دے سکتی ہوں لیکن بس دو گھنٹے کے لئے کیونکہ مجھے ایک اور جگہ بھی جانا ہوتا ہے۔ وہ سوچ کر بتانے لگی۔

اوکے پھر آپ کل سے ہی اسٹارٹ کردیں۔ وہ فورا بولا ۔

اوکے فیس پھر 10 ہزار ہوگی۔وہ فیس کی بات پہلے کرنا چاہتی تھی

بیس ہزار۔ وہ تیزی سے بولا اور رامین حیران رہ گئی۔کیوں کہ ایسا پہلی بار ہوا تھا ورنہ فیس ہر کوئی کم دیتا تھا وہ بےساختہ مسکرا دی۔

آپ زیادہ فیس کس کے لئے دینا چاہتے ہیں؟ وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی ۔

آپ کو دیکھنے کے لئے وہ بے ساختہ بول اٹھا ساتھ ہی گڑبڑا گیا۔ میرا مطلب ہے آنے جانے کی وجہ سے کوئی پرابلم نہ ہو اس لئے۔وہ فورا سنبھل کر بولا۔

ٹھیک ہے مجھے اڈریس لکھوادیں نے کل سے تین بجے آ جاؤں گی۔ وہ کافی سنجیدگی سے بولی ۔

تین نہیں چار بجے۔ کیونکہ اس وقت وہ آفس ہوتا تھا تبھی وہ اب سنجیدگی سے بولا۔

اوکے ٹھیک ہے ۔وہ کافی کے آخری سپ لیتے ہوئے بولی ۔

وہ کافی دیر اس خوشی کو محسوس کرتا رہا پھر اٹھ کر باہر آگیا نوال شاید کچن میں تھی وہ دبے قدموں اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی اور شعلہ بار نظروں سے اسے گھورنے لگی ۔

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ وہ غصے سے بولی ۔

کیا ہوا میں نے کیا کیا ہے؟ وہ مسکراتا ہوا بولا ۔

exponovels

آپ مجھ سے دور رہیں سمجھے! وہ غصے میں بولی ۔

اچھا کتنا دور؟ وہ دو قدم پیچھے ہٹا اتنا دور ٹھیک ہے؟ اس کے لہجے میں ایک نیا شوخ پن تھا جو نوال کو محسوس ہوا وہ غصے سے اسے گھورنے لگی ۔بریانی اس نے دم لگا دی تھی وہ غصے سے پلٹنے لگی جب روحام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جان کھینچا وہ اسکی حرکت پر دنگ رہ گئی۔ کیا وہ دوبارہ کسی پر یقین کرنے کی غلطی کر چکی تھی؟ رومی ایسا تو نہیں تھا۔

یہ کیا طریقہ ہے مسٹر آر کے ؟وہ اب اونچی آواز میں بولی اور اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔

یہ میرا پیار کرنے کا طریقہ ہے وہ آنکھ دباتا ہوا بولا۔

لیومائی ہینڈ! وہ غصے سے اسے گھور کر بولی ۔

ان خوبصورت آنکھوں میں اتنا غصہ!وہ اس کے غصے کی پرواہ کیے بنا بولا۔ وہ اس کی بیوی تھی وہ اس پر حق جماسکتا تھا مگر نوال ابھی انجان تھی۔

میں اپنے شوہر کی امانت ہوں ہاتھ مت لگائے مجھے۔ وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگی ۔اور اس بات پر تو روحام کو اس پر اور پیار آیا اس نے آرام سے اسکا بازو چھوڑ دیا۔

اگر تمہارا شوہر نہ ملا تو پھر؟ وہ اسے کھریدنے لگا۔

وہ مجھے ضرور ملے گا اللہ نے اسے میرے لئے بنایا ہے وہ نا چاہتے ہوئے بھی آئے گا کیونکہ نکاح کوئی عام چیز نہیں ہے ! اس کا ایمان کتنا مضبوط تھا روحام کو بہت خوشی ہوئی جان کر اور واقعی ایسا ہی تو ہوا تھا وہ اسے چھوڑ کر گیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسی لڑکی سے محبت کرنے لگا تھا۔ یہ بات کہہ کر نوال کمرے میں چلی گئی اور ٹھیک دو منٹ بعد پھر نکلی اب اسکا منہ گیلا تھا یعنی وہ منہ دھو کر آئی

For more visit (exponovels.com)

تھی ۔بلیک ڈریس میں وہ کتنی خوبصورت لگ رہی تھی وہ جی بھر کر اسے دیکھنے لگا ہوش میں تب آیا جب وہ دروازے کی جانب بڑھی

وہ فورا اس کے پاس پہنچا دروازے اور نوال کے بیچ کھڑا ہوگیا۔

کہاں جا رہی ہو ؟وہ اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے بولا ۔

میں جہاں بھی جاؤں آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے پوچھنے والے؟ وہ زہر خند لہجے میں بولی۔

میں پوچھ سکتا ہوں آخر تم سے محبت جو کرتا ہوں ۔وہ شوہر نہ کہ سکا۔

اور میں آپ سے محبت نہیں کرتی ہٹیں سامنے سے ۔وہ ہنوز غصے میں تھی ۔

رات ہو گئی ہے میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا۔وہ اڑا رہا ۔

مجھے جانا ہے پلیز ہٹیں۔ اب وہ لہجہ نارمل کرتے ہوئے بولی ۔

ٹھیک ہے چلی جانا پر ابھی نہیں۔ وہ شرارت سے بولا۔

اب تو نوال اور حیران ہوئی اچانک روحام کو کیا ہوگیا تھا؟ جب اسے معلوم ہوا کہ وہ میرڈ ہے تو پیچھے ہٹ گیا اور اب ؟

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ کا دماغ درست ہے؟ وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

کیا مجھے بریانی نہیں کھلاؤں گی جو میرے لیے اتنے پیار سے بنائی ہے وہ شوخ لہجے میں بولا پھر اس کا ہاتھ پکڑے صوفے تک لے آیا وہاں اسے زبردستی بیٹھا دیا وہ مزاحمت کرتی رہی پر بے سود ۔

بلکہ یہاں بیٹھو میں ڈال کر لاتا ہوں۔ یہ کہتے ہیں وہ اٹھ گیا پہلے اس نے دروازہ لوک کیا کہیں وہ سچ میں چلی ہی نہ جائے پھر کچن میں چلا گیا۔ اور ایک ہی پلیٹ میں بریانی نکالی ساتھ میں فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور پلیٹ لیے باہر آگیا۔دو دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی وہ مسکرا دیا ۔

یہ لوکڈ ہے تم نہیں جا سکتی۔ اور اسے کندھوں سے تھامے واپس صوفے تک لے آیا۔

آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ اب وہ رونے والی ہوگئی تھی۔

تمہیں !وہ فورا بولا اور نوال سہم گئی۔

دیکھو ڈرو نہیں میں تمہیں کچھ نہیں کر رہا میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے سامنے رہو۔ اب وہ صوفے پر اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا اور نوال ڈر کر تھوڑا دوسری طرف ہو گئی۔

آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ اب وہ آنسو بہا کر بولی ۔

ارے نوال تم تو رونے لگ گئی! اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کیے ۔

پلیز رو مت میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں تمہیں اپنی شوہر کے پاس جانا ہے ناں؟ نوال نے فورا اثبات میں سر ہلا دیا۔

میں اسکے بارے میں جانتا ہوں کل ہی تمہیں وہاں لے جاؤں گا پلیز اب رونا بند کرو۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا ۔

کیا آپ واقعی روحام کو جانتے ہیں؟وہ ایکدم حیران ہو کر بولی آنکھوں میں ایک چمک سی آئی۔

ہاں بہت اچھے سے۔ بہت لایا ہے ناں اس نے تمہیں دیکھنا گن کر بدلہ لیں گے۔وہ اس کی آنکھوں کی چمک دیکھتے ہوئے بولا ۔

کیا یہ سب سچ ہے؟یا پھر آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ نوال کو شک ہوا ۔

بھلا جھوٹ بول کر مجھے کیا ملے گا ؟وہ ناراض ہوا۔

وہ سوچنے لگی ۔

چلو اب جلدی سے یہ رائس کھاؤ۔ اس نے پلیٹ نوال کے آگے کی ۔

exponovels

نہیں مجھے بھوک نہیں ۔وہ رومی کی باتوں میں الجھی ہوئی تھی ۔
نہیں کھاؤں گی تو پھر میں تمہیں روحام سے نہیں ملواوں گا۔ اس نے دھمکی دی جو کہ کارگر ثابت ہوئی۔ نوال فورا پلیٹ تھام لی اور کھانا شروع کیا۔تھوڑا سا کھا کر اس نے چھوڑ دیا۔
اور کھاؤ۔ رومی میں آنکھیں دکھائیں۔
بس۔ وہ منت کرکے بولی اور اٹھ کرجانے لگی تو رومی نے پوچھا کہاں ؟
مجھے نیند آرہی ہے میں سونے لگی ہوں پلیز آپ صبح مجھے میرے شوہر سے ملوا دیں ۔کہتے ہی وہ فورا کھسک گئی وہ سر جھٹک کر ہنس دیا۔ کتنی معصوم تھی وہ۔ روحام نے اسے کتنی آسانی سے بیوقوف بنا دیا تھا۔جب اسے معلوم ہوگا کہ آر کے ہی اسکا شوہر روحام ہے تووہ کیسے ری ایکٹ کرے گی؟ وہ سوچنے لگا تھا زندگی اسکے سنگ کافی حسین ہو گی وہ مسکرادیا۔

وہ کافی دیر سے رامین کے متعلق ہی سوچ رہا تھا کتنی پیاری تھی وہ اور اسے اچھی لگی تھی اوپر سے صائم کی ٹیچر بھی تھی ۔ٹیچر کا خیال آتے ہی وہ فورا اٹھا بھابی کو بھی تو بتانا تھا اس کے ہوم ٹیوشن کے متعلق۔
بھابی ؟وہ نائمہ کی کمرے کا دروازہ ناک کر کے بولا ۔
آجاؤ عماد ۔وہ اندر آگیا بھابی بیڈ پر بیٹھی کپڑے سمیٹ تھی ۔
بھابی میں نے آج صائم کے ٹیوشن کی بات کر لی ہے کل سے اسکی سکول ٹیچر رامین اسے پڑھانے آئے گی ۔عماد نے نایمہ کو بتایا جو کہ صائم کے ٹیوشن سے بہت پریشان رہتی تھی عماد کی بات سن کر خوش ہوگئی۔

سچ میں؟ تھینکس عماد! وہ خوش ہو کر بولیں۔

یورویلکم بھابھی۔ وہ مسکراتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا۔وہ کیوں اسے بار بار سوچ رہا تھا کہیں اسے پیار تو نہیں ہوگیا وہ خود پر حیران ہو رہا تھا۔

صبح جب نوال کی آنکھ کھلی تو سات بج گئے تھے آج پھر اس کی فجر رہ گئی تھی وہ پھر اداس ہو گئی ۔فریش ہو کر باہر آئی تو روحام نظر نہ آیا۔دوسرے کمرے میں بھی نہیں تھا یعنی وہ جا چکا تھا۔اس نے سکون کا سانس لیا دروازے کی جانب ہاتھ بڑھایا کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ لاکڈ تھا یعنی وہ باہر سے لاک لگا کر گیا تھا نوال کو بہت غصہ آیا تھا وہ غصے سے آکر صوفے پر بیٹھ گئی آخر وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا کیا وہ سچ میں تو روحام کو جانتا تھا یا پھر صرف نوال کا وقت ضائع کر رہا تھا؟وہ جتنا سوچتی تھی اتنا الجھتی جا رہی تھی تب ہی دروازہ کھلا اور رومی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھوں میں سرخ گلابوں کا بڑا سا بکے تھا وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا تو یعنی آج وہ آفس نہیں گیا تھا؟

گڈ مارننگ ۔وہ مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا۔بلیو جینز اور بلیک شرٹ میں وہ کافی فریش لگ رہا تھا ۔بے اس کی جانب بڑھایا وہ کافی حیران ہوئی تو رومی نے بکے ٹیبل پر رکھ دیا۔

کیا ہوا اتنا کیوٹ ساچہرہ اداس کیوں ہے؟وہ اس کی اداسی دیکھ کر بولا ۔

آپ مجھے روحام کے پاس کب لے کر جائیں گے؟وہ ضبط سے بولی اور وہ ہنس دیا۔

اتنی جلدی ہے گھامڑسے ملنے کی؟وہ ہنستا ہوا بولا اور نوال کو غصہ آگیا۔

جی ہے جلدی اور وہ گھامڑ نہیں۔وہ دوبدو بولی روحام کو اس کی بات بہت اچھی لگی تھی وہ کیسے اسے ہر ایک کے سامنے سپورٹ کرتی تھی۔اس کے خلاف کوئی بات نہیں سنتی تھی ۔

اچھا سوری میڈم کچھ نہیں کہتا آپ کے شوہر کو ۔وہ کان پکڑ کر بولا۔کیا کافی مل سکتی ہے ؟پھر لے چلوں گا تمہیں۔

میں بنا لاتی ہوں پھر مجھے لے جایئے گا۔وہ جلدی سے کیچن میں چلی گئی۔ وہ اپنے شوہر کے ملنے پر حیران اور کنفیوز بھی تھی ۔پتا نہیں رومی سچ کہہ بھی رہا ہے یا نہیں پر وہ ایک بار ٹرائے تو کر سکتی تھی ناں۔

روحام اپنے کمرے میں فریش ہونے چلا گیا تبھی باہر کا دروازہ کھٹکا۔نوال باہر آئی دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

کیسی ہو نوال؟ وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور بے تکلفی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔وہ جیسے ہوش میں آئی۔

آپ یہاں کیسے؟ کیوں آئے ہیں آپ ؟وہ ارحم کو یہاں دیکھنے کی توقع نہیں کر رہی تھی ۔

کیوں میں نے آؤنگا تو اور کون آئے گا تمہارا وہ سوکالڈ شوہر جو تمہیں چھوڑ کر بھاگ گیا چلو میں تمہیں لینے آیا ہوں۔وہاں سے چلنے کا کہنے لگا۔

میں نہیں آؤں گی۔ نوال نے انکار کر دیا۔

کیوں نہیں آؤں گی چلو فکر نہیں کرو فلحال میں تمہیں گھر لے کر نہیں جاؤں گا ایک جگہ تمہاری رہائش کا بندوبست کر دیا ہے وہیں رہو گی تم ۔نوال سن کر ڈر گئی اس کی بات کا مفہوم وہ سمجھ گئی ۔

exponovels

ارے چلو اب کھڑی کیوں ہو؟وہ حیران ہوکر اس کی طرف آیا۔نوال نے دیکھا روحام کہیں نہیں تھا۔

کیا مجھے دیکھ کر خوش نہیں ہوئی؟وہ اس کے چہرے پر آئی لٹ کو پکڑ کر بولا وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔

آپ جائیں یہاں سے میں نہیں آؤں گی۔ وہ ذرا غصے سے بولی۔

ایسے کیسے نہیں آؤں گی میں تمہیں لے کے جاوں گا۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا بولا ۔

تب ہی کسی نے نوال کو چھڑوا کر اپنی جانب کھینچا وہ رومی کے سینے سے جا ٹکرائی۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی نوال کو ہاتھ لگانے کی؟ رومی نے زوردار مکا ارحم کے منہ پر مارا وہ اس حملے کے لیے تیار نہ تھا حیرانی سے پلٹا۔

تم کون ہو ؟ وہ غصے سے اس کے پاس آیا۔

آرکے انڈسٹری کا مالک نام تو سنا ہوگا۔ ار کے ایک بڑے بزنس مین کا نام تھا ارحم نے سنا ہوا تھا تبھی اس نے جوابی حملہ نہیں کیا۔

میں نوال کو لینے آیا ہوں چلو نوال۔ اس نے پھر نوال کی جانب ہاتھ بڑھایا وہ ڈر کر رومی کے پیچھے چھپ گئی۔

خبردار اگر تم نے نوال کا نام بھی لیا تو وہ کہیں نہیں جائے گی سنا تم نے!وہ انگلی اٹھا کے وارن کرتا ہوا بولا۔

کیسے نہیں جائے گی میں کزن ہوں اس کا وہ غصے سے بولا۔

مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا ارحم بھائی۔وہ ڈر کر بولی۔

سن لیا تم نے اب دفع ہو جاؤ۔ روحام غصے سے لال ہوگیا۔دل تو کررہا تھا اس کو جان سے مار دے۔

exponovels

کیوں جاؤں میں اور یہ کس حق سے یہاں رہ رہی ہے ؟تم لگتے کیا ہو اس کے ؟اب تو آرام کو بھی طیش آ گیا۔نوال کے آنسو بہہ نکلے وہ واقعی اس کا کچھ نہیں لگتا تھا۔

نوال میری بیوی ہے یہ ہے ہمارا رشتہ سن لیا۔ روحام نے مضبوطی سے نوال کا ہاتھ تھام کر کہا اور نوال اس کے لئے تو جیسے دنیا ہی رک گئی وہ دنگ رہ گئی اور آر کے کی جانب دیکھنے لگی ۔

ارحم پر تو جیسے اوس پڑ گئی وہ اب کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا سوچپ چاپ وہاں سے نکل گیا۔اس کے جاتے ہی روحام نے رووازہ لاک کیا اور نوال کی چانب مڑا جو حیرانگی سے اسے تکے جا رہی تھی۔اس کا رنگ ایکدم سفید پڑ گیا تھا وہ نوال کو تھامے صوفے تک لایا اسے وہاں بٹھا دیا وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

کیا آپ نے ابھی جو کہا وہ جھوٹ ہے یا سچ؟ وہ مری ہوئی آواز میں بولی۔

وہ سب سچ ہے نواک میں ہی تمہارا شوہر ہوں تم میری بیوی ہو۔ وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔نوال ایک دم ہوش میں آئی اس سے دونوں ہاتھ چھڑوا لیے اور غصے سے کھڑی ہوگئی۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں مجھے دھوکا دے رہےہیں میرے شوہر کا نام روحام خلیل ہے۔ وہ دیکھ کر بولی۔

میرا نام روحام خلیل ہے آر کے !وہ بھی کھڑا ہو گیا اسکے کندھے تھامتا ہوا بولا۔ وہ اب بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے ابھی چکرا کر گر جائے گی۔

آپ روحام؟ وہ یقین اور بےیقینی کے درمیان بولی۔

ہاں نوال میں تمہارا روحام تمہارا شوہر ہوں۔وہ وسے واپس صوفے پر بٹھا کر بولا۔

For more visit (exponovels.com)

تمہیں یقین نہیں آرہا کیا؟وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھنے لگا اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی لگ نوال کا سر نفی میں ہلا۔ وہ اٹھا اور کمرے میں گیا ایک منٹ بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی نکاح نامہ تھا۔

یہ دیکھو۔اس نے وہ نوال کو تھمایا اس پر لکھے نام کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی اور بے یقینی سے روحام کی جانب دیکھا اور غصے سے اس کا گریبان پکڑ لیا۔

کیوں کیا آپ نے یہ سب میرے ساتھ اگر مجھے چھوڑنا ہی تھا تو نکاح کیوں کر کے گئے؟ وہ روتے ہوئے بولی

آئی ایم سوری نوال مجھے معاف کردو۔ وہ اسکے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا ہوا بولا۔

کس کس بات کی معافی مانگ رہے ہیں آپ چار سال سے میں یہ اذیت کاٹ رہی ہوں لوگوں کی باتیں اور طعنے سن رہی ہوں صرف آپ کی وجہ سے۔ وہ روتے روتے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

نوال پلیز مجھے معاف کردو ایک موقع دو میں سب کچھ ٹھیک کردوں گا۔ وہ اسے نیچے سے اٹھا کر صوفے پر بیٹھاتا ہوا بولا۔

میں نے بہت تکلیف سہی ہے روحام اب مزید نہیں سہہ سکتی۔ آپ پھر مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے میں پھر اکیلی رہ جاؤں گی۔وہ روتے میں تڑپ کر بولی۔

میں بالکل بھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا نوال آئی پرامس! وہ شدت جزبات سے بولا۔ نوال کے آنسو میں کوئی کمی نہ آئی وہ روتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

exponovels

یار اب تو ہم مل گئے ہیں پلیز رونا بند کرو اب اور نہیں۔ وہ اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا۔ نوال کی جو چار سال کی سزا تھی بالآخر وہ ختم ہوئی تھی۔ اسے یوں روتے دیکھ کر روحام نے اسے اپنے بازووں میں سمو لیا۔

نوال کا نازک سا سراپہ روحام کے مضبوط وجود میں چھپ گیا۔وہ اس کے سینے پر سر رکھے آنسو بہائے گی کافی دیر وہ یونہی آنسو بہاتی رہی پھر ایک دم روحام کی قربت کا احساس ہوا تو اس کا چہرہ سرخ ہوگیا۔روحام نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا اور اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

ویسے نوال تم روز کے کتنے آنسو بہاتی ہو اگر تم آنسوؤں کا بزنس شروع کر دو ناں تو بلیو می بہت امیر ہو جاؤ گی۔وہ اس کے آنسو صاف کرتا بظاہر سنجیدگی سے بولا لیکن روحام کی بات سن کر وہ روتے ہوئے بھی کھکھلا کر ہنس پڑی۔وہ ہنستے ہوئے کتنی پیاری لگتی تھی شاید روحام نے آج پہلی دفعہ اسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔

اس ہی ہنستی رہا کرو نوال! وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا اور نوال مسکرا دی۔

آپ نے مجھے بہت رلایا ہے۔اس نے اپنا ہاتھ واپس کھینچا مگر روحام کی گرفت مضبوط تھی۔

مجھے معاف کر دو یار اب بالکل نہیں رولاؤں گا بلکہ جو کہو گی وہی کروں گا۔وہ سب کچھ کرنے پر رضامند تھا۔

ٹھیک ہے مجھے ذرا سوچنے دیں۔ وہ سوچتے ہوئے بولی۔

تو کیا سزا ہے میری مسز روحام؟ وہ پیار سے بولا۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا.وہ روہانسی ہو کر معصومیت سے بولی اور روحام ہنس پڑا۔نوال اسے گھورنے لگی وہ فورا سنجیدہ ہوگیا۔

exponovels

آپ مجھ پر ہنس رہے ہیں ؟وہ غصے سے بولی۔

ارے میری جان میری کیا مجال جو تم پر ہنسوں؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا اور وہ اسکی بات پر حیا سے سمٹ گئی۔ وہ اور بھی کچھ کہنے لگا جب اس کا فون بج اٹھا وہ بدمزہ ہوا لیکن جب فون دیکھا تو پاپا کی کال تھی۔

السلام و علیکم پاپا! وہ خوشدلی سے بولا۔

جی ٹھیک۔آپ کب تک آرہے ہیں؟

کل کیا واقعی؟ ؟؟ وہ حیران ہوا نوال اسکے تاثرات دیکھنے لگی۔

میں گھر ہوں نہیں آفس نہیں گیا۔ آپ کی بہو مل گئی ہے اسی کے پاس بیٹھا ہوں۔ وہ نوال کو دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا وہ جھینپ گئی۔

اچھا پاپا اگر آپکو یقین نہیں آرہا تو ویڈیو کال کر لیں۔ اس نے فورا مشورہ دیا پھر کال کاٹ دی۔

کیا ہوا؟ نوال نے پوچھا۔

پاپا کو یقین نہیں آرہا کہ تم میرے ساتھ ہو۔

تھوڑی دیربعد زوبیہ کے نمبر سے ویڈیو کال آنے لگی۔ اس نے فورا ریسیو کی سامنے صوفے پر ماما پاپا اور زوبیہ تینوں بیٹھے تھے۔

رومی کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ زوبیہ سب سے زیادہ حیران تھی۔

ہاں ناں یقین نہیں آتا تو خود دیکھ لیں۔ روحام نے کیمرہ نوال کی جانب کیا تو وہ تھوڑا کنفیوز ہوئی۔

ماشاءاللہ کتنی پیاری بیوی ہے روحام کی۔ وہ اپنی ماں سے بولی تب ہی اسکی ماں نے موبائل زوبیہ کے ہاتھ سے لے لیا۔

exponovels

کیسی ہے میری بیٹی؟ وہ نرمی سے بولیں نوال رامین کی بارات والے دن ان سے ملی تھی تب وہ چھوٹی تھی۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟

اپنی بیٹی کو دیکھ لیا اب بالکل ٹھیک ہوں۔ نوال انکی محبت پر حیران رہ گئی۔ تب ہی ویک سگنل کی وجہ سے کال ڈراپ ہو گئی۔ نوال نے موبائل رومی کی جانب بڑھا دیا۔

کال ڈراپ ہو گئی۔ نوال نے کہا۔

کوئی بات نہیں وہ لوگ کل آ جائیں گے پھر جتنی مرضی باتیں کر لینا۔ وہ مسکرا کر بولا اور کچھ سوچنے لگا۔

کیا سوچ رہے ہیں آپ ؟ وہ روحام کو خاموش دیکھ کر بولی۔

اس گھر میں میں تب رہتا ہوں جب ماما پاپا نہیں ہوتے لیکن اب گھر جانا ہو گا۔ وہ اداسی سے بولا۔

اچھا آپ کا گھر کراچی میں ہے ناں؟ وہ سوچ کر بولی۔

نہیں وہ سیل کر دیا تھا یہیں لاہور میں ہے۔

اچھا۔ وہ بس اتنا ہی بولی۔

کل گھر بھی جانا ہو گا۔ وہ پھر اداسی سے بولا۔

کیا آپ نہیں جانا چاہتے ؟ وہ اسکی اداسی دیکھ کر بولی۔

نہیں۔ وہ فورا بولا۔ مجھے یہاں ایک عجیب سا سکون ملتا ہے اور تم بھی تو مجھے پہلی بار یہیں ملی ہو ناں اب کیسے جاؤں؟ وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولا وہ جواباً خاموش رہی۔

اچھا چھوڑو یہ سب باتیں چلو ناشتہ کرتے ہیں۔ روحام کو کافی دیر سے بھوک لگی تھی ۔

exponovels

میں ناشتہ باہر سے لے آتا ہوں تم دروازہ لاک کر کو۔ وہ اسکا گال تھپکتا چل گیا۔ کیا یہ سچ تھا یا پھر خواب؟ اسکا شوہر اسکے سامنے تھا وہ سوچ کر مسکرادی۔

ارحم بہت ہی آگ بگولا ہو کر گھر پہنچا تھا عظمیٰ سے کافی دیر بحث کرتا رہا پھر پیکنگ کرتا ارجنٹ کام کیلیے دبئ نکل گیا۔ وہ نوال کو کھونا نہیں چاہتا تھا اب تو اسکا شوہر بھی مل گیا تھا مگر وہ کچھ بھی کر کے اسے ضرور حاصل کرے گا۔

جب اصغر صاحب کو معلوم ہوا کہ عظمیٰ نے انکی معصوم بھانجی کو گھر سے نکال دیا ہے وہ بہت ہی غصہ ہوئے۔ میرب نے انہیں ساری بات دی۔
کیا تمہیں پتا ہے نوال کہاں ہو گی؟ وہ میرب سے دکھی لہجے میں پوچھنے لگے۔ اس نے اصغر صاحب کو روحام کے اپارٹمنٹ کا ایڈریس دے دیا۔
میں اسے لینے جا رہا ہوں۔ یہ کہتے ہی وہ نکل گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اسکی ساری دعائیں قبول تھیں اسے روحام مل گیا تھا وہ بہت ہی خوش تھی اور اس وقت خود کو بہت ہی خوش قسمت تصور کر رہی تھی۔ اس پر سجدۂ شکر تو واجب تھا۔ وہ اٹھی وضو کیا اور شکرانے کے نفل ادا کیے پھر اپنے اور روحام کے آئندہ زندگی کیلیے خوشیاں مانگیں۔ تھوڑی ہی دیر میں روحام ناشتے کے کافی سارے لوازمات لیے آگیا دونوں نے مل کر ناشتا کیا پھر روحام کو ضروری میٹنگ کیلیے کال آگئی تو وہ آفس کیلیے نکل گیا۔ روحام کے جانے کے بعد وہ بور ہونے لگی مگر پھر بھی

exponovels

وہ خوش تھی یوں جیسے کڑی دھوپ میں مضبوط سائبان مل گیا ہو کم روحام کی فیملی بھی آجائے گی وہ اس متعلق سوچنے لگی۔

رامین آج صائم کو پڑھانے آئی تھی اسے ایک گھنٹہ ہونے والا جب عماد آتا دکھائی دیا اسے مسکرا کر سلام کرتا ہے وہ اندر چلا گیا۔ رامین سب کو ہی بہت اچھی لگی تھی صائم کی تو وہ فیورٹ ٹیچر تھی۔وہ صائم کو سبق یاد کروا رہی تھی جب عماد ہی چلا آیا۔

کیا ہو رہا ہے لٹل جونئیر؟ وہ صائم کے بال بکھیرتا ہوا بولا۔

پڑھائی۔ وہ ہنس کر بولا۔

کیسی ہو رامین؟ وہ اس کی جانب متوجہ ہوا

ٹھیک ہوں۔ یہ کہتے ہی وہ کام میں مصروف ہو گئی۔

کیا مجھے بھی پڑھا دو گی؟ وہ شرارت سے بولا۔

رامین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

وہ دراصل رائٹنگ خراب ہوگئی ہے میری وہی ٹھیک کرنی ہے۔

تو پھر تختی لکھا کرو۔ وہ مشورہ دے کر پھر مصروف ہو گئی۔

تم لکھوا دو ناں! وہ دوستانہ انداز میں بولا۔

اچھا پہلے صائم کو پڑھا دوں پھر۔ ۔وہ اب کچھ لکھ رہی تھی عماد تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھ کر چلا گیا۔وہ جانتی تھی عماد اس میں دلچسپی لے رہا ہے مگر وہ اب کوئی مسئلہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔

exponovels

وہ اس وقت مکمل طور پر کتاب کے مطالعے میں منہمک تھی جب فون کی گھنٹی بجی اس نے اٹھ کر رسیو کیا۔

ہیلو! وہ مصروف انداز میں بولی۔

کیسی ہو ڈیئر وائفی؟ روحام کی گھمبیر آواز سن کر وہ مسکرا دی۔

ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں ؟

تمہیں مس کر رہا ہوں! وہ فورا بولا۔

لیکن کچھ دیر پہلے ہی تو گئے ہیں آپ؟ وہ حیران ہو کر بولی۔

ہاں تو کیا مس نہیں کر سکتا؟ وہ ناراض ہوا۔

کرسکتے ہیں! وہ دھیرے سے بولی۔

تو پھر آجاؤں؟ وہ اس کی آواز سن کر بولا۔

اتنی جلدی ؟ وہ حیران ہوئی۔

مجھے لگا تھا تم کہو گی ہاں آجائیں پر لگتا ہے تم مجھ سے پیار نہیں کرتی! وہ خفگی سے بولا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔وہ جلدی سے بولی۔

پھر کیسی بات ہے کرتی ہو مجھ سے پیار؟ وہ شرارت سے بولا جواباً وہ خاموش رہی۔

نوال! اس نے پکارا۔

جی؟ وہ فورا متوجہ ہوئی۔

کہو ناں! وہ اسے تنگ کرتا ہوا بولا۔

کیا؟ وہ انجان بنی۔

جو میں نے پوچھا ہے ؟

آپ نے کیا پوچھا ہے؟ وہ انجان بن رہی تھی۔

اتنا آسان سا سوال ہے آئی لو یو اب اس کا جواب دو!! وہ مسکراہٹ دبا کر بولا وہ جانتا تھا اس وقت وہ شرما رہی ہوگی۔ اور اس کا چہرا شرم سے گلابی پڑ رہا ہو گا ۔

وہ میں تھوڑا کام کر رہی لوں وہ واقعی گھبرا رہی تھی اور روحام ہنس دیا۔

ٹھیک ہے لیکن جب میں گھر آؤں تو میرا جواب تیار ہو! وہ حکم دیتا ہوں وہ بولا۔

اللہ حافظ! نوال نے کہہ اگر فون رکھ دیا۔اسے تو روحام کا یہ روپ دیکھ کر حیرانگی ھورھی تھی۔ وہ دکھنے میں کافی سنجیدہ تھا مگر نوام کے لیے یہ اسکا نیا روپ تھا۔وہ کافی رومینٹک باتیں کرتا تھا۔وہ کافی دیر اس کے متعلق سوچتی رہی شام ہو رہی تھی پھر وہ کیچن میں کچھ بنانے کے لئے آگئ۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی وائیٹ اینڈ ریڈ ٹراوزر شرٹ میں وہ فریش لگ رہی تھی ۔آج بال کھلے چھوڑنے کی بجائے اس نے اونچی پونی کر لی۔ وہ مطمئن سی ہو کر کیچن آئی کھانا ریڈی تھا۔نوال کو بھوک لگ رہی تھی مگر روحام آئے گا تو وہ مل کر کھائیں گے۔دروازے پر دستک ہوئی وہ اٹھ کر دروازے تک آئی وہ جانتی تھی روحام ہو گا اس نے دروازہ کھول دیا۔

السلام علیکم! گڈ ایوننگ! وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ روحام کے ہاتھ میں ایک گلاب کا پھول تھا جو اس نے نوال کی جانب بڑھایا۔ روز فار آ روز (Rose for A rose) ۔ نوال نے مسکراتے ہوئے پھول تھام لیا۔

تھینکس اس نے شکریہ ادا کیا۔

صرف تھینکس نہیں چلے گا مجھے بھی کچھ دو۔ وہ اسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا نوال کنفیوز ہو گئی۔

میں کیا دوں؟ میرے پاس تو کوئی پھول بھی نہیں ۔ وہ پریشان ہو کر بولی ۔

پھول چھوڑو ہاں ایک چیز تم مجھے دے سکتی ہو۔وہ سوچ کر بولا۔

کیا؟

میرے سوال کا جواب۔ وہ آنکھ دبا کر بولا نوال نے نظریں جھکا دیں۔ چہرہ بلش ہو گیا وہ اس کی حالت کو انجوائے کرنے لگا۔

دو ناں جواب۔ وہ مزید تنگ کرتا ہوا بولا۔

آپ جا کر فریش ہو جائیں میں کھانا گرم کرتی ہوں۔وہ کچن میں جانے لگی تو روحام نے اس کا ہاتھ تھام کر روک لیا اور خود سے قریب کیا۔

کھانے کے ساتھ اپنا جواب بھی تیار رکھنا۔وہ مسکراتا ہوا اندر چلا گیا۔نوال کی سانسیں اتھل پتھل ہونے لگی بمشکل خود کو کمپوز کرتی وہ کیچن تک آئی۔ کھانا گرم کرکے وہ باہر صوفے پر آکر بیٹھ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد روحام فریش ہو کر آیا نظر نوال پر پڑی وہ اس وقت کیوٹ سی ٹین ایج لڑکی لگ رہی تھی۔

کیا دیکھ رہے ہیں؟ روحام کی نظریں خود پر محسوس کرکے وہ پوچھنے لگی۔

تم بالکل ٹین ایجر لگ رہی ہو اور کیوٹ بھی وہ مسکرا کر بولا تو نوال نے پلکیں جھکا لیں۔

کھانا ڈال لاؤں؟ اب نظریں اٹھا کر پوچھا۔

exponovels

ایسے لگ رہا ہے جیسے ہم شروع سے ایسے ہی رہتے تھے میں آفس سے آتا تھا اور تم میرا انتظار کرتی تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے بولا وہ مسکرا کر کچن میں جانے لگی تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ رک گئی روحام نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

جی؟ روحام نے ابرو اٹھائے۔

ماموں! نوال دوڑ کر آگے آئی اور اصغر صاحب سے لپٹ گئی۔

نوال میری بچی! وہ اسے پیار کرنے لگے وہ انکی پیاری بھانجی تھی۔ روحام دونوں کو دیکھ کر حیران ہوا۔اصغر صاحب نے اسے خود سے الگ کیا ۔

اندر آیئے! روحام سائیڈ پر ہوگیا وہ اندر آگئے۔

بیٹھیں! روحام نے انہیں بیٹھنے کو کہا۔ نوال اور اصغر صاحب اکٹھے بیٹھ گئے جب کہ روحام سامنے صوفے پر۔

نوال میری بچی میں تمہیں لینے آیا ہوں۔

لیکن ماموں! نوال بولنے ہی لگی تھی جب روحام بیچ میں بول پڑا۔

نوال میری بیوی ہے اور کہیں نہیں جائے گی۔

اصغر صاحب بے حد حیران ہوئے اور سوالیہ نظروں سے نوال کی جانب دیکھا۔

جی ماموں یہ روحام ہیں میرے شوہر۔وہ نظریں جھکا کر بولی روحام کو سب نے شادی والے دن سرسری سا دیکھا تھا۔ اسی لئے اصغر صاحب اسے پہلی نظر میں پہچان نہ پائے۔

شکر ہے خدا کا! بیٹا تم مل گئے۔ وہ شکر ادا کرتے ہوئے بولے۔

جی۔وہ محض اتنا ہی بولا

exponovels

نوال چائے۔ وہ نوال کی جانب دیکھ کر بولا وہ اٹھنے لگی تو ماموں نے اسے روک دیا۔

نہیں بیٹا کچھ بھی نہیں چاہیے بس بیٹھو ضروری بات کرنی ہے۔وہ واپس بیٹھ گئی۔

میں عظمٰی کے رویے سے کافی سے شرمندہ ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔ وہ نوال کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

نہیں ماموں اس سب میں آپ کی کوئی غلطی نہیں۔ وہ ان کے ہاتھ پکڑ کر بولی

بیٹا میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ تم اتنا عرصہ کہاں تھے کیوں چلے گئے؟بس میں اتنا کہوں گا کہ نوال کو تمہاری ضرورت تھی شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو تحفظ دے۔ وہ ٹھہر ٹھہر کر بولے۔

جی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں انکل میں واقعی بہت شرمندہ ہوں اور نوال سے معافی بھی مانگ چکا ہوں آپ بھی مجھے معاف کر دیں۔وہ شرمندہ ہو کر بولا۔

نہیں بیٹا اس کی ضرورت نہیں ہے میں بس چاہوں گا کہ تم نے ۔وال کا بہت خیال رکھو۔ انہوں نے پیار سے نوال کے جانب دیکھتے ہوئے کہا ۔

بیٹا میں نوال کو لینے آیا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو اس کو لے جاؤں۔ انہوں نے روحام سے کہا کیوں کہ وہ اس کا شوہر تھا۔

نہیں کل میں نوال کو وہاں اس گھر میں نہیں بھیج سکتا جہاں اسکی عزت نہ ہو۔

لیکن بیٹا میں اسے ہمیشہ کرنے لے کے جا رہا بس دو دنوں کے لئے ۔دراصل نوال کے باپ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا آپ نے آخری وقت میں کہ اگر نوال کا شوہر مل جائے تو میں اسے اپنے گھر سے رخصت کرو اور وہ ہماری دعائیں لے کر اپنی نئ زندگی کا آغاز کرے۔ وہ نوال کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے اور نوال کی آنکھیں بھر آئیں۔ روحام نے انکی بات سمجھ کر سر ہلایا۔

exponovels

ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں لیکن آپ کا بیٹا ارحم ان دنوں گھر نہیں رہے گا شاید آپ اس کے خیالات نہیں جانتے۔ روحام انہیں آگاہ کرتا ہوا بولا۔ماموں کو میرب کے ذریعے یہ بات پتہ چلی تھی کہ ارحم نوال سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ بخوبی روحام کی بات سمجھ گئے۔

بیٹا آپ فکر نہ کرو وہ دبئی واپس چلا گیا ہے آج ہی۔وہ تحمل سے بولے نوال نے پرسکون سانس لیا۔

ٹھیک ہے آپ نوال کو لے جاسکتے ہیں روحام نے یہ بات دل پر پتھر رکھ کر کی تھی نوال نے اس کی جانب دیکھا وہ بالکل سنجیدہ تھا۔

تمہارا بہت شکریہ بیٹا۔ وہ مسکرا دیئے تو روحام بھی مسکرا دیا۔

کیا آپ نے آج ہی واپس جانا ہے؟ روحام نے واپسی کا پوچھا۔

ہاں۔

آج یہیں رک جائیں اب تو رات ہوگئی ہے۔ روحم نے ٹائم دیکھا سات بج کے تیس منٹ ہوگئے تھے۔

نہیں بیٹا پھر کبھی۔ہم جلدی پہنچ جائیں گے۔

نوال تم تیار ہو جاؤ۔ روحام نے اسے کہا وہ بھی فورا اٹھ گئی اور کمرے میں آگئی تیاری کیا کرنی تھی وہ تیار ہی تھی۔ وہ بھی روحام کو چھوڑ کر جانا نہیں چاہتی تھی پر ماموں اور میرب کی یاد بھی آرہی تھی وہ تذبذب کا شکار ہوئی۔ تبھی روحام کمرے میں چلا آیا وہ بھی بہت اداس لگ رہا تھا۔

ابھی تو ٹھیک سے ملے بھی نہ تھے اور تم جا رہی ہوں۔ وہ اس کے پاس آکر اداسی سے بولا۔

میں دو دن بعد واپس آجاؤں گی۔وہ نظریں جھکا کر بولی روحام نے اسے گلے لگا لیا۔

exponovels

میں تمہیں بہت مس کروں گا۔ وہ اداس لہجے میں بولا نوال اس کے سینے سے لگی کچھ نہ بولی مگر اس کا چہرہ بلش تھا۔ تب ہی روحام نے دھیرے سے اسے خود سے الگ کیا اور پیار سے اسکا گال تھپکتا باہر نکل گیا۔ نوال کا دل عجیب لے میں دھڑکا۔ پھر وہ خود کو کمپوزڈ کرتی باہر نکل آئی ماموں اس کے منتظر تھے۔ ماموں نے روحام کو اپنا ایڈریس اور نمبر دے دیا اور دو دن بعد رخصتی کا بھی کہا۔ وہ انہیں نیچے تک چھوڑنے آیا نوال جب گاڑی میں نہ بیٹھ گئی وہ وہیں کھڑا دیکھتا رہا جب تک گاڑی نظر سے اوجھل نا ہوگی تو وہ واپس پلٹا لگتا تھا قدم من من بھر کے ہوگئے وہ بھاری دل کے ساتھ اوپر آیا اور صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔ ابھی وہ گئی ہی تھی کہ وہ اسے بری طرح مس کرنے لگا تھا نہ جانے یہ دو دن کیسے گزریں گے۔ ابھی ان دونوں نے اکٹھے کھانا کھانا تھا۔ کھانے سے یاد آیا نوال نے تو کچھ بھی نہیں کھایا تھا اسے فکر ہونے لگی تھی پھر وہ خود کو مصروف کرنے کے لیے لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا۔

آدھا سفر کٹ چکا تھا لیکن ایک لمحہ بھی ایسا نہیں تھا جب نوال نے آرکے کو مس نہ کیا ہو ۔ ماموں ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے وہ ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی۔
وہ خود پر حیران ہو رہی تھی روحام تو اسے محبت کرتا تھا اسی لیے مس کر رہا تھا۔ لیکن وہ اسے تو آج ہی پتہ چلا تھا کہ روحام اس کا شوہر ہے تو کیا نکاح کا رشتہ اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ ایک ہی دن میں محبت ہو جائے۔ وہ کافی حیران ہوئی اور سیٹ کے پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں تب ہی خیال آیا کہ روحام نے تو کھانا بھی نہیں کھایا تھا وہ اس کے لئے سے فکرمند ہوئی پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی خنکی بڑھتی جا رہی تھی۔

exponovels

وہ کافی دیر آنکھیں موندھے لیٹا لیکن بار بار آنکھوں کے سامنے رامین کا چہرہ آجاتا تھا۔ وہ اسے اتنی یاد کیوں آرہی ہے وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔لیکن کیا بات کرے ان کی تو آپس میں اتنی بے تکلفی ہی نہیں تھی ۔بہت زیادہ سنجیدہ ہی رہتی تھی اس نے موبائل اٹھایا رامین کا نمبر نکالا کال ملائی اور پھر فورا ہی کاٹ دی۔پھر تھوڑی دیر بعد اس نے روحام کا نمبر نکالا اور کال کا بٹن پریس کیا۔

ہیلو ! روحام بجھی بجھی آواز میں بولا۔

اداس لگ رہے ہو۔ عماد میں اس کی بجھی آواز کو نوٹس لیا۔

ہاں یار۔ ۔

ایسے اداس ہو رہے ہو جیسے بیوی چھوڑ کر میکے گئ ہوئی ہو۔ عماد ہمیشہ بنا سوچ بولتا تھا۔

دوسری طرف روحام اس کی یہ بات سن کر اچھا ہی پڑا۔ تمہیں کیسے پتا چلا؟

کیا پتا چلا ؟ عماد حیران ہوا۔

یہی کہ بیوی میکے گئی ہے۔وہ فورا بولا۔

خوابوں سے باہر آوٗ شہزادے میں نے ایک بات ہی کی اور تم تو سریس ہی ہوگئے۔ عماد ہنس کر بولا۔

خواب نہیں سچ ہے یار۔ وہ اداسی سے بولا۔

کیا مطلب ؟عماد حیران ہوا۔

ابھی آ سکتے ہو میرے گھر؟ روحام نے کہا۔

ہاں آ سکتا ہوں خیریت ؟

ہاں تمہیں ایک کہانی سنانی ہے! عماد کو رومی سے اتنی غیر سنجیدگی کی توقع نہیں تھی۔

exponovels

پاگل ہو کہانی سنانے کے لیے بلا رہے ہو؟ وہ غصے سے بولا۔

مطلب یار میری کہانی سنو اور فوراً آؤ۔ رومی نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

عجیب بندہ ہے سسپنس suspense میں ڈال دیا ہے۔عماد فون کان سے ہٹا کر بولا اور اٹھ بیٹھا۔

چابیاں اور والٹ اٹھاتا ہوا وہ باہر نکل آیا اسکا ارادہ روحام کی طرف جانے کا تھا۔

عماد کے پہنچنے پر اس نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ دیا چہرہ ہنوز اداس تھا۔

ہاں فون پر کیا کہہ رہے تھے؟ کونسی بیوی؟ عماد آتے ہی شروع ہو گیا تھا۔

یار تمہیں پتا ہے نا میری شادی ہو چکی ہے؟ روحام نے بات کا آغاز کیا اور عماد حیرتوں کے سمندر میں ڈوب گیا کیوں کے اسا پہلی بار ہوا تھا جب روحام نے خود اپنی شادی کا تذکرہ کیا تھا۔

ہاں میرے یار مجھے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں اس لڑکی میں کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ فوراً بولا تھا

اسی میں تو دلچسپی ہے مجھے وہ مسکرا کر بولا اور عماد پھر سے بے یقین ہوا۔

کیا ہوا تمہیں بھائی پہلے تمہیں نوال سے محبت تھی اور ایک دم اب تمہیں اپنی بیوی سے محبت ہو گئی ہے جس کی شکل تک تم نے نہیں دیکھی۔

یار نوال سے محبت ہے میں نے کب انکار کیا ہے ؟وہ آنکھیں موندے بولا

یہ کیا کر رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا؟عماد کو اس کی ذہنی حالت پر شک ہوا ۔

میں کہہ رہا ہوں مجھے نوال سے محبت ہے❤ وہ دوبارہ بولا۔

تو پھر اپنی بیوی سے کیا ہے محبت یا نفرت؟ وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا۔

exponovels

یار نوال ہی میری بیوی ہے وہ محبت سے بولا۔

اب صحیح معنوں میں عماد پریشان ہوا کیا رومی سچ میں پاگل ہو گیا تھا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو میرے بھائی؟ وہ رومی کا کندھا ہلا کر بولا۔

میں سچ کہہ رہا ہوں کیوں یقین نہیں آرہا کیا؟ وہ اس کی جانب دیکھ کر بولا عماد نے نفی میں سر ہلایا۔

پر یہی سچ ہیے۔ وہ دونوں بازوؤں کا تکیہ بنائے نیم دراز سا ہو کر بولا۔

کیا واقعی؟ یعنی نوال تمہاری بیوی ہے واؤ یار دیٹس گریٹ! عماد خوشی سے بولا اسے اپنے دوست کے لئے بہت خوشی ہورہی تھی رومی دیکھ کر مسکرا دیا۔

دیکھا اللہ کی کرنی جسے تم پچھلے چار سال سے فراموش کیے بیٹھے تھے اللہ نے اسی لڑکی کی محبت کو تمہارے دل میں ڈالا کہ تم بالکل زیر ہو گئے۔ عماد خوشدلی سے بولا

واقعی یار ٹھیک کہہ رہے اللہ نے بہت کرم کیا مجھ پر۔ وہ اپنے رب کا بہت شکر گزار تھا۔

اب تو ٹریٹ بنتی ہے میرے بھائی! وہ مسکرا کر بولا

اوکے! رومی نے کہا۔

نوال صاحبہ ہیں کدھر یعنی میری بھابھی؟وہ آنکھ دبا کر بولا نوال کے ذکر پر رومی پھر اداس ہو گیا۔

یار آج اس کے ماموں لینے آئے تھے دو دن کے لئے گئی ہے۔ رومی کے چہرے سے اداسی جھلک رہی تھی۔

اووووہ! ویری سیڈ ! عماد کو دکھ ہوا۔ کوئی بات نہیں یار اب ویسے بھی ساری زندگی تو تمہارے ساتھ ہی رہے گی ناں۔

ہممم۔ وہ اب بھی اداس تھا تبھی روحام کا موبائل بجنے لگا کوئی انجان نمبر تھا اس نے کال اٹھائی۔

exponovels

ہیلو۔

روحام میں نوال۔۔ نوال کی آواز سنتے ہی وہ سیدھا ہو بیٹھا۔

کیسی ہو؟ وہ بے چینی سے بولا

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟

تمہارے بنا بہت اداس ہوں یار۔ وہ بے چارگی سے بولا اور اس کی حالت دیکھ کر عماد ہنس پڑا۔

اداس کیوں ہیں؟ نوال کی بات سن کر روحام نے اپنا ماتھا پیٹا۔

کیوں اداس ہوا جاتا ہے؟

آپ کو پتہ ہو۔۔

اچھا یہ بتاؤ تم ٹھیک سے پہنچ گئی؟

جی ابھی پہنچی ہوں اور یہ میرا نمبر ہے۔ اس نے اطلاع دی۔

اوکے تم نے کھانا کھا لیا؟ وہ فکرمندی سے پوچھنے لگا۔

اوئے ہوئے۔۔ تبھی عماد اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔ واہ۔۔ بڑی فکر ہے بھابھی صاحبہ کی؟ اس کی آواز نوال کو بھی سنائی دی۔

کیا عماد بھی ہے آپ کے پاس؟ نوال میں پوچھا۔

ہاں یہ ڈفر یہیں ہے۔ روحام نے کہا تو عماد اسے گھور کر دیکھنے لگا۔

آپ نے کھانا کھایا؟ نوال نے پوچھا۔

نہیں تم جو چلی گئی تھی۔روحام بیچارگی سے بولا نوال کے دل کو کچھ ہوا۔

exponovels

آپ پلیز کھانا کھالیں کیچن میں بنا پڑا ہے۔نوال نے فکر سے کہا روحام کچھ کہنے لگا جب عماد نے موبائل اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

واہ مسز روحام بڑی فکر ہے اپنے ہزبنڈ کی؟ عماد کی آواز سن کر وہ ہنس پڑی۔ عماد نے لاؤڈ سپیکر آن کردیا

جی وہ تو ہے۔ نوال بھی اسی کے انداز میں بولی۔ اور ہو بھی کیوں نہ آخر وہ میرے شوہر ہے۔ آج وہ اچھے موڈ میں لگ رہی تھی۔

واہ تمہیں تو بڑی زبان لگ گئی ہے۔ عماد ہنستا ہوا بولا۔ جبکہ روحام کو اس کی بات سیدھا دل میں اترتی محسوس ہوئی۔

ایک بار پھر کہو نہ نوال ❤۔ روحام کی آواز سن کر نوال فوراً گڑبڑا گئی۔

عماد آپ نے لاؤڈ اسپیکر آن کیا ہوا ہے؟ وہ خفگی سے بولی۔ اچھا آپ دونوں کھانا کھا لیں اللہ حافظ۔ یہ کہتے ہی اس نے کال کاٹ دی۔

تمہاری آواز سنتے ہی کھسک گی محترمہ! وہ روحام کو دیکھ کر بولا۔

وہ میرے سامنے زیادہ بولتی بھی نہیں۔ رومی نے بیچارگی کہا۔

لگتا ہے تم سے کچھ زیادہ ہی شرماتی ہے عماد نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا روحام مسکرا دیا۔

چلو یار کھانا کھاتے ہی روحام اٹھ کر کیچن میں آیا۔ اور اس کا بنا کھانا ٹرے میں ڈال لایا۔ عماد اور روحام نے مل کر کھانا کھایا۔

میں چلتا ہوں۔ کھانے کے بعد عماد جانے لگا۔

آج یہی رک جاؤ یار! رومی نے اسے روک لیا۔

exponovels

ٹھیک ہے رک جاتا ہوں پھر۔نوال آ جائے گی تم مجھے کہاں یاد رکھو گے؟ وہ مصنوعی بے چارگی سے بولا۔ تو روحام نے اس کے پیٹ پر مکہ مار کر کہا زیادہ ڈرامے نہ کرو۔ تو دونوں ہنس دیئے۔

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچے تھے اتنے دنوں بعد گھر آ کر عجیب سا لگا۔ اب تو یہ گھر ویسے بھی پرایا ہو گیا تھا جب وہ پہنچے تو صرف میرب جاگ رہی تھی مامی اور عریشہ سو چکی تھیں جبکہ حیدر کسی کام سے اسلام آباد تھا۔میرب نے خوشدلی سے اسکا استقبال اور محبت سے ملی۔ کھانے سے نوال نے انکار دیا یوں جیسے بھوک مر گئی ہو روحام کا نمبر ماموں نے اسے دے دیا تھا اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے اپنا موبائل ڈھونڈا جو کہ اسے مل گیا اس نے نمبر سیو کیا اور فوراً روحام کو کال ملائی تھی۔ جب سے کال کٹی تھی وہ یونہی بیٹھی مسکرائے جا رہی تھی آج پہلی بار وہ اس گھر میں خوش تھی اور وجہ روحام تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ جب اسے اپنا شوہر ملے گا تو وہ اس سے ان بیتے ماہ وسال کا حساب لے گی کہ وہ کیوں اسے چھوڑ گیا لوگوں کی ٹھوکروں کے لیے۔ مگر جب اس پر انکشاف ہوا کہ روحام اس کا شوہر ہے تو سب کچھ بھول گئی بس یاد رہا تو یہ کہ وہ اس کا محرم ہے اور اس سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ کتنی خوشی کی بات ہوتی ہے نہ کہ محبت اسی سے ہو جو آپ کا محرم ہو اور نوال خوش قسمت تھی۔ اور اپنے رب کی بے حد شکر گزار تھی جس نے اسے اتنی اذیت سے نکال کر اتنا محبت کرنے والا شوہر دیا جو دل و جان سے اسے چاہتا تھا۔

For more visit (exponovels.com)

آفس آ کر اس نے دو ضروری میٹنگز اٹینڈ کیں جو پچھلے دو دن سے وہ کینسلز کر رہا تھا پھر سکینہ کو فون کر کے کہا کے وہ پاپا والے گھر کی صفائی کر دے کیونکہ آج ماما پاپا کی فلائٹ تھی۔ نوال کی یاد بھی بہت آ رہی تھی لیکن اس نے خود کو مصروف رکھا۔

**

آج صبح وہ لیٹ اُٹھی تھی مامی اس سے کھیچی کھچی تھیں مگر ماموں کے سامنے اس سے ظاہری معافی بھی مانگی وہ خوش تھیں کہ شکر ہے یہ بلا اس کے سر سے ٹلی تھی نوال کو بھی خاص دلچسپی نہ تھی اسے اب کسی سے فرض نہیں پڑتا تھا۔

"میں تمہارے لئے بہت خوش ہوں نوال تمہیں تمھارا شوہر مل گیا۔" میرب بہت خوش تھی۔

"ہاں اللہ کا شکر ہے۔" وہ مسکرا دی۔

"تم پلیز ہم سب کو معاف کر دینا۔" وہ معذرت کرتی بولی۔

"تم معافی کیوں مانگ رہی ہو جب کچھ کیا ہی نہیں۔"

"امی نے تو کیا ہے ناں۔ " وہ شرمندہ ہوئی۔

"میں سب کچھ بھول چکی ہوں۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"تم چلی جاؤ گی اب مجھے نوٹس کون بنا کر دیا کرے گا؟" وہ ہنس کر بولی۔

"عریشہ آپی" وہ حر جستہ بولی تو دونوں ہی ہنس دیں۔ نوال صبح سے بار بار موبائل کو دیکھتی تھی روحام نے کوئی کال یا میسج نہیں کیا تھا وہ اداس ہوئی۔

دوپہر سے شام ہو گئی جب اس کا موبائل بجا اس نے دیکھا روحام کالنگ لکھا آ رہا تھا اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال رسیو کی۔

"السلام علیکم!" نوال نے اسلام کیا۔

"وعلیکم اسلام!" اس کے سلام کا بڑی خوشدلی سے جواب دیا گیا۔

"کیسی ہو مائی ڈیئر وائفی۔" وہ چہک کر بولا۔

"ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"

"تمہارے بنا ادھورا۔ " وہ اداسی سے بولا اور نوال اس کی بات سن کر شرما گئی۔

"میں جب بھی کوئی رومینٹک بات کروں تم چپ ہو جاتی ہو۔" وہ خفگی سے بولا۔

"تو میں کیا بولوں پھر۔" وہ کنفیوز سی بولی۔

"تم بھی پیاری پیاری باتیں کیا کرو ناں۔" اس نے خواہش کا اظہار کیا۔

"مجھے ایسی باتیں نہیں آتیں۔ " وہ بولی۔

"کوئی بات نہیں میں سکھا دوں گا۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"کیسا رہا دن؟" نوال نے پوچھا۔

"مصروف تھا ویسے آج ماما پاپا بھی آ رہے ہیں۔" وہ فائلز اٹھاتے ہوئے بولا۔ "اوحاں زوبیہ بھی آ رہی ہیں۔"

"زوبیہ آپ کی بہن ہیں؟" وہ پوچھنے لگی۔

"ہاں"

"بڑی؟"

"ہاں بڑی ہے"

"تو پھر آپ ان کا نام کیوں لیتے ہیں؟" وہ حیران سے بولی۔

exponovels

"کیوں نہیں لے سکتا۔"

"نہیں آپ کو انہیں آپی کہنا چاہئے۔" وہ سمجھداری سے بولی لی۔

"اچھا جی پر میں تو شروع سے زوبیہ ہی کہتا ہوں۔"

"پر میں تو رامین آپی کہتی تھی۔" وہ تیزی سے بولی پھر اچانک شرمندہ ہو کر چپ کر گئی۔

"کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی؟" روحام بولا۔

"سوری"

"کس لیے"

"مجھے آپ کے سامنے رامین آپی کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔" وہ شرمندہ تھی۔

"دیکھو نوال ایک وقت تھا جب وہ مجھے پسند تھی میرے لئے اہم تھی پھر مجھے اس سے نفرت ہو گئی اور اب تو میں اس کے لئے کچھ بھی محسوس نہیں کرتا جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میں ہر چیز بھول چکا ہوں یاد ہو تو صرف تم۔" وہ رسان سے بولا۔

"ہمممم۔" اُسکی بات سن کر وہ مسکرا دی۔

"چلو پھر کال کرتا ہوں ائیرپورٹ بھی جانا ہے۔" وہ ٹائم دیکھ کر بولا۔

"اوکے اللہ حافظ۔" وہ دھیرے سے بولی۔

"اللہ حافظ میری جان۔" اسنے مسکرا کر کال کاٹ دی اور نوال مسکرا دی۔

*

ماما پاپا کے آتے ہی گھر میں رونق آگئی تھی زوبیہ بھی خوش دلی سے ملی تھی۔

کیسے ہو لٹل جونیئر؟ روحام دو سالہ حائم کو گود میں اٹھائے بیٹھا تھا وہ مسکرا دیا۔

اب بتاؤ کہاں ملی تمہیں نوال؟ کھانے کے فوراً بعد ہی زوبیا نے اس سے پوچھا ماما پاپا بھی حیران تھے تو روحام نے انہیں ساری کہانی بتادی۔ انہیں سن کر کافی افسوس ہوا اور شرمندگی بھی۔

اب کہاں ہے وہ؟ ثریہ بیگم بولیں۔

وہ اپنے ماموں کے گھر گئی ہے وہ اسے دو دن کے لیے گئے ہیں پرسوں جاکر ہم اسے لے آئیں گے۔اس نے بتایا۔

ٹھیک ہے۔ پاپا بولے وہ سب کافی خوش تھے۔ کیونکہ روحام نے ہمیشہ انکار ہی کیا تھا لیکن آج وہ خوشی سے اس کا ساتھ چاہتا تھا۔

exponovels

تو تمہیں تمھارا شوہر مل گیا نوال۔ حیدر اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

ہاں مل گیا! وہ مسرت سی آواز میں بولی

مبارک ہو مجھے خوشی ہوئی۔ وہ مسکرا کر بولا

تھینکس نوال بھی مسکرا دی۔

کیا تم خوش ہو نوال؟ حیدر نے اس کا چہرہ جانچتے ہوئے پوچھا ۔

تمہیں کیا لگتا ہے ؟نوال نے الٹا سوال کیا۔

مجھے لگتا ہے تم بہت خوش ہو۔ وہ اس کے چہرے کا سکون اور اطمینان دیکھ کر بولا۔

ہاں اللہ کا شکر ہے میں واقعی بہت خوش ہوں اللہ تعالی نے مجھے در بدر کی ٹھوکروں سے بچا لیا ہے۔

وہ تہ دل سے اپنے رب کی شکر گزار تھی۔

بہت اچھی بات ہے! وہ نوال سے خوش تھا لیکن اپنے لئے اداس کیوں کہ آج بھی اس کے دل کی حکمران نو ال ہی تھی۔

ایک بات کہوں حیدر۔ نوال نے اسے کہا۔

ہاں کہو ناں۔ وہ فوراً بولا۔

تم بھی اب شادی کر لو! وہ چاہتی تھی کہ حیدر بھی خوش رہے۔

کس سے کروں؟ وہ بظاہر ہنس کر بولا۔

ندا سے۔ نوال فورا بولی اور حیدر خاموش رہا۔

وہ بچپن سے ہی تم سے بہت محبت کرتی ہے شاید ہی اتنی کوئی اور تم سے کرتا ہوں اور تو اور وہ تمہارے ماموں کی بیٹی ہے اور مامی بھی اسے پسند کرتی ہیں تمہارے لیے۔ وہ حیدر کے لیے فکرمند تھی کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ حیدر نوال کی وجہ سے شادی نہیں کرتا وہ اس سے بہت محبت کرتا تھا۔ اس نے دو تین بار حیدر کو نداکیلیے منایا تھا پر وہ نہیں مانتا تھا۔ شاید اس کے دل میں یہ امید تھی کہ نوال اسکی ہو جائے گی مگر شاید وہ آج مان جائے یہی سوچ پر نوال نے اس سے بات کی۔

ٹھیک ہے میں امی سے بات کروں گا۔ وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔

ویری گڈ! نوال خوش ہوئی میں تمہارا بسا ہوا گھر دیکھنا چاہتی ہوں۔

میرے بچے کا گھر تبھی بسے گا بی بی جب تم اس سے دور رہو گی۔ مامی کی طنزیہ آواز پر دونوں نے چونک کر دیکھا۔

exponovels

پلیز امی نوال کو کچھ مت کہیں۔ اسے پہلے نوال کچھ کہتی حیدر بول پڑا۔ نوال کچھ کہے بغیر وہاں سے اٹھ کر آگئی۔

رامین اس وقت صائم کو پڑھا رہی تھی جب نایمہ اس کے لئے کافی بنا کر لائی۔

اس کی کیا ضرورت تھی؟ وہ کافی کے ساتھ رکھے ڈھیر سارے لوازمات دیکھ کر بولی۔

صائم کا بس چلے تو اپنی ٹیچر کیلیے اس سے بھی زیادہ کریں۔ وہ اسے دیکھ کر ہنس کے بولی۔

ٹیچل(ٹیچر) اور کھائیں ناں۔ چارسالہ صائم مسکرا کربولا اسے دیکھ کر رامین بھی مسکرا دی۔

پانچ بجے وہ صائم کو پڑھا کر فارغ ہوگئی تھی جب بارش شروع ہوگئی مجبورا اسے رکنا پڑا تب ہی عماد بھی آفس سے آگیا اور رامین کو دیکھ کر بہت خوش ہوا وہ اس وقت وائٹ اینڈ ییلو ڈریس میں پریشان سے اسے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

کیا ہوا؟ وہ اس کے پاس آکر اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتا ہوا بولا۔

کچھ نہیں بس بارش رکنے کا ویٹ کر رہی تھی۔ وہ پریشانی سے بولی۔

رک جائے گی بارش بھی تم نے اسے روک کر کیا کرنا ہے ؟وہ مسکراتا ہوا بولا۔

مجھے ایک جگہ اور بھی ٹیوشن دینے جانا تھا۔وہ باہر برستی بارش کو دیکھ کر بولی۔

بیٹھ جاؤ رامین اب ڈنر کرکے ہی جانا۔ تب ہی نایمہ اس کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

نہیں بارش رک جائے تو چلتی ہوں۔

کچھ نہیں ہوتا یار رک جاؤ صائم بھی خوش ہوجائے گا۔وہ دوستانہ انداز میں بولی۔

عماد اٹھ کر اندر چلا گیا رامین نائمہ کو دیکھ کر مسکرا دی اور بارش رکنے کا انتظار کرنے لگی۔

exponovels

آج تو ڈنر کا مزہ ہی آ گیا۔ عماد نے کھانا کھاتے ہوئے کن انکھیوں سے رامین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کیوں آج کیا خاص ہے؟نائمہ نے اس سے پوچھا۔

اچھا لگ رہا ہے کچھ نئے لوگ بھی ہیں شاید اس لیے۔ وہ رامین کی جانب دیکھ کر بولا وہ ذرا کنفیوز ہوئی۔ نایمہ ہنسنے لگ گئی۔

دیکھو رامین تمہارے لئے کہہ رہا ہے تھوڑا فنی ہے ایسے ہی سب کو تنگ کرتا ہے۔

جی۔ وہ بس اتنا ہی بولی وہ کافی دیر سے عماد کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی۔ ان نظروں میں سب کچھ تھا پسندیدگی، اپنائیت، محبت جو ہر کسی کو نظر آ سکتی تھی اور رامین کو بھی نظر آ رہی تھی۔

اس وقت ٹیبل پر صائم رامین عماد اورنائمہ ہی تھے۔ عماد کی ماں رات کا کھانا کم ہی کھاتی تھی اور ابراہیم شہر سے باہر تھا۔

اب تک بارش روک چکی تھی اندھیرا بڑھ گیا تھا۔

عماد تمہیں چھوڑ آتا ہے۔ رامین جب جانے لگی تو نائمہ نے اسے کہا۔

کوئی بات نہیں میں چلی جاؤں گی۔

اب رات ہو گئی ہے اکیلے کیسے جاؤ گی عماد چھوڑ آتا ہے ناں۔ وہ فکر سے بولی۔

ٹھیک ہے اب وہ خاموش ہو گئی نائی عماد کو آواز دینے لگی۔

عماد رامین کو ڈراپ کر آؤ۔ عماد کے آتے ہی نائمہ نے کہا۔

اوکے۔ وہ خوش ہوا چلیں رامین ۔ وہ رامین کو دیکھتے ہوئے بولا۔

جی وہ تذبذب سی چل دی۔

exponovels

گھر کس طرف ہے؟ عماد گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھنے لگا رامین راستہ سمجھایا۔

رامین تم اتنی چپ کیوں رہتی ہو؟عماد اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

کیوں چپ رہنے پر پابندی ہے؟ وہ سنجیدگی سے بولی۔

نہیں پابندی تو نہیں ہے لیکن مجھے لگتا ہے تم بولتی ہوئی زیادہ اچھی لگو گی۔ وہ مسکرا کر بولا۔

اچھا تم سامنے دیکھ کر گاڑی نہیں چلا سکتے کیا؟ وہ اس کی نظروں سے چڑ کر بولی۔

نہیں وہ فورا بولا پھر خود ہی ہنس دیا رامین اس کی صاف گوئی پر حیران رہ گئی۔

بس یہیں آگے روک دو۔ تھوڑی دیر بعد رامین بولی۔

کیوں گھر آگیا ؟ وہ گاڑی سلو کرتا ہوا بولا۔

ہاں یہ آگے والا ہے۔وہ اشارا کر کے بولی۔

وہ ایک بے روغن سا لوہے کا دروازہ تھا جس کے آگے عماد نے گاڑی روکی۔

تم یہاں رہتی ہو؟وہ کافی حیران ہو کر بولا۔

ہاں وہ شرمندہ سی بولی۔

اچھا اللہ حافظ وہ یہ کہہ کر جانے لگے جب عماد بول پڑا۔

اندر نہیں بلاؤں گی بندہ شکریہ کے طور پر ایک کپ چائے ہی دیتا ہے وہ دوستانہ انداز میں بولا۔

چائے پیو گے؟ اب رامین کو مروتاً بولنا پڑا۔

ہاہاہا مزاق کر رہا ہوں مگر پھر کبھی بھی آ کر پی سکتا ہوں۔وہ ہنستا ہوا بولا۔ ٹھیک ہے چلتا ہوں اللہ حافظ۔یہ کہتے ہی ہو زن سے گاڑی بھگاتا نکل گیا۔ اور وہ گہرا سانس بھر کے اندر کی جانب چل دی۔

exponovels

جب وہ شاپنگ بیگز لیے اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو شاپر سائیڈ پر رکھ کے فوراً موبائل اٹھایا جو وہ گھر پر ہی بھول گئی تھی۔

7 missed call سیون مسڈ کالز

وہ موبائل دیکھ کر حیران ہوئی۔

روحام نے اسے کافی کالز کی تھیں مگر اس وقت وہ شاپنگ میں مصروف تھی۔ اس نے فوراً روحام کا نمبر ملایا مگر اسکا نمبر آف تھا۔ اس نے کئی بار ٹرائی کیا مگر نمبر آف ہی ملا۔ پھر مایوس ہو کر اس نے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا۔

وہ دنوں اس وقت شاپنگ مال میں تھے ماموں نے نوال کو میرب اور حیدر کے ساتھ شاپنگ کرنے بھیجا تھا تا کہ وہ اپنے لیے کپڑے اور ضرورت کی اشیاء لے لے۔

یہ کیسا ہے نوال؟ میرب نے ایک ریڈ اور سلور رنگ کا سٹائلش سا ڈریس دکھایا۔

بہت پیارا ہے ۔نوال کو بھی وہ ڈریس بہت اچھا لگا۔

چلو پھر یہی لیتے ہیں میرب بولی اس کے بعد اس نے اپنے لیے بھی بہت ساری شاپنگ کی۔ انہوں نے حیدر کو بھی کہا لیکن اس نے اپنے لئے کچھ نہ خریدا تو پھر میرب اور نوال نے زبردستی اس کے لئے شاپنگ کی۔

بیٹری لو کی وجہ سے اس کا موبائل آف تھا گھر آتے ہی اس نے موبائل چارج پر لگا دیا تھا اور خود سو گیا پھر آدھی رات کو اس کی آنکھ کھلی۔ نوال کی کافی کالز اور ایک سوری کا میسج بھی آیا ہوا تھا وہ

exponovels

دیکھ مسکرا دیا۔ اسے کال کرنے کا سوچا پھر ساتھ ہی ارادہ ترک کر دیا وہ اس وقت سو رہی ہو گی۔ کل تو وہ ویسے بھی اسکے ساتھ ہو گی وہ جی بھر کے اس سے باتیں کرے گا۔ اس نے ایک میسج ٹائپ کر کے نوال کو سینڈ کر دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ بور ہونے لگا تو ا س نے PubG آن کر لی کیو۔نکہ نیند تو اب آنی نہیں تھی سو اس نے گیم لگا لی۔

وہ فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی پھر اپنے کمرے کو دیکھنے لگی آج اس کمرے میں وہ آخری بار تھی پھر ہمیشہ کے لیے وہ یہاں سے چلی جائے گی کل ہی اس نے اپنا سارا ضروری سامان ایک بیگ میں ڈال لیا تھا پھر وہ قرآن پاک پڑھنے لگی۔ کافی دیر قرآن پڑھنے کے بعد اس نے رکھ دیا اور بیڈ پر آ کے لیٹ گئی۔ موبائل اٹھایا روحام کا میسج آیا ہوا تھا اسکے دل کی دھڑکن تیز ہوئی فوراً میسج کھولا۔

جس طرح بد نصیب چوڑیاں ہو بنا کلائی کے

بنا تمہارے کچھ ایسا ہی ہوں میں

روحام کا اتنا پیارا میسج پڑھ کے وہ مسکرا دی ۔

روحام اور اسکے گھر والے پہنچنے ہی والے تھے۔ تھوڑی دیر پہلے فاطمہ سے اسکا رابطہ ہوا تھا وہ پشاور سے ابھی واپس نہیں آئی تھی مگر نوال کے شوہر کے مل جانے پر بہت زیادہ خوش تھی۔ مہمانوں کے آنے سے پہلے مامی طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے سو گئی تھی اصغر صاحب کو غصہ تو بہت آیا مگر خاموش ہو گئے۔ پھر نوال اور میرب نے سب کچھ مل کر بنایا۔ عریشہ تو ویسے ہی کوئی کام نہیں کرتی تھی وہ دونوں کام سے فارغ ہو کر نوال کے کمرے میں آ گئیں۔

exponovels

چلو نوال اب تم تیار ہو جاؤ میرب نے اس سے کہا۔

نوال نے کپڑے تبدیل کر لئے ریڈ اور سلور ۔ ڈریس میں وہ بنا تیار ہوئے بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ میرب نے اس کے بال بنا دیے اور میک اپ کرنے لگی تو نوال نے منع کر دیا۔

رہنے دو ایسے ہی ٹھیک ہے وہ منع کر کے بولی۔

آج تمہاری رخصتی ہے ڈفر! اسکے منع کرنے کے باوجود بھی میرب نے اسکا میک اپ کر دیا۔ آج اس نے فرسٹ آئے اتنی ڈارک لپسٹک لگائی تھی وہ بھی ریڈ کلر کی۔

واوو۔ ۔ کتنی پیاری لگ رہی ہو تم! میرب پیار سے اسے گلے لگا کر بولی تو نوال جھینپ کر مسکرا دی۔

دیکھنا روحام بھائی تمہیں دیکھ کر آج بے ہوش ہو جائیں گے ۔

وہاں سے بلش آن لگاتے ہوئے بولی۔

اب ایسی بات بھی نہیں ہے وہ شرما کر بولی۔

ویسے میرب میرا میک اپ زیادہ نہیں کر دیا تم نے۔ وہ ذرا کنفیوز ہوئی

کہاں یار اتنا میک اپ تو لڑکیاں عام کرتی ہیں۔ وہ عام انداز میں بولی نوال آئینے میں خود کو دیکھ کر کھل کر مسکرا دی۔

تو لوگ تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچے تھے اصغر صاحب، حیدر اور میرب نے ان کا استقبال کیا۔

وہ سب لاؤنج میں بیٹھ گئے میرب سب کو کولڈ ڈرنک صرف کرنے لگی۔ روحام بے چین نظروں سے ارد گرد دیکھنے لگا۔

exponovels

ابھی آ جائیں گی آپ کی بیگم صاحبہ بھی۔ میرب نے روحام کو کولڈ ڈرنک صرف کرتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

تمہارے شوہر صاحب تو بہت بے چین ہیں تمہارے لیے! میرب نے اندر آکر نوال کو بتایا تو وہ مسکرا دی۔

میرب نے ملازمہ کے ساتھ مل کر کھانا ڈائننگ ٹیبل پر لگا دیا۔

بھائی صاحب بھابھی نظر نہیں آرہیں؟ ثریا بیگم کافی دیر سے ان کی بیوی کے موجود نہ ہونے پر پوچھنے لگیں۔

ان کی ذرا طبیعت خراب ہے وہ شرمندہ سے بولے۔

اوہ! کیا ہوا انہیں؟ وہ فکر سے بولیں۔

سر درد سا ہے۔

ہماری بیٹی کو تو بلائیں۔ ثریا بیگم نے کہا۔

جاؤ میرب نوال کو لے آؤ۔ وہ مسکرا کر اندر چلی گئی۔ اور تھوڑی ہی دیر میں دونوں باہر آگئیں۔

نوال تھوڑی کنفیوز ہوئی روحام وہاں نہیں تھا وہ حیران ہوئی۔ سب اس سے بہت محبت سے ملے۔ زوبیا کو تو وہ کم عمر اور معصوم سی لڑکی اپنی بہن سی لگی۔

وہ سب باتیں کرتے رہے تب ہی روحام اندر آیا اور نوال پر نظر پڑتے ہی دل تھام کر رہ گیا وہ آج کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔ روحام پر کسی کی نظر نہیں پڑی وہ ٹکٹکی باندھے اس دیکھ رہا تھا میرب کی نظروں سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہی تھی اس نے نوال کو کہنی مار کر سامنے متوجہ کیا نوال نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا روحام اسی کی جانب دیکھا دونوں کی نظریں ملیں نوال نے فورا نظریں جھکا

لیں ۔ پھر اندر آ گیا اور نوال کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں کھانے سے فارغ ہو کر وہ لوگ نکلنے کی تیاری کرنے لگے کیونکہ شام ہونے والی تھی۔

وہ سب لوگ اس وقت لان میں تھے اور گاڑی میں بیٹھنے والے تھے ماموں نے آکر اسے گلے لگا کر پیار کیا اور روحام کو اسکا خیال رکھنے کی تاکید کی۔ میرب بھی اسکے گلے لگی تو بے اختیار ہی دونوں رونے لگیں مشکل سے ہی دونوں الگ ہوئیں پھر حیدر آیااور روحام کی جانب متوجہ ہوا۔

تم بہت لکی ہو روحام کہ تمہیں نوال ملی اسکا بہت خیال رکھنا۔ وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

ضرور۔ وہ مسکرادیا۔ حیدر ایک آخری نظر نوال پر ڈالتا افسردہ سا پلٹ گیا۔ روحام کو اسکی آنکھوں میں نوال کیلیے بہت کچھ دکھائی دیا تھا۔

جب وہ لوگ گھر پہنچے تو سکینہ خاتون وہیں موجود تھی اور نوال کے لیے بہت خوش تھی۔

نوال بیٹا دیکھو اللہ نے تمہاری دعائیں سن۔ لیں جو تمہارا شوہر تھا وہ تمہارے سامنے تھا۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولی نوال بہت جلدی زوبیہ سے گھل مل گئی تھی شاید یہ زوبیہ کی محبت تھی جو وہ چند گھنٹوں میں ہی کافی قریب آگئی تھیں۔ کافی دیر باتیں کرنے کے بعد نوال کو احساس ہوا کہ روحام نظر نہیں آ رہا تھا جب سے واپس آئے تو وہ کہیں نہیں تھا۔

روحان ذرا باہر گیا ہے ابھی آتا ہی ہو گا۔ زوبیہ اس کی نظروں مفہوم سمجھ کر بولی۔ پھر وہ دونوں روحام کے کمرے میں آگئیں۔

اب تم آرام کرو الماری میں تمہاری ضرورت کا سارا سامان ہے کل بات کریں گے۔ وہ مسکرا کر کہتے باہر نکل گئی نو ال سفر سے تھکی ہوئی تھی بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اس کا ڈریس زیادہ ہیوی نہیں

exponovels

تھا مگر پھر بھی وہ چینج کرنا چاہتی تھی۔ پھر اٹھ کر وہ آئینے کے سامنے آگئی وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی اسے شروع سے ہی تیار ہونے کا بہت شوق تھا اور دلہن بننے کا بھی۔ مگر دلہن بننے کی تو اس کی حسرت ہی رہ گئی تھی مگر وہ پھر بھی بہت خوش تھی۔ وہ انہی سوچوں میں گھوم تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی آہٹ کا احساس ہوا جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔ وہ حیران ہوئی دروازے کے پاس آکر دیکھا تو بند تھا یعنی کہ کوئی نہیں آیا تھا وہ حیرت زدہ ہوئے تبھی لائٹ چلی گئی وہ ڈر کر پلٹی کسی سائے کو سامنے دیکھ کر وہ چیخنے ہی لگی تھی جب کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروایا نوال سہم گئی اور اسی وقت لائٹ آگئی اپنے سامنے کھڑے روحام کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی وہ کب اندر آیا۔ نوال کو دیکھ کر وہ مسکرا رہا تھا اور دھیرے سے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔

آپ نے مجھے ڈرا دیا۔ وہ روہانسی ہو کر بولی۔

اچھا اتنی جلدی ڈر جاتی ہو تم؟ روحام مسکراتا وہ سائیڈ پر ہوا تو نوال کی نظر سامنے بیڈ پر پڑی جہاں خوبصورت ادھ کھلے گلابوں کا بکے پڑا تھا وہ فلاورز دیکھ کر مسکرانے لگی اور ایک دم طبیعت فریش ہو گئی۔

واؤ۔۔ کتنے پیارے فلاورز ہیں! وہ بیڈ پر پڑے فلاورز اٹھا کر بولی۔

ہاں مگر تم سے زیادہ نہیں۔ وہ اس کو دیکھ کر مسکرا کے بولا تو نوال جھینپ گئی اور فلاورز اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیے۔

میں نے تمہیں بہت مس کیا نوال! وہ اس سے کان کا ائیرنگ چھو کر بولا۔ وہ جواباً خاموش رہی۔

کچھ بولو گی نہیں؟وہ اسے خاموش دیکھ کر بولا۔

میں کیا بولوں؟اس نے الٹا سوال کیا

exponovels

کیا تم نے مجھے مس نہیں کیا؟ وہ بیڈ پر بیٹھ گیا تو نوال بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

جی کیا۔ وہ نظریں جھکا کر بولی۔

میں نے تمہارے ہاتھ کی کافی بھی مس کی۔

اور میں نے تو آپ کے ہاتھ کی بنی کوئی چیز مس نہیں کی۔ وہ سوچتے ہوئے بولی۔

ہاں کیونکہ میں نے کبھی کوئی چیز بنائی ہی نہیں اس لیے۔وہ ہنس کر بولا تو نوال بھی ہنس دی۔

ویسے مجھے لگتا تھا تم مجھ سے ناراض ہو گئی یا پھر شروع میں بہت لڑائی کرو گی۔

وہ کیوں؟ نوال نے سوال کیا۔

کیونکہ میں تمہیں چھوڑ کر چلا گیا تھا اور تم اتنے سال میرا انتظار کیا۔ وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا تھا کہ میں بہت غصہ کرو گی جب آپ سے ملوں گی لیکن میں نے سوچا یہ قسمت کا کھیل ہے اور دیکھیں اللہ تعالی نے قسمت کیسی بدلی جب مجھے پتہ چلا کہ آپ میرے شوہر ہیں تب تک آپ کو مجھ سے محبت ہوچکی تھی تو اس لیے میں نے بھی ناراضگی نہیں رکھی۔ وہ بھی سنجیدگی سے بولی اور روحام لاجواب ہو گیا۔

ویسے میری بیوی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار بھی ہے وہ متاثر ہو کر بولا نوال مسکرا دی۔

کیا آپ میرا ایک کام کر سکتے ہیں؟وہ یوں بولی جیسے بہت سوچ سمجھ کر بولی ہو۔

ہاں بولو! وہ جی جان سے متوجہ ہوا۔

کیا آپ میرے لئے جہان سکندر بن سکتے ہیں؟وہ لب کاٹتی ہوئی سنجیدگی سے پوچھنے لگی جب کہ روحام کچھ اور توقع کر رہا تھا۔

exponovels

وہ کون ہے؟روحام حیران ہوا۔

وہ میرا پہلا کرش ہے۔ مجھے بہت پسند ہے ۔ وہ مزے سے بولی اس بات سے انجام کہ روحام یہ بات سن کر کس حد تک جیلس ہوا ہے۔

کہاں ہیں وہ کیا کرتا ہے ؟ روحام اپنے لہجے کو کنٹرول کرتا ہوا بمشکل بولا۔

وہ پاک آرمی کا ہیرو ہے! وہ خوش سے چہک کر بولی۔ پر وہ میریڈ ہے آخر پے وہ اداس ہو کر بولی اور روحام نے سکون کا سانس خارج کیا۔

پر پھر بھی وہ میرا فیوریٹ ہے۔ وہ دوبارہ خوش کر بولی اور روحام کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

کیوں اس میں ایسی بھی کیا خاص بات ہے؟ وہ برا سا منہ بنا کر بولا۔

آپ کو نہیں پتا لڑکیاں مرتی ہیں اس پر مگر وہ صرف حیا پر مرتا ہے۔وہ ہنس کر بولی

تمہیں نہیں لگتا نوال کے اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی اور کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔ وہ نوال کا ہاتھ تھامتے ہوئے خفگی سے بولا۔

نہیں میں تو بس ایک بات کر رہی تھی لیکن پتہ نہیں کیوں جہان میرا فیورٹ ہے۔ وہ مسکرا کر بولی۔

کون سی مووی کا ہیرو ہے؟ روحام پوچھنے لگا۔

ارے وہ کسی مووی کا ہیرو نہیں ہے بلکہ وہ تو جنت کے پتے ناول کا ہیرو ہے۔ نوال مزے سے بولی

تو روحام نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔

شکر ہے ورنہ میں تو سمجھا تھا پتا نہیں کون ہے وہ ڈفر جسے میری بیوی اتنا پسند کرتی ہے؟ وہ کچھ پرسکون ہو کر بولا تو نوال کھکھلا کر ہنس پڑی۔

کیا آپ جیلس ہو رہے تھے؟

exponovels

اور نہیں تو کیا۔وہ خفگی سے بولا تو نوال ایک بار پھر ہنس دی۔

ہنستے ہوئے بہت اچھی لگتی ہو تم! وہ اس کا گال تھپک کر بولا تو نوال نے اپنا سر اس کے سینے پر رکھ دیا اور آنکھیں موند لیں۔

وہ فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی دوپٹا سر سے ہٹا کر کندھوں کے گرد پھیلا لیا اور آئینے کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ گلابی رنگ میں اس کی رنگت کھلی کھلی لگ رہی تھی تب ہی روحام کی آنکھ کھلی وہ نوال کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی ہو؟ وہ ٹائم دیکھ کر بولا۔

نماز۔ نوال نے یک لفظی جواب دیا وہ مسکرایا اور خود بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

آئندہ مجھے بھی نماز کے لئے اٹھا دیا کرنا روح کی یہ بات سن کر نوال کو بے انتہا خوشی ہوئی تھی وہ بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آ گیا۔

سچ میں؟ نوال نے مسکرا کر پوچھا تو روحام نے اس کے صبیح ماتھے پر اپنی لب رکھ دیے۔

ہاں میری جان سچ میں وہ پیار سے اس کی ناک دباتا واشروم میں چلا گیا۔

اس وقت وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے خلیل صاحب سربراہی کرسی پر بیٹھے تھے ان کی دائیں طرف ثریا بیگم اور زوبیہ بیٹھے تھے جبکہ بائیں جانب روحام اور نوال تھے۔ وہ سب اس کی اصل فیملی تھی وہ آج خوش تھی سب اس سے محبت کا اظہار کر رہے تھے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا۔

روحام کو آفس کے لئے تیار دیکھ کر زوبیہ نے اسے ٹوکا۔

exponovels

ابھی تو تمہاری بیوی آئی ہے رومی اور تم آفس سے جا رہے ہو؟

کل بھی چھٹی ہوگئی تھی ویسے بھی کافی کام پینڈنگ ہوتا جارہا ہے وہ وضاحت دیتا ہوا بولا نوال کو اس کے آفس جانے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا بلکہ اسے تو کام سے محبت کرنے والا شخص پسند تھا۔

ٹھیک ہے بھئی تمہاری مرضی بس اپنی بیوی سے پوچھ لو یہ نہ ہو کہ وہ ناراض ہو جائے۔ زوبیہ نے نوال کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

کیوں نوال تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں ناں؟ وہ نوال کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

نہیں آپ جائیں آفس مجھے کوئی پرابلم نہیں۔ وہ مسکرا کر بولی تو روحام نے فخریہ نگاہوں سے زوبیا کو دیکھا۔

اب تو جا سکتا ہوں ناں زوبیہ؟ وہ ابرو اٹھا کر بولا۔

جی بالکل۔ وہ ہنس کر بولی تو وہ مسکراتا ہوں سب کو اللہ حافظ کہتا چلا گیا۔

کیا ہوا حائم کیوں رو رہا ہے؟ نوال کو حائم کے رونے کی آوازیں آ رہی تھی تو وہ اپنے کمرے سے نکل کر لاؤنج میں آگئی۔

لگتا ہے اسے اپنے ڈیڈ کی یاد آرہی ہے وہ اسے چپ کراتے ہوئے بولی۔

ہمم تو اس کے ڈیڈ کیوں نہیں آئے؟

ان کے آفس کا مسئلہ تھا یو نو .you know نوال نے سمجھ کر سر ہلایا۔

exponovels

لائیں اسے تھوڑی دیر مجھے پکڑا دیں۔ نوال نے اسے اپنی گود میں اٹھا لیا اور چپ کرانے لگی۔ اسے بچے بہت کیوٹ لگتے تھے اور شاید حائم کو بھی نوال اچھی لگی تھی وہ نوال کے بالوں میں لگی پنز کھینچنے لگا۔

لگتا ہے تم اسے پسند آگئی ہو ورنہ یہ ہر ایک کے پاس نہیں جاتا۔ زوبیہ خوش ہو کر بولی نوال بھی مسکرا دی۔ نوال کی گود میں وہ کچھ دیر کھیلا اور سو گیا۔

یہ تو سو گیا زوبیا آپی۔

لاؤں مجھے دو میں اسے ماما کے کمرے میں لیٹا آتی ہوں۔ زوبیہ اسے لٹا کر دوبارہ نوال کے پاس آگئی۔

حائم سو گیا ہے چلو اب ہم آرام سے بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ وہ صوفے پر اس کے پاس بیٹھ کر بولی۔

زوبیہ آپی آپ اور روحام بس دو بہن بھائی ہیں؟ نوال نے پوچھا۔

نہیں ہم تین بہن بھائی ہیں میں بڑی ہو پھر روحام اور زارون دونوں جڑواں ہیں۔ وہ مسکرا کر بتانے لگی۔

واوو۔۔ جڑواں یعنی ایک شکل کے۔ وہ ایکسائٹڈ ہوئی اسے جڑواں لوگ بہت پسند تھے۔

نہیں ایک شکل کے نہیں ہیں بس دونوں پیدا اکٹھے ہوئے ہیں۔

اچھا اچھا تو وہ کہاں ہوتے ہیں زارون بھائی؟ نوال کی ایکسائٹمنٹ کم ہوئی۔

وہ بھی انگلینڈ میں ہوتا ہے تم آنا ناں انگلینڈ ہمارے گھر ان لوگوں سے بھی ملنا۔ نوال سن کر خوش ہوئی۔

ٹھیک ہے۔

exponovels

تم اور رامین آئی تھنک بس دو بہنیں ہی ہو ناں؟ زوبیا نے پوچھا۔

جی ہم بس دو ہی بہنیں ہیں نوال افسردگی سے بولی۔

دیکھو کتنی عجیب بات ہے ناں نوال ہم ہمیشہ روحام سے تمہارے لیے لڑتے تھے اور وہ سنتا ہی نہیں تھا پھر اللہ تعالی نے خود ہی اس کے دل میں تمہارے لئے محبت ڈال دی۔ زوبیہ خوشی سے بولی۔

ہاں اللہ کا بہت کرم ہے ورنہ میں تو امید کھو چکی تھی۔ نوال بھی خوشی سے بولی۔

پہلے روحام نے تمہیں دیکھا نہیں تھا اگر شادی والے دن ہی دیکھ لیا ہوتا تو یوں بھاگتا نہیں۔ وہ پیار سے اس کا گال چھو کر بولی اور نوال مسکرا دی۔

جو کام ہوتا ہے اس میں اللہ تعالی کی ہی کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ وہ سنجیدگی سے بولی تو زوبیہ متاثر ہوئی۔

تم اپنی عمر سے زیادہ سمجھدار ہو۔ زوبیہ کو نوال پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگی تھی۔

وقت اور حالات انسان کو سمجھدار بنا دیتے ہیں۔ وہ مسکرا کر بولی پھر وہ دونوں کافی دیر باتیں کرتی رہیں۔

وہ اس وقت لیپ ٹاپ پر کام میں مصروف تھا جب عماد اس کے سامنے آ بیٹھا۔

بیوی کے آتے ہی بھائی کو تو بھول گئے ہو۔ وہ خفگی سے بولا۔

کب بھلا ہوں؟ رومی لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائیں بغیر بولا۔

بھول تو گئے ہو اگر ابھی یہاں نوال آکر بیٹھی ہوتی تو کیا تب بھی تم لیپ ٹاپ کو دیکھ رہے ہوتے؟ وہ ناراض لہجے میں بولا جبکہ اسی بات پر رومی مسکرادیا۔

exponovels

لو اب تمہیں بھی دیکھ رہا ہوں! رومی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

بہت نوازش ہے آپ کی! وہ ہنوز سابقہ لہجے میں ہی بولا۔

ہوا کیا ہے؟ آج عماد اتنا سیریس کیوں ہے؟ وہ اس کی شکل دیکھ کر پوچھنے لگا۔

یار اگر کوئی حد سے زیادہ اچھا لگے تو کیا ہوتا ہے؟ وہ رامین کے بارے میں سوچ کر پوچھنے لگا۔

تو پیار ہوتا ہے❤ روحام نوال کے بارے میں سوچ کر مسکرایا۔

ہے نا۔ یار مجھے بھی یہی لگتا ہے! وہ بھی اب مسکرا کر بولا۔

کیا تمہیں پیار ہوگیا ہے؟ رومی نے حیران ہوکر عماد سے پوچھا۔

ہاں یار! وہ شدت جذبات سے بولا۔

کب اور کس سے؟ روحام کو تجسس ہوا۔

جب میرے بھائی نے شادی کرلی ہے تو میں کیوں پیچھے رہوں؟ وہ آنکھ دبا کر بولا۔

اوہ تو عماد صاحب شادی کرنا چاہتے ہیں آخر پتہ تو چلے ہیں کون محترمہ جن کو لے کر عماد سیریس ہے؟ وہ جانتا تھا عماد کافی نان سیریس ہے مگر آج اس کی آنکھوں میں سنجیدگی کے ساتھ محبت جھلک رہی تھی۔

صائم کے ٹیچر ہے بہت پیاری لڑکی ہے وہ رامین کو سوچ کر بولا۔

چلو اچھی بات ہے آنٹی سے بات کرکے شادی کر لو۔ وہ مشورہ دے کر بولا۔

ہاں یہی سوچ رہا ہوں۔ وہ مسکرایا اور تم سناؤ نوال میڈم کیسی ہیں؟

ٹھیک ہے وہ۔ عماد تھوڑی دیر بیٹھا رہا باتیں کرتا رہا پھر اٹھ کر چلا گیا تو روحام دوبارہ کام میں مصروف ہوگیا۔

exponovels

ارحم اس وقت دبئی میں اپنے فلیٹ میں بیٹھا تھا وہ کافی غصے میں تھا سوچ سوچ کر غصہ آرہا تھا کہ نوال آخر کسی اور کی کیسے ہوسکتی ہے وہ اس سے پیار کرنے لگ گیا تھا وہ ہر حال میں نوال کو حاصل کرنا چاہتا تھا اس کے لئے اسے روحام کو راستے سے ہی کیوں نہ ہٹانا پڑے وہ آگے کا منصوبہ سوچنے لگا کے کیسے نوال کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

کافی دیر کام کرنے کے بعد وہ تھک گیا اور لیپ ٹاپ بند کر دیا۔ پھر موبائل نکال کر اس نے نوال کو کال ملائی۔

السلام علیکم! نوال کی آواز ابھری۔

"وعلیکم اسلام! کیسی ہو؟" وہ اس کا حال پوچھنے لگا۔

"ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔؟"

"تم سے بات کر رہا ہوں اب ٹھیک ہوں۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"کیوں پہلے کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے۔؟" وہ فکر سے بولی۔

"ہاں بالکل ٹھیک ہے۔" اسے نوال کا یوں فکر مند ہونا اچھا لگا تھا۔

"کیا کر رہی ہو۔؟"

"کچھ نہیں ناول پڑھ رہی تھی۔" وہ دھیمی آواز میں بولی۔

" ڈونٹ ٹیل میں پھر سے وہ جہان واٹ ایور اس کے بارے میں پڑھ رہی تھی۔" وہ جیلس ہو کر بولا۔

"جی جی وہی۔" نوال اسے چڑانے کے لئے جھوٹ بول گی۔

"دیکھو نوال میں تمہارے دل میں اپنے علاوہ کسی اور کو برداشت نہیں کروں گا میں پہلے بتا رہا ہوں۔" وہ وارن کرتا ہوا بولا اور نوال کھکھلا کر ہنس پڑی۔

"ہاہاہا۔ میں تو کوئی اور ناول پڑھ رہی تھی۔" وہ ہنس کر بولی اور روحام بھی ہنس پڑا۔

"تم مجھے تنگ کر رہی تھی تم۔" وہ ہنس کر بولا۔

"جی" وہ بھی مسکرا دی۔

"تو مجھے بھی تنگ کرنا چاہیئے۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"آپ تو ناول ہی نہیں پڑھتے پھر کیسے تنگ کریں گے۔" وہ بھی مسکرا کر بولی۔

"کیوں ناول کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں کیا۔" وہ ہنس کر بولا اور نوال خاموش ہوگئ۔

"نوال" رومی نے اسے پکارا۔

"جی" وہ فورًا بولی۔

"مجھے مس کر رہی ہو۔" وہ پوچھنے لگا۔

"""نہیں" نوال نے بولا۔

"کیوں" وہ بدمزہ ہوا۔

"میں نے زوبیہ آپی سے کافی باتیں کیں بہت مزہ آیا۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"بہت بری ہوں جسے مس کرنا چاہیئے اسے کیا نہیں۔" وہ بنا کر بولا۔

"میں بری ہوں۔ " وہ افسردہ ہو کر بولی۔

"ہاں جب مجھ سے پیار ہی نہیں کرتی تم۔ " وو لہجہ کو اور رنجیدہ بنا کر بولا۔

"نہیں کرتی تو ہو آپ سے پیار۔" وہ فوراً سے بولی اور فوراً خاموش ہیں جبکہ اس کی بات سن کر روحام کھکھلا کر ہنس پڑا اور نوال خاموش ہو گی۔

"کتنا جلدی جواب دیا ہے۔" وہ ہنس کر بولا۔

"میں ذرا کام کر لوں۔" نوال نے جلدی سے کہا۔

"کون سا کام؟ ابھی تو تم کہہ رہی تھی تم فارغ ہو۔" وہ فوراً بولا۔

"وہ میں"

"تم اب بہانے مت بناؤ۔" وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

"نہیں ایسے نہیں ہے۔" وہ دھیمی آواز میں بولی۔

"اچھا ویسے اس دن میرے سوال کا جواب تو بیچ میں ہی رہ گیا تھا۔" وہ یاد کر کے بولا۔

"ابھی آپ نے لے تو لیا جواب۔" وہ خفگی سے بولی۔

"اچھا تو اب پیار سے جواب دو ناں۔" وہ لاڈ سے بولا۔

"مجھ سے نہیں کیا جائے گا۔" وہ روہانسی ہو کر بولی۔

"مجھے نہیں پتا مجھے سننا ہے۔" وہ اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"روحام" وو راہانسی ہوئی۔

"ہاں روحام کی جان۔ " وہ اتنے ہی پیار سے بولا تو نوال شرما گئی۔

"آپ کام کریں مصروف ہوں گے۔ " وہ روحام کو ٹالنے لگی۔

"نہیں میں بالکل فری ہوں۔ " وہ آرام سے بولا۔

"اچھا مجھے بھوک لگی ہے۔" جب کوئی بات نہ بن پڑی تو اس نے فوراً بولا۔

exponovels

"تو کھانا کھاؤ ناں۔ " اس کا طریقہ کارگر ہوا۔

"چلو کھانا کھا لو پھر میں دوبارہ کال کروں گا۔" روحام نے کہا۔

"اللہ حافظ " وہ مسکرا دی اور فون رکھ دیا۔

روحام کی باتیں سن کر وہ بلش ہو جاتی تھی اور جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو اس نے بہانہ بنا کر کال کاٹ دی۔

*

"بھابھی آپ سے ایک بات کرنی ہے۔" ناعمہ صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب عماد وہاں پر آیا۔

"ہاں بولو" او ٹی وی کا والیم کم کرتے ہوئے بولی۔

"آپ کو رامین کیسے لگتی ہے؟" وہ سوچ کر بولا۔

"اچھی ہے صائم کو اچھا پڑھاتی ہے۔" وہ بولی۔

"نہیں میں کسی اور حوالے سے پوچھ رہا ہوں۔" وہ مسکرا کر بولا تو اس کی بات سمجھ کر وہ مسکرا دی۔

"اچھا تو ہمارے دیور کو رامین اچھی لگتی ہے۔" وہ معنی خیزی سے مسکرا کر بولی۔

"جی میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" وہ بھی مسکرا کر بولا۔

"فکر ہی نہ کروں بس اپنے لیے شادی کی کوئی ڈیڈ بتا دو اس دن بارات کیلئے تیار رہنا۔" وہ کانفیڈنٹ ہو کر بولی۔

"بھابی اور کانفیڈنٹ ہو۔رہی ہیں آپ؟"

"پہلے امی اور امین سے تو بات کرلیں۔" وہ خوشی سے بولا۔

"فکر نہ کرو تم میں سب کر لوں گی۔" وہ بھی خوشی سے بولی اور عماد نے مسکرا دیا۔

"تھینک یو بھابھی" وہ ممنون ہو کر بولا۔

*

شام کا ٹائم ہو رہا تھا اس وقت وہ سب لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے جب روحام آیا اور سب کو سلام کیا۔

"میرا بیٹا آ گیا۔" ثریا بیگم اس کا ماتھا چوم کر بولیں۔

ضوبیہ اور نوال بھی وہیں بیٹھی تھیں۔ خلیل صاحب چائے کے ساتھ اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے۔

"آپ چائے پیئیں گے؟" نوال نے پوچھا۔

"نہیں پہلے فریش ہوں گا۔" وہ مسکراتا ہوا اندر چلا گیا تو نوال بھی اٹھ کر اس کے پیچھے آ گئی۔

"تو میڈم کو ہماری یاد نہیں آئی آج۔" وہ جب کمرے میں آئی تو وہ آبرو اٹھا کر پوچھنے لگا۔

"نہیں ایسی بات نہیں" وہ منمنائی۔

"تو پھر کیسی بات ہے۔" وہ کوٹ اتارتا نظریں اس پر جمائے پوچھنے لگا۔

"آپ کھانا کب کھائیں گے؟" وہ بات بدل کر بولی۔

"جب اپنے ہاتھ سے کھلاؤ گی۔" وہ اس کا گال تھپکتا واش روم میں چلا گیا اور نوال مسکرا دی۔

*

نائمہ نے اپنی ساس سے عماد کا رشتے کے متعلق بات کی تو وہ خوش ہوئیں کیونکہ رامین انہیں بھی پسند آئی تھی۔ آج نائمہ نے رامین کو ڈنر کے لئے روک لیا تھا اور وہ نا چاہتے ہوئے بھی رک گئی تھی۔ نائمہ نے اس کی فیملی کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ اکیلی ہے تو نائمہ

exponovels

نے رشتے کی بات کی تو رامین حیران رہ گئی اور پھر انکار کر دیا۔ نائمہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کچھ خاص وجہ نہ بتائی تو نائمہ مایوس ہوگئی۔ جب یہ بات عماد کو پتہ چلی تو وہ بہت افسردہ ہوا اس کا تو دل ہی ٹوٹ گیا۔ آخر رامین نے انکار کیوں کیا وہ حیران ہوا۔

*

وہ کافی بنا کر جب کمرے میں آئی تو روحام لیپ ٹاپ میں مصروف بیڈ سے ٹیک لگائے نیم دراز تھا۔

اتنی دیر کیوں لگا دی؟ وہ اس کی جانب دیکھ کر وہ یلو yellow ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

حائم رو رہا تھا تو اسکے پاس رک گئی تھی۔ وہ کافی روحام کو دے کر بولی۔

اور میری تو فکر ہی نہیں۔ وہ بظاہر خفگی سے مسکراہٹ دبا کر بولا۔

آپکی فکر ہے تو۔ ۔ وہ فوراً بولا۔

اچھا تو اتنی دور کیوں کھڑی ہو یہاں آ کر بیٹھو۔ وہ مسکرا کر بولا تو نوال چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ کے دوسری طرف آکر بیٹھ گئی۔

میں نے تو اپنی زندگی کے چار سال فضول میں ضائع کر دیے۔ وہ افسوس سے بولا اور نوال کی جانب دیکھا۔

وہ کیوں؟

تم سے دور رہ کر۔ ۔اس نے اپنا بازو نوال کے گرد حائل کر کے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ لیا۔

اب ہم ساتھ ہے ناں۔ وہ دھیمے سے بولی۔

ہاں اور ہمیشہ ساتھ رہیں گے! وہ اس کا ہاتھ لبوں سے لگا کر بولا۔

روحام ہم زوبیہ آپی کے گھر ان سے ملنے جائیں گے ناں۔۔

exponovels

ہاں جائیں گے جب وہ اپنے گھر چلی جائیں گی۔ وہ اب کافی کے سپ لیتا ہوا بولا۔

تم نے اپنے لئے کافی نہیں بنائی؟ وہ کافی کا ایک مگ دیکھ کر بولا۔

ہا دل نہیں تھا۔ وہ بولی۔

تم میرے لیے بہت اہم ہو نوال اللہ کی طرف سے خاص انعام۔۔

کچھ بولو گی نہیں؟

تھینکس۔ وہ بس اتنا ہی بولی۔

کس لیے؟

میں اہم ہوں اس لیے۔۔ روحام سن کر ہنس پڑا۔

کیا ہوا؟ وہ سیدھی ہو بیٹھی۔

کچھ نہیں تم تھینکس کی بجائے یہ بھی تو کہہ سکتی تھی کہ میں بھی تمہارے لئے اہم ہوں۔ وہ اسکے چہرے پر آئی لٹ بالوں کے پیچھے کر کے بولا نوال کسمسائی۔

جی آپ بہت اہم ہیں میرے لیے۔ وہ نظریں جھکا کر بولی تو روحام نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

جب سے نائمہ نے رشتے کی بات کی تھی رامین نہیں آئی تھی آج وہ دو دن بعد آئی تھی۔

وہ صائم کو پڑھ کر جانے لگی جب سامنے سے آتے عماد سے ٹکرا گئی تو اس نے اسے تھام لیا وہ سنبھل کر سیدھی ہوئی۔

تم نے انکار کیوں کی رامین؟ وہ دکھی لہجے میں پوچھنے لگا۔

میں لیٹ ہو رہی ہوں۔ وہ جانے لگی تو عماد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔

exponovels

میرا ہاتھ چھوڑو عماد۔ وہ ہاتھ چھڑانے لگی۔

چھوڑدوں گا پہلے میرے سوال کا جواب دو۔

میں جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔ اس نے ہاتھ چھڑانے کی سعی کی۔ اب عماد کچھ نہ بولا بلکہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر اندر چلا گیا۔ رامین کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی وہ گیٹ عبور کر کے باہر آگئی اور رکشے کی تلاش میں نگاہ ارد گرد دوڑانے لگی۔ اس نے چادر کے پلو سے آنکھیں رگڑیں۔ وہ پیدل چلنے لگی جب ایک کار اسکے سامنے آ کر رکی عماد گاڑی سے باہر نکل آیا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔

بیٹھو اندر اس نے رامین سے کہا مگر وہ ہلی تک نہیں۔ اب کی بار اس نے بازو سے پکڑ کر اندر بیٹھایا وہ انکار کرتی رہی مگر اس نے بھی بیٹھا کر ہی دم لیا اور خود دوسری سائیڈ سے آ کر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کردی۔

نوال کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھے جب ثریا بیگم اس کے پیچھے آئیں۔

بیٹا یہ کیا تم کیوں کھانا بنا رہی ہو؟ وہ محبت سے اسکا ہاتھ تھام کر بولیں۔

ماما یہ میرا کام ہے تو نہیں کرونگی ناں! وہ ان کا ہاتھ لبوں سے لگا کر بولی تو ثریا بیگم تو اس پر نثار ہی ہوگئیں۔

لیکن بیٹا ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور تم نے کام شروع کردیا وہ پیار سے بولیں۔

کوئی بات نہیں۔ ماما وہ مسکرا کر بولی۔ مجھے کام کرنا پسند ہے۔

exponovels

کھانے سے فارغ ہو کر وہ کمرے میں آ کر لیٹ گئی وہ تھوڑا تھک گئی تھی اور آنکھیں موند لیں اس نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اس کی زندگی اتنی اچھی ہو جائے گی اتنی محبت کرنے والا شوہر ماں باپ جیسے ساس سسر اور بہن جیسی نند ملے گی۔ واقعی اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں نوال نے صبر کیا تھا اللہ تعالی نے اس کا اجر عطا کیا۔ چند ساعتیں وہ یوں ہی آنکھیں بند کئے لیٹی رہی جب اسے اپنے ماتھے پر کسی پیار بھرے لمس کا احساس ہوا تو اس نے آنکھیں کھول دیں سامنے روحام کھڑا مسکرا رہا تھا۔

آپ آ گئے؟ وہ مسکراتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

ہاں آگیا ہوں کیا تم مجھے خواب میں دیکھ رہی تھی؟ وہ اس کا ہاتھ محبت سے تھامتے ہوئے بولا۔

شام کے ٹائم خواب نہیں آتے وہ ہنس کر بولی۔

تو پھر کس ٹائم آتے ہیں ؟ وہ دلچسپی سے بولا۔

رات میں جب ہم گہری نیند میں ہوں۔

اچھا لیکن تم تو دن کے وقت بھی میری نظروں کے سامنے رہتی ہو۔ وہ اس کی گہری آنکھوں میں جھانک کر بولا۔

میں کھانا گرم کرتی ہوں جا کے! وہ اٹھ کر جانے لگے جب روحام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا کہ وہ گرتے گرتے بچی اور اپنے ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھ دیے۔

کہاں جا رہی ہوں میرے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرو ناں۔ وہ اس کا گھبرایا ہوں چہرہ دیکھ کر مزے سے بولا۔

وہ میں کھانا گرم کرنے۔۔۔۔

exponovels

بعد میں کھا لوں گا۔ وہ نوال کی بات کاٹ کر بولا اور اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

تمہارے جہان سکندر جیسا نہیں پر اتنا برا بھی نہیں ہوں وہ پیار سے اس کی ناک دبا کر بولا۔ اور جہان کی بات سن کر نوال نے سر اٹھا کر روحام کو دیکھا۔

آپ میرے لیے جہان سکندر سے بھی زیادہ اہم ہیں! وہ مسکرا کر بولی۔

کیا واقعی؟ وہ خوش ہو کر بولا۔

جی واقعی! وہ اس کی آنکھوں میں جھلکتی خوشی دیکھ کر بولی۔

آئی لو یو نوال! وہ اسے بانہوں میں بھینچ کر بولا تو نوال خاموش رہی۔

میرے سوال کا جواب تو دو۔ وہ خفگی سے بولا۔

آئی لو یو ٹو۔ وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی تو وہ دونوں ہنس دیے۔

میں اچھ لڑکی نہیں ہوں عماد۔ ۔ وہ آنسوں بہاتی نظریں جھکا کر بولی۔ عماد نے اسکے آنسو صاف کیے اور مضبوط لہجے میں بولا۔

تم اچھی لڑکی ہو اور مجھے تم سے ہی شادی کرنی ہے وہ اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولا اور رامین کو اسکی آنکھوں میں اسکے الفاظ کی سچائی صاف نظر آ رہی تھی۔

لیکن تم۔۔۔ وہ کچھ کہنے لگی جب عماد نے اسکی بات ٹوک دی۔

لیکن ویکن کچھ نہیں۔ کیا بس یہی تمہارے انکار کی وجہ تھی؟

ہاں۔ وہ سر ہلا کر بولی۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا رامین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

exponovels

اب دوبارہ میرا وہی سوال ہے مجھ سے شادی کرو گی؟ اس ہاتھ رامین کے آگے پھیلایا۔ وہ کچھ نہیں بولی اور بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

بولو ناں رامین میں انتظار کر رہا ہوں۔ وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا رامین نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا پر عماد نے اور مضبوطی سے تھامی رکھا۔

بولو رامین کرو گی مجھ سے شادی؟ وہ بہت آس سے پوچھ رہا تھا۔ رامین نے بھیگی آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایاعماد نے پرسکون سانس خارج کیا۔

اوہ تھینک یو سو مچ رامین۔۔۔ وہ۔ کافی خوش نظر آرہا تھا رامین نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

بس اب ان دکھوں اور آنسوؤں کو خیر آباد کہہ دو اور شادی کی تیاری شروع کردو۔ وہ اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر کے بولا۔

تمہاری چائے ٹھنڈی ہو گئی عماد۔ ۔ وہ اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑا کر بولی۔

ارے ہاں چائے تو بھول ہی گیا۔ اس نے چائے اٹھائی جو ٹھنڈی ہو چکی تھی۔

لاؤ گرم کردوں۔

رہنے دوایسے ہی پی لوں گا۔ وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے بولا۔

رامین یہ ساری باتیں بس ہمارے بیچ ہی رہنی چاہیے گھر میں کسی کو نہیں پتا چلنا چاہیے ٹھیک ہے ؟

عماد نے کہا تو رامین نے سمجھ کر سر ہلایا۔

میں نہیں چاہتا کوئی بھی تمہارے بارے میں ایسی ویسی کوئی بات کرے۔

تم بہت اچھے ہو عماد۔ رامین نے مسکرا کر کہا۔

exponovels

تھینک یو۔ رامین تم ایسا کرو اپنی ساری پیکنگ کر لو میں نہیں چاہتا تم یہاں تنہا رہو۔ امی سے بات کر کے میں جلد ہی شادی کی ڈیٹ فکس کروا لیتا ہوں۔

ٹھیک ہے لیکن ابھی نہیں پہلے ایک بار گھر بات کر لو پھر مجھے لے جانا۔

ٹھیک ہے تم تیاری کرو۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

عماد کے جانے کے بعد وہ خوشگوار حیرت میں گھر گئی۔ اسے تو لگتا تھا کہ خوشیاں اب اس پر حرام ہو گئیں ہیں۔ لیکن اللہ نے اسکے لیے عماد کو بھیج دیا تھا وہ رب کی بہت شکر گزار تھی بس اللہ اب اسے اسکی بہن سے بھی ملا دے۔ اسے نہیں معلوم تھا اسکی یہ خواہش بہت جلد پوری ہونے والی ہے۔

اس وقت وہ دونوں ڈربے نما چھوٹے سے کمرے میں بیٹھے تھے جہاں زندگی کا مختصر سا سامان تھا عماد یہ سب دیکھ کر حیران ہوا کہ رامین کا گھر اتنا چھوٹا ہے لیکن اس وقت اس کی پریشانی اس سے زیادہ اہم تھی۔

تم یہاں رہتی ہو؟ عماد نے آرام سے پوچھا۔

ہاں اس نے بھی آرام سے جواب دیا اور چائے کا کپ اس کے آگے رکھا۔ عماد نے چائے کو دیکھا تک نہیں وہ بس رامین کو ہی دیکھ رہا تھا۔

اب بتاؤ تم نے انکار کیوں کیا؟

میں نہیں سمجھتی کہ تمہیں وجہ بتانا ضروری ہے۔ وہ سخت لہجے میں بولی۔

تمہیں مجھے وجہ بتانی ہی ہوگی۔ وہ بضد تھا

میں تمہارے قابل نہیں عماد وہ نظریں جھکا کر بولی۔

exponovels

رامی امیری غریبی کچھ نہیں ہوتی ہے میں نے تم سے محبت کی ہے کسی چیز یا کیسے نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر تم امیر نہیں ہوں تو میرے قابل نہیں ہو۔وہ رسان سے بولا۔

تم میرا مطلب نہیں سمجھے عماد۔ وہ نظریں پھیرتے ہوئے بولی۔

تو پھر کیا مطلب ہے؟ بتاؤ مجھے وہ الجھ کر بولا۔

میں ایک طلاق یافتہ لڑکی ہوں گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کوئی بھی نہیں ہے میرا کوئی بھی نہیں۔۔۔

اب وہ ذرا چیخ کر بولی عماد دنگ رہ گیا۔

میں اپنے والدین کو کسی کیلیے چھوڑ آئی تھی جس سے محبت کرتی تھی اس سے شادی کرلی پر اس نے مجھے دھوکا دیا اور زمانے کی دربدر کیلیے چھوڑ دیا بتاؤ عماد کیا تم ایسی لڑکی کو اپنانا چاہو گے بولو؟ وہ اب روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

مجھے اس بات سے کوئی بات کوئی فرق نہیں پڑتا رامین مجھے بس یہ پتا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ وہ مضبوط لہجے میں بولا تو رامین نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔

تم اپنا گھر کسی کے لیے چھوڑ کر بھاگی تھی یہ تمہاری غلطی تھی اور تمہارا ماضی جس سے تم نے یقینا سبق سیکھا ہوگا اور اپنوں کی محبت اور قدر جان گئی ہوگی اور میرے خیال سے اس کے علاوہ تمہارے اندر کوئی برائی نہیں۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

کیا بات واقعی تمہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا عماد؟وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی ۔

مجھے فرق پڑتا اگر تم اب بھی پہلے جیسی ہوتی لیکن مجھے معلوم ہے تم ایک بہت اچھی لڑکی ہو اسلیے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ اب تھوڑا مسکرا کر بولا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

آج سنڈے کا دن تھا روحام ابھی تک نہیں اٹھا تھا سو نوال چھوٹے موٹے کام کرتی رہی پھر زوبیہ کے پاس آگئی وہ حائم کو cerelac کھلا رہی تھی۔

آؤ نوال بیٹھو۔ وہ نوال کو دیکھ کر بولی۔

ہمارا حائم کھانا کھا رہا ہے۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرا کر بولی تو حائم اسے دیکھ کر ہنسنے لگا۔ زوبیہ نے اس کا چہرہ صاف کر نوال کو تھما دیا۔

یہ تم سے کافی اٹیچڈ ہوگیا ہے نوال۔ وہ مسکرا کر بولی۔

جی ہاں زوبیہ آپی یہ مجھے بھی بہت پیارا لگتا ہے۔نوال پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولی۔

گھر جاکر یہ تمہیں مس کرے گا۔

کب کی فلائٹ ہے آپ کی؟ نوال نے پوچھا۔

دو دن بعد۔۔ اس کی بات سن کر نوال اداس ہو گئی۔

میں آپ دونوں کو بہت مس کروں گی۔ وہ ادا سی سے بولی۔

تو تم آنا ناں ہمارے گھر۔ زوبیہ فوراً بولی۔

ٹھیک ہے وہ مسکرا حائم کے ساتھ کھیلنے لگی۔ حائم اسکی گود میں لیٹا آرام سے ہنس رہا تھا اور نوال بھی اس سے باتیں کر رہی تھی۔

تم ذرا حائم سے باتیں کرو میں ذرا ماما سے کچھ چیزیں لے آؤں۔ ذوبیا حائم اس کے حوالے کرتی باہر نکل گئی نوال محبت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ بہت ہی کیوٹ تھا اس نے آنکھیں زوبیا اور روحام سے بہت ملتی تھی۔

نوال یار کہاں ہو؟ وہ حائم میں مگن تھی جب روحام اسے ڈھونڈتا ہوا وہاں آیا۔

exponovels

جی! اس نے نظریں اٹھا کر روحام کو دیکھا تو حائم نے اس کا ہاتھ ہلا کر اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جیسے اسے روحام کی مداخلت پسند نہ آئی ہو۔

تم یہاں ہو میں تمہیں وہاں ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ بیڈ کے کنارے آ کر بیٹھ گیا اور نوال کی گور میں لیٹے حائم کو دیکھ کر مسکرایا۔

کیسے ہو حائم؟ مامی سے بہت باتیں کرتے ہو! وہ پیار سے اس کا گال چوم کر بولا۔ روحام کے چومنے پر وہ کسمسایا اور منہ بنا کر اسے دیکھنے لگا۔

ویسے نوال میں ایک بات نوٹ کر رہا ہوں! وہ پر سوچ انداز میں بولا۔

کیا؟

یہی کہ اب تم مجھ سے زیادہ حائم پر توجہ دیتی ہو۔ وہ خفگی سے بولا۔

ایسی بات تو نہیں ہے۔ وہ حیران ہوئی کہ روحام ایک بچے سے جیلس ہو رہا ہے۔

ایسی ہی بات ہے ورنہ تم مجھے چھوڑ کر اس کے پاس تھوڑی آکر بیٹھتی۔ وہ منہ بنا کر بچوں کی طرح بولا۔

روحام آپ ایک بچے سے جیلس ہو رہے ہیں۔ وہ حیران ہو کر بولی۔

ہاں میں ہر اس شخص سے جیلس ہوں گا جسے تم مجھ سے زیادہ اہمیت دو گی۔

روحام آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ وہ روہانسی ہو کر بولی۔

ویسے جب ہمارے بچے ہوں گے تب تو تم مجھے بھول ہی جاؤ گی۔ وہ حائم کی ناک دبا کر بولا۔

روحام آپ۔ ۔ بچے والی بات پر وہ تھوڑا جھینپ گئی۔

تب ہی زوبیا کمرے میں داخل ہوئی اور دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر مسکرا دی۔

زوبیہ آپ کیوں وہاں کھڑی مسکرا رہی ہیں؟ وہ زوبیا کو دروازے میں کھڑے دیکھ کر بولا۔
تم دونوں بچے کے ساتھ کتنے پیارے لگ رہے ہو ماشاء اللہ سے کمپلیٹ فیملی کی طرح۔ زوبیہ کی بات پر روحام تو خوش ہوا مگر نوال شرما گئی۔
ہے ناں زوبیا! ہم ساتھ کتنے پیارے لگتے ہیں مگر آپ کا جو بیٹا ہے ناں یہ مجھے میری بیوی سے دور کر رہا ہے۔ وہ حائم کو گھور کر بولا جواباً حائم نے بھی منہ بنا کر دیکھا۔
رومی تم میرے بیٹے کو ایسے کہہ رہے ہو؟ زوبیا روحام کو آنکھیں دکھا کر بولی۔
تو پھر اور کیسے کہوں آپ اسے مینرز سکھائیں ناں۔ وہ مسکراہٹ دبا کر بولا تو نوال نے اسے گھور کر دیکھا۔
روح آپ حائم کو ایسے کیوں کہہ رہے ہیں؟ زوبیہ سے پہلے نوال پڑی۔
ارے یہ تو میرا پیارا بھانجہ ہے میں تو مذاق کر رہا تھا اور تم تو سیریس ہی ہوگئی تھی کیوں زوبیہ؟ وہ دونوں کو ایک ساتھ مخاطب کرتے حائم کو اٹھا کر بولا۔
چلو آؤ باہر چلتے ہیں۔ وہ اٹھ کر جانے لگا۔ نوال ایک پکپ کافی تو بنا دو۔ یہ کہتا وہ باہر نکل گیا نوال اور زوبیا دونوں نے ایک دوسرے کو ہنس کر دیکھا۔

ماما آپ لوگوں نے شاپنگ کمپلیٹ کرلی؟ وہ سب اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر موجود کھانا کھا رہے تھے جب روحام نے ثریا بیگم کو مخاطب کیا۔
ہاں بیٹا بس اب تمہاری شاپنگ رہ گئی ہے اور نوال کا بارات والے دن کا سوٹ لینا ہے تم دونوں جا کر لے آنا۔

exponovels

دو دن بعد عماد کی مہندی ہے اور تمہاری شاپنگ ابھی تک نہیں ہوئی کیسے دوست ہو؟ خلیل صاحب مسکرا کر بولے۔

بس پاپا ٹائم نہیں ملا وہ مسکرا کر بولا۔

کھانے کے بعد وہ کمرے میں آ گیا اور لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا تھوڑی دیر بعد نوال کافی کے دوم مگ لیے اندر آئی۔

روحام آپکی کافی۔ وہ مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر بولی۔ وہ ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرادیا۔

ویسے عماد کی شادی اتنی اچانک ہو رہی ہے؟ وہ حیران ہو کر روحام سے پوچھنے لگی۔

جناب کو محبت ہو گئی ہے اور رہا نہیں جا رہا اور لڑکی کا بھی شاید کوئی رشتہ دار نہیں ہے شاید اسی لیے اتنی جلدی ہو رہی ہے۔ وہ لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر بولا۔ نوال نے محض ہنکار ابھرا اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر بال برش کرنے لگی اس کے بال خوبصورت تو پہلے ہی تھے اب لمبے بھی ہوگئے تھے۔وہ بازار نہیں مگر جب وہ ابھی اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور تھوڑی اس کے کندھے پر رکھ دی دونوں کا عکس آئینے میں بہت بھلا معلوم ہو رہا تھا۔

ہم دونوں ساتھ کتنے پیارے لگ رہے ہیں ناں؟وہ آئینے میں اپنا نوال کا عکس دیکھ کر بولا تو نوال نے مسکرا کر سر ہلایا۔

چلو اپنی آنکھیں بند کرو وہ مسکرا کر بولا۔

لیکن یوں؟ وہ حیران ہوئی کروناں! وہ پیار سے بولا تو نوال کو آنکھیں بند کرنی پڑیں۔

اب کھولو۔ نوال نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔

واؤ یہ کتنا پیارا ہے وہ خوش ہو کر بولی وہ ایک خوبصورت سا ڈائمنڈ سیٹ تھا جو روحام نے اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔

پہن کر دکھاؤ! وہ اصرار کرکے بولا تو نوال پہننے لگی تو روحام نے اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

بلکہ میں خود پہناتا ہوں۔وہ مسکرا کر بولا اور نیکلس اس کی خوبصورت گردن کے گرد باندھا۔

اب پیارا لگ رہا ہے! وہ اسکے گال پہ اپنے لب رکھ کر بولا تو نوال نے پلکے جھکا لیں اور پلٹ کر اسے دیکھنے لگی تھنکیو روحام!

No need of thank you میری جان

وہ اس کا معصوم چہرا دیکھ کر بولا۔

رامین کافی دنوں سے عماد کے گھر رہ رہی تھی نہ جانے عماد نے اپنے گھر والوں سے کیا کہا تھا وہ سب خوش تھے۔ کل۔ اس کی مہندی تھی وہ کنفیوز بھی تھی اس وقت وہ اپنوں کا ساتھ چاہتی تھی عدیل (رامین کا سابقہ شوہر) کے ذریعے اسے امی ابو کی ڈیتھ کا علم تو ہو گیا تھا مگر نوال کی کوئی خبر نہ تھی جانے وہ کہاں رہتی ہوگی؟ پڑھ رہی ہوگی؟ یا اس کی حیدر سے شادی ہوگئی ہوگی۔ وہ اپنی چھوٹی بہن کو بہت یاد کرتی تھی اس بات سے انجان کہ بہت جلد وہ اس سے ملنے والی ہے۔

گولڈن اور میرون کلر کے سٹائلش سے ڈریس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی جب روحام کی نظر اس پر پڑی تو دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟ وہ مسکارے سے سبجی پلکیں اٹھا کر پوچھنے لگی۔

سوچ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی پیاری بیوی دی ہے کہ دل کرتا ہے بس دیکھتا ہی رہوں!
روحام نے اسکے دونوں۔ ہاتھ تھام کر محبت بھری مہر ثبت کی۔
روحام اس وقت وائٹ شلوار قمیض کے اوپر میرون واسکٹ پہنے ہوئے بہت پیارا اور سوبر لگ رہا تھا کہ نوال نظر بھر کر نہ دیکھ پائی۔
اب اتنے پیار سے دیکھ رہی ہو تو تعریف بھی کردو۔ وہ مسکرا کر بولا۔
آپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں میرے پیارے روحام اتنے پیارے کہ کوئی بھی دل ہار دے۔ نوال اسکی واسکٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے بولی آج وہ پہلے والی نوال بن کر بولی تھی جب اسکے والدین زندہ تھے اسے یہ اعتماد روحام نے ہی بخشا تھا۔
ہائے۔۔آج تم نے پہلی بار دل کھول کے میری تعریف کی ہے۔ وہ دل پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا جھک کر بولا تو نوال اسکے انداز پر ہنس پڑی۔

مہندی کا کنکشن گھر کے لان میں رکھا گیا تھا اور لان کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ابراہیم بھی واپس آ چکا تھا اور تمام تیاریاں اس نے اور نائمہ نے ہی کی تھیں۔
روحام اپنی فیملی سمیت ابھی وہاں پہنچا تھا عماد انہیں دیکھ کر مسکراتا ہوا آیا اور خوشدلی سے ملا۔ ماما پاپا وہی لان میں بیٹھ گئے جبکہ عماد روحام اور نوال کو لئے اندر چلا آیا۔
آؤ تمہیں رامین سے ملواتا ہوں! عماد انہیں لئے اندر کمرے کی جانب بڑھا جبکہ یہ نام سن کر روحام اور نوال دونوں ہی چونکے تھے۔
نائمہ اس وقت رامین کو تیار کرکے دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جب عماد نے دروازہ ناک کیا۔

exponovels

کیا ہے عماد کل ملنا رامین سے جاؤ ابھی اتنی جلدی کس بات کی ہے تمہیں؟ وہ دروازے سے ہی اسے بھیجنے والی تھی مگر نوال اور روحام کو دیکھ کر مسکرا دی اور دروازہ پورا کھول دیا۔

یہ نوال ہے روحام کی وائف۔ عماد نے ان دونوں کا تعارف کروایا دونوں ہی خوش دلی سے ملیں روحام کو تو نائمہ اچھے سے جانتی تھی۔

نوال کو ذرا اس کی بھابھی سے ملوا دیں۔وہ مسکرا کر بولا

اچھا نائمہ بولی۔

ساتھ میں مجھے بھی اب وہ آنکھ دبا کر بولا روحام اس کی بات سن کر مسکرایا۔

تمہیں تو میں اچھے سے ملواتی ہوں چلو نکلو یہاں سے ۔ نائمہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

نائمہ باجی آپ کو بیگم صاحبہ بلا رہی ہیں۔ تبھی ملازمہ اس کو بلانے آئی تو وہ معزرت کرتی وہاں سے چلی گئی تو عماد ان دونوں کو لیے اندر آ گیا۔

رامین ان سے ملو یہ میرا بیسٹ فریڈ ہے روحام اور یہ اسکی وائف نوال۔ رامین جو کہ آئینہ کے جانب منہ کیے کھڑی تھی یہ نام سنتے ہی حیرت سے پلٹی ہاتھ میں پکڑی چوڑیاں نیچے گر گئیں۔ نوال کو دیکھتے ہی اس کی دنیا وہی رک گئی اور یہی حالت نوال کی بھی تھی۔ روحام بھی رامین کو یوں اچانک دیکھ کر ششدر رہ گیا اس نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ وہ دوبارہ کبھی رامین کو دیکھے گا۔

نوال! رامین نے بھری ہوِی آواز میں اسے پکارا۔

آپی! نوال بھاگتی ہوئی رامین سے لپٹ گئی اور یہ سب دیکھ کر عماد دنگ رہ گیا۔

آپی آپ کہاں تھیں؟ ہم نے آپ کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا!؟ وہ روتے ہوئے بولی۔

exponovels

میں تم سب سے بہت شرمندہ تھی نوال۔ وہ بھی روتے ہوئے بولی پھر دھیرے سے نوال کو خود سے علیحدہ کیا۔

تم یہاں۔۔۔ مطلب تمہیں دیکھ کر بہت حیران ہوں اللہ تعالی نے میری دعا سن لی۔ وہ پیار سے نوال کا گال چھو کر بولی جبکہ عماد اور روحام دونوں ہی حیرت زدہ کھڑے تھے۔

یہ سب کیا ھو رہا ہے کیا کوئی مجھے بھی بتائے گا؟ اب عماد بولا۔

نوال میری بہن ہے عماد۔ رامین نے نوال کا ہاتھ تھام کر بولا تو عماد ششدر رہ گیا جبکہ روحام کو خاص فرق نہ پڑا اسے رامین سے کوئی سروکار نہ تھا وہ تو بس نوال کیلیے خوش تھا۔

اب سمجھ آیا۔ عماد پُرسوچ انداز میں بولا۔

کیا؟ رامین بولی۔

تمہاری آنکھیں نوال سے ملتی ہیں مجھے ہمیشہ حیرانگی ہوتی تھی کہ میں نے ایسی آنکھیں پہلے کہاں دیکھی ہیں؟ وہ گتھی سلجھا کر بولا۔

کیا مطلب یعنی تم میری بیوی کی آنکھیں دیکھتے رہتے تھے؟ روحام اسے گھور کر بولا ۔

اوہ۔۔ میرے بھائی ہر وقت جیلنس نہ ہوتے رہا کرو نوال میری بہن ہے اور اب تو سالی بھی۔ وہ ہنس کر بولا تو اس کی بات پر نوال اور رامین بھی مسکرا دیں۔

روحام میں آپ سے بھی شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کر دیں! رامین نے روحام کو دیکھ کر شرمندگی سے کہا۔

exponovels

میں اپنی زندگی میں بہت آگے بڑھ چکا ہوں مجھے اس بات سے بالکل فرق نہیں پڑتا میرے لیے آپ سب کچھ صرف نوال ہے اس لیے آپ کو معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں وہ محبت سے نوال کا ہاتھ تھام کر بولا تو رامین نے تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھا۔

ویسے آپ دونوں کی شادی کب ہوئی؟ رامین حیران ہوئی۔

آپی جس دن آپ کی روحام سے شادی ہونا تھی اسی دن آپ کی جگہ میرا نکاح ہوگیا تھا۔ نوال نے وہ دن یاد کرکے کہا۔

مطلب رامین تم پہلے رومی کی منگیتر تھی؟ عماد کے لیے تو آج حیرتوں کا دن تھا۔ یہ سن کر رامین نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

ہاں لیکن وہ سب ماضی تھا۔ روحام نے عماد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا عماد نے پرسکون سانس خارج کیا۔

جو باتیں ہوئی انہیں بھول جاؤ اور ایک نئ زندگی کی شروعات کرو۔ روحام نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

مجھے رامین کچھ یاد رکھنے دے تو ناں۔۔۔ وہ رامین کو دیکھ کر شرارت سے بولا جواباً رامین اسے دیکھ کر گھورنے لگی۔

چلو عماد باہر چل کر بیٹھتے ہیں۔ رومی نے اسے کہا۔

چلتے ہیں یار وہ دونوں باہر نکل گئے۔

رامین اور نوال بیٹھ گئیں اور مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

exponovels

مجھے تو لگا تھا شاید تمہاری شادی حیدر سے ہو گئی ہو گی۔ وہ سوچ کر بولی۔ مجھے معاف کردو تم اور حیدر ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے ناں میری وجہ سے تمھیں روحام سے شادی کرنا پڑی۔ وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولی۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپی میں نے کبھی حیدر سے محبت نہیں کی وہ تو ہم بچپن سے انگیجڈ تھے بس۔ ۔ جب سے میری شادی روحام کے ساتھ ہوئی ہے تب سے میں نے پھر کسی کے بارے میں نہیں سوچا۔ نوال اس کے ہاتھ تھام کر بولی۔

تمہارے بچے بھی ہیں کیا؟ رامین نے اشتیاق سے پوچھا۔

نہیں تو۔وہ حیران ہوئی ۔

تمہاری شادی کو چار سال ہو گئے ہیں ناں؟ رامین نے تسلی کرنا چاہی۔

نہیں آپی جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے نکاح چار سال پہلے ہوا تھا رخصتی تو پچھلے ماہ ہوئی ہے۔فرامین سن کر حیران ہوئی۔

کیوں مجھے بتاؤ سب۔ ۔وہ پوچھنے ہی لگی تبھی نائمہ آ گئی اور دونوں کی بات بیچ میں رہ گئی۔ پھر وہ رامین کو رسم کے لیے باہر لے آئے۔

روحام کیا ہم رامین آپی کو آج ساتھ لے جا سکتے ہیں گھر؟ اس وقت عماد اور رامین کی مہندی کی رسم ہورہی تھی جب نوال نے بڑی آس سے روحام سے پوچھا۔ روحام کو اسکے اس مان بھرے انداز پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

ہاں کیوں نہیں میں عماد سے کہتا ہوں۔ روحام نے عام انداز میں کہا ۔

exponovels

کہیں عماد کے گھر والوں کو برا نہ لگے۔ نوال کو خدشہ لاحق ہوا۔
تم فکر نہ کرو میری جان عماد سنبھال لے گا تم بس میرے بارے سوچا کرو۔ روحام نے آنکھ دبا کر کہا
نوال یہ سن کر مسکرادی۔

رامین اور نوال دونوں اس وقت روحام کے کمرے میں تھیں۔ نوال بہت خوش تھی کے عماد نے رامین کو بھیج دیا تھا اور کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ خلیل صاحب اور ثریا بیگم بھی رامین کو دیکھ کر حیران ہوئے مگر انہوں نے بھی رامین سے درگزر کی اور کچھ نہیں کہا۔
"میں بہت خوش ہوں آپی کہ آپ مجھے مل گئیں۔ " وہ رامین کا ہاتھ محبت سے تھام کر بولی۔
"میں بھی" وہ اس کے بال سنوار کر بولی۔ کبھی روحام باتھ روم سے فریش ہو کر نکلا۔
"میں سٹڈی روم میں ہوں نوال" کہہ کر وہ جانے لگا جب نوال نے اسے روکا۔
"آپ پھر سوئیں گے کہاں؟ "وہ پریشان ہوئی۔
"میں زوبیا والے روم میں سو جاؤں گا۔" وہ مسکرا کر کہتا چلا گیا۔
"روحام کو میرا یہاں سونا برا تو نہیں لگے گا۔" رامین نے خدشہ ظاہر کیا۔
"نہیں انہیں کیوں برا لگے گا۔" نوال مسکرا کر بولی۔
"چلو اب بتاؤ سب؟ کیا کیا ہوا میرے بعد۔" وہ جاننے کے لئے بے تاب تھی تو نوال نے اسے شروع سے آخر تک آپ نے داستان سنائی۔ رامین کی آنکھیں بھر آئیں۔
"مجھے معاف کر دو نوال تمہارے ساتھ کتنا کچھ ہوا میری وجہ سے۔" وہ روتے ہوئے معافی مانگ رہی تھی۔

exponovels

"نہیں آپی یہ سب آپ کی وجہ سے نہیں ہوا یہ سب میری قسمت تھی۔" وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔

"آپ بتائیں آپ کیوں چلی گئی تھیں ہمیں چھوڑ کر؟" نوال بھرائی آواز میں پوچھا۔

"میں اپنے کلاس فیلو عدیل کو پسند کرتی تھی وہ بھی مجھے پسند کرتا تھا ہم شادی کرنا چاہتے تھے مگر پھر اچانک روحام کا رشتہ آگیا اور میں صرف عدیل سے شادی کرنا چاہتی تھی، اس لیے میں نے اس کی باتوں میں آکر شادی والے دن اپنا گھر چھوڑ کر اس سے نکاح کرلیا۔" وہ آنسوؤں کے ساتھ بولی اور نوال ہکا بکا رہ گئی۔

"وہ مجھے اپنی فیملی کے پاس لے کر نہیں گیا بلکہ یہی لاہور میں ہم رہنے لگے شروع کے چند ماہ بہت اچھے گزرے پھر اچانک عدیل کا رویہ بدل گیا اور مجھے اس کے کافی افیئرز کا پتہ چلا۔ میری آنکھوں میں دھول جھونکتا رہا۔ بلکہ اس کا تو کہنا تھا کہ مجھ سے شادی کرنا اس کی سب سے بڑی بھول تھی یوں ہمارے جھگڑے ہونے لگے اور شادی کے محض آٹھ ماہ بعد ہی اس نے مجھے طلاق دے دی۔ بس تب سے ہی میں دھکے کھا رہی ہوں۔ اور اپنے گناہ کی سزا بھگت رہی ہوں۔" وہ آنکھیں صاف کرتی ہوئی بولی۔ نوال کو اس کی کہانی دکھی کر گئی اسے بہت افسوس ہوا آپ کی بہن کی قسمت کا۔ پھر امین نے اسے اپنی اور عماد کی ملاقات اور باقی سب بتا دیا۔

"ویسے آپی آپ لکی ہیں جو آپ کو عماد جیسا لڑکا مل گیا جسے آپ کے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ مسکرا کر بولی تو رامین بھی مسکرا دی۔

"اور تم بھی بہت لکی ہو جو تمہیں روحام مل گیا اس کی آنکھوں میں ہی تمہارے لیے بہت محبت نظر آئی ہے مجھے۔" وہ نوال کے لئے خوش تھی۔ پھر وہ دونوں کافی دیر تک باتیں کرتی رہیں یوں جیسے غم

کے بادل چھٹ گئے تھے اور خوشگوار روشنی نکل آئی تھی۔ باتیں کرتے کرتے صبح کے چار بج گئے تو رامین سو گئی جب کہ نوال جاگتی رہی اسے روحام کا خیال آیا تو اٹھ کر باہر آ گئی۔ زوبیہ کے کمرے میں دیکھا تو روحام وہاں نہیں تھا وہ بہت حیران ہوئی۔ اس نے گیسٹ روم میں دیکھا وہ وہاں بھی نہیں تھا پھر کچھ سوچ کر اسٹڈی روم میں آئی تو دنگ رہ گئی وہ سٹڈی ٹیبل پر ہی سر رکھے اونگھ رہا تھا وہ بے حد فکرمند ہوئی اور اس کے قریب آ کر اس نے اپنی اوڑھی ہوئی شال اتار کر روحام کے کندھوں پر رکھ دی وہ سردی میں کیسے پڑا تھا۔

نرم گرم سے لمس کا احساس ہوتے ہی وہ اٹھا اور مسکرا کر نوال کو دیکھنے لگا جو محبت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"روحام آپ ساری رات یہیں تھے اتنی ٹھنڈ میں؟" وہ فکرمندی سے بولی۔

"تم جو ساتھ نہیں تھی۔" وہ محبت سے اس کا ہاتھ تھام کر بولا۔

"روحام آپ کو اپنا خیال رکھنا چاہیے تھا ناں۔ " وہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھ کر بولی۔

"تم ہو ناں میرا خیال رکھنے کے لیے۔" وہ مسکرا کر بولا تو نظر نوال کے حلیے پر پڑی۔ پنک کلر کی شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں بالوں کی پونی ٹیل بنائے وہ معصوم اور کیوٹ سی بچی لگ رہی تھی۔

"کیا دیکھ رہے ہیں۔" وہ ذرا کنفیوز ہوئی۔

"تمہیں دیکھ رہا ہوں بہت کیوٹ لگ رہی ہو۔" وہ پیار سے اس کا گال چھو کر بولا۔

"اس رف حلیے میں، میں آپ کو پیاری لگ رہی ہوں۔ " وہ حیران ہوئی۔

"تم مجھے حلیے میں پیاری لگتی ہو۔" وہ نظر اس پر جما کر بولا تو وہ جھنپ کر مسکرا دی۔

exponovels

"اچھا چلیں اب اٹھ کر سوجائیں اور صبح دیر تک اٹھئیں گے نہیں۔" وہ اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولی تو وہ بھی مسکرا کر کھڑا ہو گیا اور دونوں زوبیہ والے کمرے میں آ گئے۔

"چلیں اب سو جائیں۔" روحام کو لٹا کر اور اس پر کمبل اوڑھنے کے بعد وہ بولی اور جانے لگی تو روحام نے اسکا ہاتھ تھام کر روک لیا۔

"تمہارے بنا نیند کیسے آئے گی تھوڑی دیر یہیں بیٹھ جاؤ ناں۔ " وہ لاڈ سے بولا تو نوال مسکرا کر وہیں بیٹھ گئی روحام نے سر اس کی گود میں رکھ لیا تو نوال اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی تھوڑی ہی دیر میں روحام سو گیا۔ اس نے آہستہ سے اس کا سر اٹھا کر تکیہ پر رکھ دیا اور خود اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی جہاں رامین بے فکر سو رہی تھی اس نے کمبل اچھی طرح رامین اوڑھایا، اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور خود وضو کرنے چلی گئی۔ فجر کی نماز پڑھ کر اسے بھی نیند آنے لگی اور خود بھی سو گئی۔

*

میرج ہال بہت ہی خوبصورت سجا تھا ہر طرف مہمانوں کی گہما گہمی تھی آج عماد اور امین کی بارات تھی۔ عماد اسٹیج پر بیٹھا تھا روحام اس کے پاس ہی تھا۔ جبکہ رامین بیوٹی روم میں تھی جہاں نوال اس کے پاس تھی ریڈ لینگے میں رامین بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ نوال نے ریڈ کلر کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی بالوں کے موٹے موٹے کرلز (Curls) تھے جو کمر پر گر رہے تھے ڈارک میک اپ اور ساڑھی میں وہ کچھ بڑی بڑی لگ رہی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں نکاح ہو گیا اور رامین رخصت ہو کر عماد کے ہمراہ اپنی نئ زندگی کے آغاز کے لئے چلی گئی۔

روحام اور نوال بھی آج بہت خوش تھے۔

For more visit (exponovels.com)

"ارے نائمہ بھابھی کیوں راستہ روک کر کھڑی ہیں؟ ہٹیں مجھے میری دلہن کے پاس جانے دیں۔" وہ اب تھک گیا تھا نائمہ کب سے اسے تنگ کر رہی تھی طرح طرح کی رسموں سے اب وہ بیزار ہو گیا تھا۔

"ایویں ہٹ جاؤں پہلے پیسے دو پھر۔" وہ ہتھیلی آگے کرکے بولی۔

"خدا کا خوف کریں بھابھی۔ آپ کے شوہر کی کمائی مجھ سے ڈبل ہو گی پھر بھی بھوکوں کی طرح پیسوں پر پیسے مانگے جا رہی ہیں۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"باطن اور سناؤ شرافت سے پیسے دو پھر ہی رامین کے پاس جانے دوں گی۔" وہ دروازہ زور سے پکڑے کھڑی تھی عماد نے نہ چاہتے ہوئے بھی بیس ہزار روپے نکال کر نائمہ کے ہاتھ پر رکھ دیے۔

"یہ ہوئی نا بات دیور جی اب آپ جا سکتے ہیں۔" وہ مسکرا کر آگے سے ہٹ گئی تو عماد نے غنیمت جان کر دروازے کو تھاما اور اندر آکر زور سے بند کر دیا تو نائمہ کے ہنسنے کی آواز آئی وہ مسکراتا ہوا آگے آیا۔ رامین ریڈی لہنگے میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔ وہ نظر بھر کر دیکھتا رہا۔

"رامین ادھر آؤ ذرا۔" وہ اسے اپنے پاس اشارہ کرکے بلانے لگا وہ حیران ہوئی۔ "کیوں"

"کہا ناں آؤ اب میں تمہارا شوہر ہوں میرا حکم مانو۔"

وحضرات حکم سے بولا تو رامین حیران ہوئی لہنگا سنبھالتی اس آئی۔

"یہ میرا سہرا اتار کر صاف کرو" وہ حکم دے کر بولا تو وہ حیران ہوئی کہ وہ پہلے دن کی دلہن سے کام کروائے گا۔

"سنا نہیں" وہ ذرا غصے سے بولا تو رامین سہرا اتار کر اپنے پلو سے صاف کرنے لگی عماد نے فورا اس کے ہاتھ تھام لئے اور سہرا اس کے ہاتھ سے لے کر سائیڈ پر رکھ دیا۔

exponovels

"ارے میں تو تمھیں تنگ کر رہا تھا اور تم سیریس ہی ہوگئ۔" وہ ہنس کر بولا تو رامین نے اسے گھور کر دیکھا اور ہاتھ اس کے ہاتھوں سے کھینچ لیے۔

"ارے یار ناراض کیوں ہو رہی ہو۔ یہ لو کان پکڑ لیتا ہوں۔" وہ کان پکڑ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تو رامین بھی ہنس دی۔

"اُٹھو کھڑے ہوجاؤ بہت ڈرامے کرتے ہو۔" وہ ہنس کر بولی تو عماد بھی مسکراتا اُٹھ کھڑا ہوا۔ عماد کے ملنے پر رامین اپنے رب کی شکر گزار تھی۔

*

بارات کی طرح ولیمے کا فنکشن۔ بھی بہت اچھی طرح گزر گیا۔ ولیمے کے تیسرے دن ہی عماد اور رامین ہنی مون۔ کیلیے ترکی چلے گئے اور ایک ہفتے کے بعد واپس آئے یہ انکی زندگی کے بہترین دن تھے اور دونوں نے یہ دن خوب انجوائے کیے تھے۔ انکی شادی کو دس دن ہو گئے تھے۔

آج وہ دونوں روحام کے گھر ڈنر پر انوائٹڈ تھے۔

کیسا رہا آپ دونوں کا ٹور؟ نوال انہیں کولڈ ڈرنک سرو کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

بہت زبردست! رامین خوش ہو کر بولی۔

رومی کہاں ہے؟ عماد ارد گرد دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ آفس گئے ہیں آنے والے ہیں۔ ۔نوال نے بتایا۔

خلیل صاحب اور ثریا بیگم کسی رشتے دار کے گھر گئے تھے سو نوال اکیلی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں روحام بھی آگیا تو نوال نے ڈنر ڈائننگ ٹیبل پر ارینج کر دیا۔

نوال وہ سلاد دینا۔ روحام نے اسے کہا تو نوال نے سلاد کے ساتھ رائتہ بھی آگے کر دیا۔

exponovels

یہ رائتہ بھی لیں آپکو پسند ہے ناں! وہ مسکرا کر بولی۔

دیکھو رامین کچھ سیکھو اپنی بہن سے کتنا خیال رکھتی ہے وہ اس بے مروت رومی کا۔ وہ رامین کو دیکھ کر بولا تو عماد کی اس بات پر رامین اور روحام دونوں نے اسے گھوری سی نوازا۔

تو کیا میں تمہارا خیال نہیں رکھتی؟ وہ آنکھیں دکھا کر بولی۔

کہاں رکھتی ہو؟

یہ بے مروت کسے کہا تم نے؟ رومی نے بھی گھور کر کہا۔ نوال خاموشی سے ان کی گفتگو سن رہی تھی۔

ظاہر ہے تمہیں ہی کہا۔ وہ ہنس کر بولا۔

وجہ جان سکتا ہوں؟ رومی غصے سے بولا۔

تمہیں پتا ہے میری جان! عماد اتنے ہی پیار سے بولا۔

روحام نے بنا کچھ کہے اسے گھور کر دیکھا اور بریانی کا چمچ منہ میں رکھا۔

اور رامین نوال اپنے شوہر کو آپ کہتی ہے۔ وہ پھر سے شروع ہو گیا۔

ہاں تو۔۔ وہ بے نیازی سے بولی۔

تو تم بھی مجھے آپ کہو۔ وہ مصنوعی رعب سے بولا تو رامین نے اسے گھور کر دیکھا۔

میرا مطلب ہے تم بھی مجھے آپ کہہ سکتی ہو۔ وہ فورا بات بدل کر بولا تو نوال ہنسنے لگی۔

آپی عماد آپ سے ڈرتے ہیں۔ وہ ہنس کر بولی روحام خاموشی سے کھانا کھاتا رہا۔

نہیں تو۔ وہ نوال سے بولی پھر عماد کی جانب متوجہ ہوئی۔

exponovels

پہلی بات تو یہ نوال روحام سے کافی چھوٹی ہے تب ہی آپ کہتی ہے جبکہ تم مجھ سے بس ایک سال ہی بڑے ہو گے تو میں کیوں آپ کہوں پھر؟ وہ ابرو اچکا کر بولی۔

جو آپکا حکم میڈم! وہ تابعداری سے بولا تو وہ تینوں ہنس دیے۔

وہ اس وقت اپنے دوست حسن کے فلیٹ میں تھا دو دن پہلے ہی وہ پاکستان واپس آیا تھا۔ اس نے نوال کو بھلانے کی کوشش بھی کر کے دیکھ لی تھی مگر وہ بھلا نہیں پا رہا تھا۔ وہ نوال کو حاصل کر کے رہے چاہے روحام کو مارنا ہی کیوں نہ پڑے۔ اس نے اپنی آمد کا گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اس وقت وہ ریوالور ہاتھوں میں پکڑا گھما رہا تھا۔

یہ لو ارحم چائے۔ ارحم کا دوست حسن چائے لیے اندر داخل ہوا وہ اس فلیٹ میں اکیلا رہتا تھا۔

تھینکس اس نے کپ تھامتے ہوئے کہا۔

اس گن کا کیا کرو گے؟ کیوں چاہیے تھی تمہیں؟ حسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

بس کسی سے حساب لینا ہے۔ وہ پرسوچ انداز میں بولا اور چائے کے گھونٹ بھرنے لگا۔

کھانے کے بعد وہ سب کافی پی رہے تھے جب عماد اٹھ کر اندر چلا گیا اور جب واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں گٹار تھا جو کہ اس نے رومی کی جانب اچھال دیا جسے روحام نے مہارت سے کیچ کر لیا۔

رومی ایک گانا ہو جائے۔ وہ صوفے پر رامین کے ساتھ بیٹھ گیا۔

کس کے لیے؟ وہ گٹار پکڑے بولا۔

میرے لیے۔ وہ آنکھ دبا کر بولا۔

For more visit (exponovels.com)

تمہارے لیے تو مر کر بھی نہ گاؤں۔ روحام بولا تو اسکی بات پر نوال اور رامین دونوں ہنسنے لگیں تو عماد نے غصے سے گٹار روحام کے ہاتھ سے لیا اور خود بجانے لگا۔

عماد اتنے بے ڈھنگے انداز میں تو نہ بجاؤ۔ رامین نے اسکا ہاتھ روک کر کہا۔

اتنا اچھا تو بجا رہا ہوں۔ وہ منہ بنا کر بولا۔

روحام آپکو بجانا آتا ہے؟ نوال نے اشتیاق سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

پھر بجائیں ناں۔ وہ منت کر کے بولی تو روحام نے گٹار عماد کے ہاتھ سے لیا اور خود دھنیں بجانے لگا۔

میرے کہنے پر بجایا نہیں اور بیوی کی ایک آواز پر شروع ہو گئے۔ عماد جل کر بولا۔

تو آپ کیوں جیلس ہو رہے ہیں عماد؟ نوال نے اسے آنکھیں سیکڑ کر دیکھا۔

تمہارے آنے سے پہلے ہمارے درمیان بہت محبت تھی نوال تم نے مجھے رومی سے دور کر دیا ہے۔ وہ آواز کو مسکین بنا کر بولا تو نوال نے منہ بنا لیا۔

وہ کچھ کہنے ہی لگی جب روحام کی خوبصورت آواز سن کر چونک گئی۔

چاند آسمانوں سے لا پتا ہو گیا

چل کے میرے گھر میں آ گیا آ گیا

میں خوش قسمت ہوں بخدا اسطرح

ہو جائے پوری دعا جس طرح

وہ نوال کی جانب مسکرا کر دیکھتے ہوئے گا رہا تھا۔

تیرے بن میری جاناں کبھی

ایک پل بھی گزارا نہیں

exponovels

تیری آرزو نے خود سے بیگانا کردیا

چاند آسمانوں سے لاپتا ہو گیا

چل کے میرے گھر میں آگیا آگیا

♥

نوال نے مسکرا کر نظریں جھکا لیں۔ روحام بہت محبت سے نوال کی جانب دیکھ کر گا رہا تھا عماد اور رامین بھی مسکرا کر اسکی خوبصورت آواز سننے لگے۔ روحام کا گانا ختم ہوتے ہی عماد نے گٹار اسکے ہاتھ سے لے لیا۔

منگاں ایہی دعاواں میں

چناں توں مینوں مل جا۔ ۔

عماد نے رامین کو دیکھ کر گانا شروع کیا۔

مل تو گئی ہوں اور کیا چاہیے؟ رامین نے نوال کو آنکھ دباتے ہوئے عماد کو کہا تو نوال کھکھلا کر ہنس پڑی عماد نے نوال کو گھورا۔

تم کیوں ہنس رہی ہو؟

ایسے ہی ۔ وہ چہرے پر معصومیت طاری کر کے بولی۔

میں تم سے نہیں بولتا رامین بہت ہی بے حس اور بے مروت ہو۔وہ کھڑا ہو گیا اور چہرہ موڑلیا وہ قدم آگے بڑھانے ہی والا تھا کہ رامین کی آواز نے اسے روک لیا۔

ملے ہو تم ہم کو بڑے نصیبوں سے

چرایا ہے میں قسمت کی لکیروں سے

exponovels

عماد نے نگاہیں موڑے رامین کو دیکھا جو اسکے لیے گانا گا رہی تھی وہ مسکراتا ہوا واپس بیٹھ گیا اور اسکے الفاظ دل میں اتارنے لگا۔ اسکا گانا ختم ہوتے ہی ان تینوں نے تالیاں بجایئں اور عماد کھلے دل سے مسکرایا۔

رومی ایک اور گانا ہو جائے۔ عماد نے پھر سے گٹار روحام کو تھمایا۔

اوکے۔ وہ مسکرایا اور شروع کیا۔

کہہ دے تو آئے گا نہیں

مجھ سے مل پائے گا نہیںں

دیکھوں کیوں راہیں میں تیری

دل سے تو جائے گا نہیں

درد یہ سمجھے گا نہیں

مشکل ہے آگے زندگی

من تھا بڑا تو ہوتا میرا

تو نہ ملا غم ہے تیرا

کیوں دیا درد ہمیں ہم آج تک نہ سمجھے

برے ہیں کیا اتنے تم آ نہ سکے جو ملنے

تو ہم کو بھول گیا بس یار ہم ہی پاگل تھے

سوچا تمہیں جو رات دن

جو تو نہ ملا مجھے

exponovels

دل کو کیا بتاوں گا۔۔۔

روحام کے الفاظ تھے کہ کیا نوال کے دل میں اترے۔ اسکی آواز بہت دلکش تھی۔

واہ زبردست! عماد نے داد دی۔ ویسے نوال کے نہ ملنے پر یہ گانا گانا چاہیے تھا اب تو مل گئی ہے عماد نے کہا

تب نہیں سنا پایا تھا سوچا اب سنا دوں۔ وہ مسکرا کے بولا۔

تمہیں پتا ہےنوال یونیورسٹی کی ساری لڑکیاں رومی کیا آواز پر مرتی تھی۔ وہ ہنستے ہوئے بولا۔

چلو نوال اب تم کچھ سناؤ اپنے شوہر کیلیے۔ رامین نے اسے کہا تو وہ تھوڑا کنفیوز ہوئی۔

ہاں ہاں گاؤ نوال مجھ پر تو بڑا ہنس رہی تھی۔ عماد فوراً بولا تو نوال نے روحام کی جانب دیکھا جو گہری نظروں سے مسکراتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا نوال نے ہمت کرتے ہوئے شروع کیا۔

پل دو پل کی ہے کیوں یہ زندگی

اس پیار کو ہے صدیاں کافی نہیں

تو خدا سے مانگ لوں مہلت میں ایک نئ

رہنا ہے بس یہاں اب دور تجھ سے جانا نہیں

جو تو میرا ہمدرد ہے سہانا ہر درد ہے

جو تو میرا ہمدرد ہے سہانا ہر درد ہے

وہ پلکیں اٹھا کر روحام کی جانب دیکھنے لگی جو محبت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے دوبارہ پلکیں جھکا لیں۔

تیری دھڑکنوں سے ہے زندگی میری

خواہشیں تیری اب دعائیں میری

کتنا انوکھا بندھن ہے یہ

تیری میری جان جو ایک ہوئی

وہ سانس لینے کو خاموش ہوئی تو روحام شروع ہوا۔

لوٹوں گا یہاں تیرے پاس میں ہاں

وعدہ ہے میرا مر بھی جاؤں کہیں

جو تو میرا ہمدرد ہے سہانا ہر درد ہے

روحام کی خوبصورت آواز گونج رہی تھی۔ جیسے ہی گانا ختم ہوا ان تینوں کی تالیوں کی آواز گونجی۔ یہ ان چاروں کیلیے بہت حسین شام تھی اور انہوں نے اسے خوب انجوائے بھی کیا تھا اس بات سے انجان کے آگے کیا ان کا منتظر ہے۔

آج ویک اینڈ تھا اور وہ چاروں باہر ڈنر کرنے آئے تھے۔

ویسے رومی نوال کا ایک دفعہ وزن چیک کروا لو بہت کھاتی ہے یہ پر نظر نہیں آتا۔ عماد روحام کو مشورہ دے کر بولا تو نوال نے اسے گھور کر دیکھا وہ چاروں باہر پارکنگ کی طرف آ رہے تھے۔

میں آپ کے حصے کا تو نہیں کھاتی ناں۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

میں تو ایک بات کر رہا تھا۔ وہ بے نیاز سا بولا۔

چلو گاڑی لے آئیں پارکنگ سے روحام نے کہا تو عماد بھی اسکے پیچھے ہو گیا۔ اب نوال اور رامین دونوں سڑک کے پاس کھڑی تھیں پارکنگ والی سائیڈ تھوڑی دور تھی۔

exponovels

نوال۔ ۔ اپنے قریب اجنبی آواز سن کر دونوں حیران رہ گیئں مڑ کر دیکھا تو سامنے ارحم کھڑا تھا۔

کیسی ہو سوئٹ ہارٹ؟ وہ رامین کو نظر انداز کرتا نوال سے بولا۔

جانتی ہو ان دو مہینوں میں میں نے تمہیں بھلانے کی بہت کوشش کی لیکن نہیں بھلا سکا مجھے بہت محبت ہے تم سے۔ اس کی اس گفتگو پر وہ دونوں دنگ رہ گئیں ارحم نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑا نوال نے چھڑانا چاہا پر اسکی گرفت مضبوط تھی۔

یہ کیسی گھٹیا باتیں کر رہے ہو ارحم ہاتھ چھوڑو نوال کا۔ رامین غصے سے بولی۔

ارے رامین تم واپس آ گئی خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر۔ وہ مسکراتا ہوا بولا جبکہ نوال اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں لگی تھی۔

چلو میرے ساتھ۔ وہ نوال کو کھینچتا ہوا ساتھ لے جانے لگا۔

چھوڑو مجھے۔ وہ اسکے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی۔

چھوڑو میری بہن کو۔ رامین اسکے پیچھے لپکی۔

روحام۔۔ ۔ نوال نے چیخ کر روحام کو پکارا۔

بے بی وہ نہیں آئے گا چلو میرے ساتھ۔۔ وہ ہنس کر بولا۔ تب ہی سامنے سے کسی نے زوردار مکا اسکے منہ پر مارا۔ نوال کے ہاتھ پر اسکی گرفت کمزور ہوئی وہ جلدی سے پیچھے ہٹی۔ سامنے کھڑا عماد غصے سے اسے گھور رہا تھا۔

کون ہو تم کمینے انسان؟ وہ دھاڑ کر بولا۔

میں نوال کا عاشق پلس کزن۔ وہ کمینگی سے بولا تو عماد نے اسے مارنے کیلیے آگے بڑھا لیکن اس سے پہلے ہی ارحم نے اپنی گن نکال لی اور نوال کا بازو دبوچا عماد آگے ہونے لگا تو رامین نے اسے روکا۔

exponovels

اسکے پاس گن ہے عماد۔ وہ ڈر کر بولی۔

تب ہی روحام گاڑی لیے وہاں پہنچا سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

نوال کا ہاتھ ارحم نے پکڑا ہوا تھا اور ایک ہاتھ میں گن عماد پر تانی ہوئی تھی۔ وہ غصے سے گاڑی سے نکلا اور اسے موقع دیے بغیر یکے بعد دیگرے مکے مارنے لگا گن اسکے ہاتھ چھوٹ گئی۔ نوال ڈر کر رامین کے پاس دوڑی۔جبکہ روحام ہر ایک جنون سا سوار تھا وہ بنا دیکھے ارحم کو مار رہا تھا۔

نوال کو میں حاصل کر کے رہوں گا۔ ارحم بہت ڈھیٹ واقع ہوا تھا مار کھاتے ہوئے بھی وہ باز نہیں آ رہا تھا۔

گھٹیا انسان تیری ہمت کیسے ہوئی اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام لینے کی۔ وہ ارحم کا گریبان پکڑ کر بولا۔ اس سائیڈ پر لوگوں کا اتنا رش نہیں تھا تبھی کوئی خاص متوجہ نہ ہوا۔

روحام۔۔ نوال نے ڈر کر اسے پکارا تو روحام نے پلٹ کر اسے دیکھا۔عماد پولیس کو کال کر رہا تھا۔

روحام پلٹا تو نوال لپک کر اس تک گئی اور اسکے سینے میں منہ چھپا لیا۔

ارحم جو نیچا گرا ہوا تھا یہ منظر دیکھ کر جھلس گیا اس نے پاس پڑی گن اٹھائی اور روحام پر تان لی روحام کی اس جانب پشت تھی نوال جو کہ اسکے سینے میں چھپائے ہوئے تھی پیچھے ہٹی تو سامنے کا منظر دیکھ کے ڈر گئی۔

روحام۔۔۔ اس نے روحام کو بائیں جانب دھکا دیا۔ ارحم نے ٹریگر دبایا ہوا تھا روحام نے نوال کو اپنی جانب کھینچا گولی گاڑی کے بونٹ کو لگی عماد چونک کر مڑا رامین بھی ڈر گئی۔

تم ہو اصل فساد کی جڑ نہ تم ہوتے نہ نوال مجھ سے دور ہوتی۔ وہ گن روحام پر تانے کھڑا تھا۔

بکواس بند کرو۔ روحام غصے سے بولا۔ عماد نے آگے آنے کی کوشش کی تو ارحم نے گن دکھا کر اسے پیچھے رہنے کا اشارہ کیا۔

تم مر گئے تو نوال کو میری ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ وہ روحام کو گھور کر جبکہ روحام سے مزید برداشت نہیں ہوا وہ آگے بڑھنے لگا اور ارحم نے گن لوڈ کی۔

آج میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ ارحم اپنے آپے سے باہر تھا۔

نوال بھاگ کر روحام کے آگے آئی۔

پلیز ارحم بھائی روحام کو کچھ مت کریں۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

چپ کرو نوال کچھ نہیں ہو گا مجھے۔ روحام نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا۔

نوال اگر تم بخوشی میرے ساتھ چلو تو میں تمہارے روحام کو کچھ نہیں کروں گا۔ وہ ڈھٹائی سے بولا۔

اسکی یہ بات سن کر روحام کو طیش آ گیا۔

تب ہی ارحم نے روحام پر فائر کر دیا۔ گولی اس تک پہنچنے سے پہلے ہی نوال اسکے آگے آ گئی فائر کی زور دار گونج میں نوال کی چیخ بھی شامل ہو گئی۔

روحام ششدر رہ گیا گولی نوال کے کندھے پر لگی تھی وہ چکرا کر گرنے لگی روحام نے فورا اسے تھام لیا اور اسکے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گیا ارحم بھی حیران رہ گیا۔

عماد اور رامین بھی آگے آئے۔نوال کا خون سڑک پر گرنے لگا۔

میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا نوال۔ روحام اسکے گال پر ہاتھ رکھ کے بولا۔عماد نے آگے بڑھ کے ارحم کو پیٹنا شروع کردیا جو خود بھی ششدر کھڑا تھا۔

exponovels

نوال کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آنے لگا۔ روحام نے فورا اسے اٹھایا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈالارامین بھی اسکے ہو گئی اور وہ تینوں ہاسپٹل کیلیے بھاگے۔

پولیس وہاں پہنچی اور ارحم کو گرفتار کر کے لے گئی۔

وہ رش ڈرائیونگ کرتا ہاسپٹل پہنچا تھا نوال بے ہوش تھی جبکہ رامین پورے راستے روتی آئی تھی۔

روحام نے جلدی سے اسے گاڑی سے نکالا اور سٹریچر پر لٹاتا اندر کی جانب دوڑا۔

ڈاکٹر میری وائف کو دیکھیں جلدی۔ وہ تیز سانس لیتے ہوئے بولا۔

انہیں گولی لگی ہے یہ پولیس کیس ہے۔ ڈاکٹر بولا۔

آپ ٹریٹمنٹ شروع کریں پولیس آجائے گی۔ وہ دھاڑ کر بولا تو ڈاکٹر اسے آپریشن تھیٹر میں لے گئے۔

روحام اس وقت بہت افسردہ تھا وہ نوال کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا عماد بھی ابھی پہنچا تھا اس نے روحام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے تسلی دی تھی۔

رامین بھی بہت رو رہی تھی۔ اس نے رامین کو چپ کرایا اور گھر والوں کو بھی اطلاع دی۔ تھوڑی دیر میں پولیس آ کر بیان لے گئی تھی نوال ابھی آپریشن تھیٹر میں ہی تھی۔

روحام نوال کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتا نوال کا کافی زیادہ خون روحام کی شرٹ پر لگا اسے داغدار کر رہا تھا۔ وہ اٹھ کر مسجد والی سائیڈ پر آ گیا وضو کیا نماز پڑھی اور نوال کی صحت کے لیے دعا کی۔ دعا کرتے وقت بار بار اسکی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔ پھر وہ سجدے میں چلا گیا کافی دیر اسی حالت میں رہا پھر اٹھ کر آپریشن تھیٹر کے سامنے آ گیا جہاں نوال ہوش و خرد سے بیگانی پڑی تھی۔

exponovels

میری وائف کیسی ہے ڈاکٹر؟ جونہی آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا روحام ڈاکٹر کی جانب لپکا۔
انہیں کندھے پر گولی لگی تھی کافی بلڈ ضائع ہوا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہوگئی ہے ہم نے گولی نکال دی ہے تھوڑی دیر تک نہیں ہوش آجائے گا اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔ ڈاکٹر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔
خلیل صاحب اور ثریا بیگم بھی وہاں پہنچ گئے اور نوال کیلیے بہت فکر مند تھے ڈاکٹر کی بات سن کر سب نے سکون کا سانس خارج کیا۔
ڈاکٹر کیا میں نوال سے مل سکتا ہوں؟
جی لیکن بس ایک شخص اندر جا سکتا ہے یہ کہہ کر ڈاکٹر آگے چلا گیا۔ روحام نے ایک نظر سب کو دیکھا اور اندر چلا گیا۔ وہ گہری نیند کے زیر اثر تھی اسکا رنگ لٹھے کی مانند سفید ہو رہا تھا اور چہرے پر نقاہت تھی۔ وہ دکھ سے اسے تکتا رہا پھر بیڈ کے کنارے آکر بیٹھ گیا اور نوال کا ہاتھ تھام لیا۔
نوال تمہیں کیا ہوگیا؟ اٹھو تم ایسے اچھی نہیں لگ رہی۔ وہ بہت دکھرے سے بولا میں اگر آج تمہیں کھو دیتا تو تمہارے بغیر کیسے رہتا نوال پلیز کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا۔ اس نے اپنے لب نوال کے ہاتھ پر رکھ دیے۔
تم میرے لیے بہت اہم ہو روحام ایسی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا جس میں تم نہ ہو! وہ کافی دھیمے لہجے میں بولا اور کافی دیر یونہی اسے تکتا رہا۔

exponovels

دو دن بعد نوال کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا اس کے ماموں میرب اور حیدر تینوں اس سے ملنے آئے اور ارحم کے اس حرکت پر بہت شرمندہ تھے۔ ارحم پکڑا گیا تھا اور اسے جیل ہوگئی تھی۔

روحام زیادہ ترنوال کا خیال رکھتا تھا۔

"چلو جلدی سے یہ سوپ ختم کرو" روحام سوپ کا چمچ اس کے منہ میں ڈال کر بولا ۔

"نہیں روحام اور نہیں۔" وہ منت سے بولی۔

"نہیں بس تھوڑا سا اور ڈاکٹر نے کہا ہے تمہیں بلڈ کی کافی کمی ہوئی ہے جب تک کھاؤ گی نہیں ٹھیک کیسے ہوگی۔" وہ اس کے منع کرنے کے باوجود پورا پیالہ پلا چکا تھا۔

"روحام جتنا آپ مجھے کھلا رہے ہیں نہ میں موٹی ہی نہ ہو جاؤں کہیں۔" وہ وہم کرکے بولی۔

"تم جتنا بھی کھا لو موٹی نہیں ہوسکتی نوال۔" عماد کی آواز پر دونوں چونکے وہ دروازے پر کھڑا مسکرا رہا تھا اور رامین بھی ساتھ تھی۔

"بلکہ مجھے تو لگتا ہے نوال تمہارے اندر کوئی بیٹری فکس ہے جو زیادہ کھانے پر بھی موٹا نہیں کرتی اور پھر تم سب کے سامنے کمزور ہونے کی ایکٹنگ کرتی ہو۔" وہ اندر آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"پتا نہیں کیوں عماد آپ مجھ سے اتنا جیلس کیوں ہوتے ہیں۔" نو ال نے ناک سکوڑ کر کہا۔

"میں بھلا جیلس ہوتا ہوں میں کیوں جیلس ہوگا۔" وہ حیران ہوا۔

"کیسی ہو نوال؟" رامین نے پوچھا۔

"جتنا روحام میری کیر کر رہے ہیں ناں میں بہت جلد ٹھیک ہو جاوں گی۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"میں تمہاری کیر اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ تمہارے ہاتھ کی کافی بہت مس کر رہا ہوں۔"وہ شرارت سے بولا تو نوال منہ بنا لیا اور عماد ہنسنے لگا۔

exponovels

"شکر ہے رومی تم نے کچھ مردوں والی بات کی ورنہ اس نوال نے تو تمہیں مجنوں ہی بنا دیا تھا۔ " عماد نے مسکراہٹ دبا کر بولا۔

"رامین آپی آپ اپنے شوہر کو سمجھا لیں۔" نوال رامین کو مخاطب کرتی بولی۔

"لو رامین مجھے کیا کہے گی وہ تو خود کہتی ہے کہ نوال نے اپنے شوہر کو قابو کیا ہوا ہے۔" عماد سیریس لہجے میں بولا۔

"مجھ پر کیوں الزام لگا رہے ہو؟" رامین نے عماد کو گھور کر دیکھا۔

"روحام میں نے آپ کو پاگل بنایا ہے؟" نوال روہانسی ہو کر روحام سے پوچھنے لگی۔

"تمہارے ہی تو قابو میں ہوں۔" وہ مسکراہٹ دبا کر بولا تو نوال نے منہ بنا لیا۔

"بڑے بے حس اور کٹھور انسان ہو بھائی ہماری سالی کو ناراض کر دیا۔" عماد نے فوراً سائیڈ بدلتے ہوئے کہا۔

"آپ زیادہ ڈرامے نہ کریں عماد۔" نوال نے ناک سکوڑ کر کہا۔

"ارے نوال یہ تو اچھی بات ہے ناں کہ روحام تمہارے قابو میں ہے۔" رامین نے اسے پیار سے سمجھایا۔

"رومی سچ میں تمہارے بیوی بچوں کی طرح ری ایکٹ کرتی ہے۔" عماد مذاق اڑا کر بولا۔

"جی آپ تو جیسے بڑوں کی طرح بلکہ بزرگوں کی طرح

ری ایکٹ کرتے ہیں ناں۔" نوال دوبدو بولی۔

"اچھا چلو یار دونوں لڑائی نہ کرو۔" روحام نے دونوں کو کہا۔

"ہمیشہ پہلے عماد شروع کرتے ہیں۔" نوال نے کہا۔

exponovels

"میں تو تمہیں بڑوں والی عزت دیتا ہوں بھابھی والی لیکن تم تو شاید اپنی سلانٹی میں مگن رہتی ہو۔" وہ مذاق اڑا کر بولا۔

"رامین آپی آپ اپنے شوہر سے کہیں کہ میرے سر میں درد ہے پلیز چپ ہو جائیں۔" نوال نے منہ بنا کر کہا تو وہ تینوں ہنس دیے۔

*

دو ماہ بعد:

وہ دونوں اس وقت ملائیشیا کے شہر کوالالمپور (کے ایل) کے مصروف بازار میں ٹہل رہے تھے۔ بلیک کوٹ اور بلو جینس میں روحام کافی فریش لگ رہا تھا جبکہ نوال نے بلیک ڈریس کے اوپر لونگ سوئیٹر پہنی ہوئی تھی اور اب اس کا زخم بھر چکا تھا۔ وہ دونوں پہلے ہی زوبیا اور زاروں سے ملنے کے ایل آئے تھے۔

زارون اور اس کی فیملی نے کھلے دل سے اس کا استقبال کیا تھا۔ وہ ایک دن وہاں رہے اور دوسرے دن زوبیہ کے پاس۔

اس وقت وہ دونوں چہل قدمی کی غرض سے آئے تھے۔

"روحام وہ دیکھیں چاند کتنا پیارا لگ رہا ہے ناں۔ " نوال نے اسے آسمان کی جانب متوجہ کرنا چاہا لیکن اس نے نوال کی جانب دیکھا اور اس کا ہاتھ تھام کر کہا "ہاں واقعی چاند بہت پیارا لگ رہا ہے" اس نے نظریں نوال پر گاڑھے کہا۔

"میں آسمان والے چاند کی بات کر رہی ہوں۔" وہ اسے متوجہ کرکے بولی۔

"لیکن آسمان تو میں ہوں اور تم اس زمین کا چاند کہ اس چاند کے بنا وہ آسمان کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔" وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تو نوال مسکرا دی۔

"اچھا آپ آسمان ہیں میں چاند ہوں تو پھر ہمارے ستارے کون ہونگے؟" نوال پُر سوچ انداز میں بولی۔

"فکر نہ کرو وہ بھی آ جائیں گے اگلے سال تک۔" روحام شرارت سے بولا تو نوال منہ بسور لیا۔

"ستارے تو بہت زیادہ ہوتے ہیں۔" وہ منہ بنا کر بولی تو رہا اس کا روہانسہ چہرہ دیکھ کر ہنس پڑا۔

*

"نوال آئی ایم ویری ہیپی ٹو سی یو ڈیر۔" زوبیہ خوشدلی سے بولی تو نوال مسکرا دی۔حائم! اس وقت نوال کی گود میں تھا اور اس کے بالوں سے کھیل رہا تھا کبھی اس کا گلے میں پہنا ہی بینڈنٹ چھڑتا تو کبھی اس کے آیئرنگز پکڑتا۔ زوبیا ڈنر کا اہتمام کرنے چلی گئ تو وہ دونوں تنہا کمرے میں تھے حائم بھی وہیں تھا۔

"تم کیا میری بیوی کے پیچھے پڑ گئے ہو ہٹو پیچھے۔" روحام حائم کو گھور کر بولا اور اسے نوال کی گود سے اٹھا لیا۔ نوال غصے سے روحام کو دیکھا۔ حائم رونے لگا۔

"روحام آپ بچے کو رلا رہے ہیں۔" وہ گھور کر بولی۔

"یہ میری بیوی سے فلرٹ کر رہا ہے تو میں غصہ نہیں کروں گا کیا؟" وہ بظاہر غصے سے بولا تو نوال نے اپنا سر تھام لیا۔

"روحام آپ بھی ناں چھوڑیں ادھر دیں حائم کو۔" نوال نے حائم واپس اس کی گود سے لیا۔ تو نوال کے پاس واپس آ کر وہ ہنسنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں سو گیا۔

exponovels

"ویسے نوال میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی اتنی حسین ہو جائے گی۔" اس نے نوال کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔

"وہ کیسے؟" نوال نے سوال کیا۔

"کیونکہ تم جو میری زندگی میں آ گئی۔ تم نے میری زندگی کو حسین بنا دیا ہے نوال۔" وہ محبت سے بھرپور لہجے میں بولا۔

"میری زندگی بھی بہت حسین ہے۔"نوال بھی اسی انداز میں بولی۔

"کیوں؟" روحام بے بھی پوچھا۔

"کیونکہ میری زندگی میں بھی حسین شخص ہے۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"کون ہے وہ حسین شخص؟"روحام انجان بن کر پوچھنے لگا۔

"جہان سکندر" کہتے ہوہ ہنس پڑی اور روحام کم ازکم اس جواب کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

"نوال بہت بری ہو۔" وہ منہ بنا کر بولا۔

"پورا جواب تو سن لیں۔" وہ دوبارہ بولی۔

"بولو کیا ہے پورا جواب۔" وہ ہنوز منہ بنا کر بولا۔

"میرے روحام میرے جہان سکندر۔" وہ سر اس کے کندھے پر رکھ کر بولی۔ اس کے اتنے پیارے انداز پر روحام نہال ہو گیا اور اس کے رکھے ہوئے سر کے گرد بازو حائل کر لئے۔

*

چار سال بعد:

For more visit (exponovels.com)

صبح بہت ہی خوبصورت نمودار ہوئی تھی کل رات بہت بارش ہوئی تھی تو صبح کافی نکھری نکھری تھی وہ ماما پاپا کو ناشتہ کروا کر کمرے میں آگئی جہاں روحام اور حیا دونوں سو رہے تھے وہ دونوں اس وقت کتنے پیارے لگ رہے تھے حیا تو ویسے ہی بہت پیاری تھی روحام کی تو اس میں جان بستی تھی اس کی شکل روحام سے زیادہ ملتی تھی اور آنکھیں بالکل نوال جیسی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے روحام کے چہرے پر نوال کی آنکھیں ہوں حیا ساڑھے تین سال کی کیوٹ سی بچی تھی نوال انہیں سوتا دیکھ کر باہر آ گئی اور کام میں مصروف ہو گئی آج سنڈے کا دن تھا اور روحام کی چھٹی تھی وہ کافی دیر کام میں مصروف رہی اور حیران ہوئی کہ دونوں باپ بیٹی ابھی تک سو رہے ہیں اس نے کمرے میں آکر دیکھا تو دیکھ کر حیران رہ گئی وہ دونوں غائب تھے بیڈ کے سرہانے پر اس کا موبائل پڑا ہوا تھا نیٹ آن ہونے کی وجہ سے کافی زیادہ نوٹفیکیشن آئے ہوئے تھے روحام کی وائس چیٹ بھی تھی اس نے آن کر کے سنی۔

"نوال ماما حیا اور پاپا آئس کریم کھانے جا رہے ہیں۔"

حیا کی معصوم سی آواز سن کر وہ مسکرا دی وہ اکثر سنڈے کو اپنے باپ کے ساتھ نکل جایا کرتی تھی اور اس کے لئے ایک وائس میسج چھوڑ دیا کرتی تھی۔

موبائل سائٹ پر رکھ کر وہ الماری کی طرف آگئی الماری سیٹ کرتے ہوئے ایک کاغذ نیچے گرا جو کہ پچھلے سال اسے موصول ہوا تھا وہ کاغذ کافی مڑا تڑا ہوا تھا اس نے کھول کر دیکھا وہی تحریر آج بھی اس پر لکھی ہوئی تھی وہ پہلے بھی کئی بار پڑھ چکی تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا نوال کن الفاظ میں تم سے معافی مانگوں میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں جیل میں گزارے گئے یہ تین سال مجھے ہر دن یہ یاد دلاتے رہے کہ میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا

exponovels

ہاں مجھے تم سے محبت تھی لیکن مجھے سوچنا چاہیے تھا کہ اپنی محبت کو زبردستی حاصل نہیں کیا جاتا میں نے غلط راستہ اپنایا حالانکہ تم اپنی شوہر کے ساتھ بہت خوش تھی۔ میں نے تمہیں اس سے چھیننا چاہا یہاں تک کہ اس پر گولی چلا دی لیکن تم نے ثابت کردیا کہ سچی محبت کبھی نہیں ہارتی تم نے وہ گولی خود پر سہہ کر اپنی محبت کو بچالیا۔ وہاں اس وقت میں سمجھ گیا تھا کہ تمہاری اور روحام کی محبت سچی ہے میری محبت میں اتنی سچائی نہیں تھی اگر ہوتی تو شاید تمہیں حاصل کر پاتا لیکن اب میں تمہاری خوشی میں خوش ہوں اور بہت شرمندہ بھی ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا تاکہ میرے ضمیر سے یہ بوجھ ہٹ سکے میں ہر روز تمہاری خوشیوں کے لئے دعاگو ہوں۔"

۔۔۔۔۔ تمہارا گناہگار

۔۔۔۔۔۔۔۔ ارحم

یہ تحریر نوال کو پچھلے سال موصول ہوئی تھی پہلے تو اسے غصہ آیا روحام نے بھی وہ خط پڑھا تو دونوں نے اسے معاف کردیا۔ نوال نے وہ خط واپس رکھا اور حیا اور روحام کا انتظار کرنے لگی۔

پاپا دیکھیں رومان نے کیا کیا؟ اس وقت وہ سب لان میں بیٹھے تھے رامین اور عماد بچوں کے ساتھ آئے تھے جب حیا اپنا ڈوریمون اٹھا لائی اور روحام سے مخاطب ہوئی۔

کیا ہوا میری ڈول کو؟ وہ فوراً متوجہ ہوا۔

رومان نے میرا ڈوریمون توڑ دیا اب بالکل صحیح نہیں چل رہا تھا وہ منہ سکوڑتی بالکل نوال لگی۔

عماد انکل آپ رومان کو ماریں۔ وہ فرمائش کرکے بولی۔

اوکے بیٹا میں مارتا ہوں ابھی۔ عماد نے بھی فورا کہا۔

اس نے بھی ضرور کوئی شرارت کی ہوگی۔ نوال نے حیا کو دیکھ کر کہا۔

پاپا میں نے کچھ نہیں کیا بس رومان کی گاڑی کا ریموٹ چھپایا ہے اور نوال ماما مجھے برا کہہ رہی ہیں۔ وہ منہ بسورتی وہاں سے چلی گئی تو سبھی ہنس دیے۔

ہماری حیا بہت ناٹیnaughty ہے رامین نے کہا.

بہت زیادہ۔نوال مسکرا کر بولی۔

رامین اور عماد کے دو بچے تھے رومان چار سال کا جبکہ منہا دو سال کی تھی جبکہ روحام اور نوال کی بس ایک ہی بیٹی حیا تھی جو کہ سب کی لاڈلی تھی۔

exponovels

حیا کو سلا کر وہ چھت پر آگئی روحام اس وقت کسی کام سے باہر تھا وہ آسمان پر ستارے دیکھنے لگی چاند ابھی نظر نہیں آرہا تھا وہ اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی اسے جتنی تکلیفیں ملی تھیں تو اس سے بڑھ کر خوشیاں بھی ملی تھیں روحام کی صورت۔ وہ آج بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتا تھا بلکہ پہلے سے بڑھ کر اس کا خیال رکھتا تھا۔ اس نے آسمان کی جانب دیکھا بادل پھر سے آ گئے تھے ہوا میں خنکی بڑھ گئی تھی اور اس نے کوئی شال بھی نہیں اوڑھی ہوئی تھی۔ وہ یونہی کافی دیر ٹھنڈ میں کھڑی رہی جب کسی نے گرم شال اس کے کندھوں پر رکھ دی اس نے مسکرا کر گردن موڑی روحام سامنے کھڑا تھا۔

اتنی ٹھنڈ میں کھڑی کیا دیکھ رہی ہو نوال؟ وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

چاند ڈھونڈ رہی تھی۔ اس نے نگاہ آسمان پر دوڑا کر کہا۔

تو پھر ملا؟ وہ اس کے برابر کھڑا ہوا۔

ہاں مل گیا ناں۔ اس نے روحام کو دیکھ کر کہا۔

کہاں؟ وہ آسمان کو دیکھ کر بولا۔

یہ رہا میرا چاند۔ نوال نے اپنا بازو اس کے بازو میں ڈال کر کہا تو روحام مسکرا دیا۔

آئی لو یو نوال۔۔ وہ اسے گلے لگا کر بولا وہ بواباً خاموش رہی۔

آج تو جواب دے دو۔ وہ لاڈ سے بولا۔

آئی لو یو ٹو۔ نوال اس سے الگ ہوتے ہوئی بولی روحام اسکے فوراً جواب دینے پر بہت خوش ہوا ورنہ وہ بہت کم ہی ایسے کہا کرتی تھی۔

چلیں نیچے۔ روحام نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا۔

چلیں۔ وہ مسکراتے ہوئے اسکے ساتھ چل دی اور دور آسمانوں پر بادلوں کے پیچھے چھپے تارے محبت سے انہیں جاتے ہوئے دیکھنے لگے۔

****

ختم شد

exponovels